عمران سیریز
سپیشل نمبر
کاشام
مکمل ناول
مظہر کلیم ایم اے
یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتانی
BOOK LAND
Cirose Cinema Building,
Haider Road, Saddar Rawalpindi.
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہوٹل لالہ زار کے ڈائننگ ہال میں موجود تھے ۔ وہ دونوں اکثر کھانا کھانے کے لئے اسی ہوٹل میں آ جاتے تھے ۔ اس وقت وہ دونوں کھانا کھانے سے فارغ ہو کر کافی پینے میں مصروف تھے کہ ایک آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا ان کے قریب آگیا ۔

" کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں " ...... اس آدمی نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا ۔

" کیا آپ نے کھانا کھانا ہے ۔ میزیں تو کئی فارغ ہیں " ۔ صفدر نے چونک کر کہا ۔

" نہیں ۔ میں نے کھانا کھا لیا ہے البتہ میں آپ کے ساتھ کافی پی سکتا ہوں ۔ میں نے آپ سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں " ...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک

پڑے ۔

" تشریف رکھیں "...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو بلا کر ان صاحب کے لئے کافی لانے کے لئے کہا۔

" شکریہ ۔ میرا نام افضل حسین ہے اور میری راجوڑی بازار میں کراکری کی دکان ہے ۔ میں تھوک کا کاروبار کرتا ہوں اور آپ کو اپنا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کا نام صفدر سعید اور ان صاحب کا نام کیپٹن شکیل ہے اور آپ عمران صاحب کے ساتھی ہیں "...... اس آدمی نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ آدمی ان کے لئے یکسر اجنبی تھا ۔ اس دوران ویٹر نے میز پر کافی کے برتن لگانے شروع کر دیئے ۔

" آپ ہمیں اور عمران صاحب کو کیسے جانتے ہیں "...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جبکہ افضل حسین کافی بنانے میں مصروف ہو گیا تھا ۔

" صفدر صاحب ۔ میرا تعلق بھی الحمدللہ روحانیت سے تھوڑا بہت ہے اور مجھے معلوم ہے کہ عمران صاحب اپنی دو خواتین ساتھیوں اور دو مرد ساتھیوں کے ساتھ کافرستان کا شام جادو کے مہان گرو شری پدم کے خاتمے کے لئے گئے ہوئے ہیں اور یہ بتاتے ہوئے مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس ارفع مقصد میں کامیابی عطا کی ہے "...... افضل حسین نے کافی بنا کر اس کی پیالی اٹھاتے

ہوئے کہا ۔

" آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں خوشخبری سنائی ہے لیکن آپ ہمارے پاس خصوصی طور پر کیوں آئے ہیں ۔ کیا کوئی خاص بات ہے "...... صفدر نے کہا جبکہ کیپٹن شکیل خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔

" ہاں ۔ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اب عمران صاحب کا شام جادو کے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں اور یہ مشن ان کے لئے ان کی زندگی کا سب سے کٹھن مشن ثابت ہو گا اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ دونوں اس مشن میں ان کے ساتھ ضرور جائیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے گا "...... افضل حسین نے کہا ۔

" آپ اگر اس معاملے میں اتنا جانتے ہیں تو پھر آپ کو چاہئے کہ ہم سب کی رہنمائی کریں "...... صفدر نے کہا ۔

" میری کوئی حیثیت نہیں ہے صفدر صاحب ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے مجھ پر خصوصی مہربانی کی ہے ۔ آپ عمران صاحب سمیت میرے پاس آ جائیں ۔ جو کچھ میں جانتا ہوں اور جو کچھ میں کر سکتا ہوں وہ میں ضرور کروں گا "...... افضل حسین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر صفدر کے ہاتھ میں دے دیا ۔

" شکریہ "...... صفدر نے ایک نظر کارڈ پر ڈالی اور اسے جیب میں ڈال لیا ۔ افضل حسین ساتھ ساتھ کافی کے گھونٹ لے رہا تھا ۔

" آپ سید چراغ شاہ صاحب کو جانتے ہیں "...... صفدر نے پوچھا۔

" ان جیسے بزرگ کو کون نہیں جانتا صفدر صاحب ۔ لیکن سید چراغ شاہ صاحب اپنی مرضی کے مالک ہیں ۔ اس بار انہوں نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ عمران صاحب کو کاشام جادو کے خلاف حرکت میں آنے کا نہیں کہیں گے لیکن حالات ایسے بنا دیئے جائیں گے کہ عمران صاحب خود ہی اس میں ملوث ہوتے چلے جائیں گے کیونکہ اس سے پہلے عمران صاحب کے اس معاملے میں کام کرنے سے انکار نے انہیں بے حد دلی تکلیف پہنچائی تھی ۔ یہ تو عمران صاحب کی والدہ کی نیکی اور دعائیں کام کر گئی تھیں ورنہ عمران صاحب واقعی دھتکار دیئے جاتے اور ان کی پوری زندگی ان کے لئے عذاب بن کر رہ جاتی"۔ افضل حسین نے کہا۔

" اس کے باوجود پھر بھی عمران صاحب کو ہی اس معاملے میں کام کرنے پر آمادہ کیا جا رہا ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ۔ کیا عمران صاحب سے ہٹ کر اور کوئی آدمی اس قابل نہیں ہے کہ اس سے کام لیا جا سکے "...... صفدر نے کہا۔

" آپ ان کے ساتھی ضرور ہیں صفدر صاحب اور مجھے معلوم ہے کہ آپ سب ساتھیوں کے کردار بھی بے حد اعلیٰ اور بے داغ ہیں لیکن عمران صاحب کی بات ہی کچھ اور ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے اوصاف بخشے ہیں جو آپ میں بھی نہیں ہیں ۔ ایسی بے مثال ذہانت

بخشی ہے جو نادر و نایاب ہے اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ عمران صاحب سر سے پاؤں تک مثبت ہیں ۔ ان میں نفی کا شائبہ تک موجود نہیں ہے اور انہیں صرف اس مشن کے لئے کہا جاتا ہے جس میں ان جیسی ذہانت اور کارکردگی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ اس دنیا میں خیر و شر کی آویزش تو سینکڑوں مقامات پر چلتی رہتی ہے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے شر کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں ۔ اب مجھے اجازت دیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو "...... افضل حسین نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر بغیر مصافحہ کئے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہال سے باہر چلا گیا۔

" حیرت ہے ۔ اس شخص کو دیکھ کر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس کا بھی کوئی روحانی مقام ہو گا "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ دراصل ہمارے ذہنوں میں روحانیت کے حامل افراد کے بارے میں یکسر مختلف تصور ہے اس لئے جب بھی کوئی ایسا آدمی سامنے آتا ہے تو ہمیں تعجب ہوتا ہے ۔ بہرحال افضل حسین صاحب نے جو کچھ کہا ہے اس کے مطابق ہمیں عمران صاحب کے ساتھ جانا چاہئے لیکن اگر عمران صاحب ہمیں ساتھ نہ لے گئے تو پھر"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ان کو ساتھ لے جا کر افضل حسین صاحب سے ملیں گے ۔ پھر مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں ساتھ لے جانے پر تیار ہو جائیں گے "۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں - یہ ٹھیک ہے - آؤ پھر چلیں" .... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا - اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھ کھڑا ہوا - صفدر نے کاؤنٹر پر بل کی پیمنٹ کی اور پھر وہ دونوں ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آ گئے - ان کا رخ پارکنگ کی طرف تھا لیکن ابھی وہ پارکنگ تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک ایک مجہول سا بوڑھا تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھا - صفدر نے اسے دیکھ کر جیب میں ہاتھ ڈالا - وہ اسے دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ کوئی مانگنے والا ہے -

"میں مانگنے والا نہیں ہوں - اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بے حد کرم ہے - آپ ایک طرف ہو کر میری بات سن لیں" .... اس شخص نے سخت لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا - کیپٹن شکیل کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے -

"جی فرمائیں" .... صفدر نے اس بار انتہائی نرم لہجے میں کہا - وہ دونوں اس کے ساتھ ایک طرف ہو گئے تھے -

"کاشام جادو بے حد خوفناک اور طاقتور جادو ہے اس لئے سید چراغ شاہ صاحب اس آگ میں عمران کو جھونکنا نہیں چاہتے لیکن عمران جس انداز میں کام کر رہا ہے اسے بہرحال اس جادو کے خلاف کام کرنا پڑے گا لیکن تم نے نہ خود اس افضل سے ملنا ہے اور نہ ہی عمران کو اس کے پاس لے جانا ہے کیونکہ افضل نے تم سب کو ایسا مشروب پلا دینا ہے جس کو تم سمجھ ہی نہ سکو گے اور اس مشروب کے اثرات کئی ماہ تک انسانی جسم میں رہتے ہیں - ایسی صورت میں

عمران اور تم دونوں کاشام جادو کی حدود میں داخل ہوتے ہی ختم ہو جاؤ گے" .... اس پریشان حال بوڑھے نے بڑے پراسرار انداز میں کہا -

"اوہ - تو کیا افضل جادوگروں کا آدمی ہے - کیا وہ مسلمان نہیں ہے" .... صفدر نے چونک کر پوچھا -

"وہ مسلمان ہے لیکن یہاں مسلمان عملی طور پر کیا کرتے پھر رہے ہیں یہ تم بھی بہتر جانتے ہو - اس کے باوجود بھی وہ بہرحال مسلمان تو ہیں - ایسا ہی مسلمان افضل بھی ہے - دولت کو مسلمانوں کے لئے فتنہ قرار دیا گیا ہے اور ایسے لوگ اس فتنے میں سر تا پا ملوث ہو چکے ہیں" .... اس بوڑھے نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا -

"آپ کون ہیں - آپ اپنا تعارف تو کرا دیں" .... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا -

"میں کیا اور میرا تعارف کیا - میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں اور میری ڈیوٹی میں یہ بات شامل ہے کہ میں ان معاملات میں آپ جیسے لوگوں تک پیغام پہنچا دوں - اب مجھے اجازت دیں" - بوڑھے نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر اسے روکتا وہ تیزی سے مڑا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے چلتا ہوا پھاٹک سے باہر جا کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا -

"حیرت ہے - کہاں کہاں کس کس ٹائپ کے لوگ موجود ہیں -

جہاں افضل جیسے لوگ ہیں جو دولت کی بناء پر شیطان کے ہاتھوں کھیلنے میں بھی دریغ نہیں کرتے وہاں ان جیسے غریب اور بظاہر پریشان حال لوگ بھی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوتا ہے"۔ صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کاشام جادو کے تحفظ اور اس کے خاتمہ کے لئے دونوں اطراف سے قوتوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور اس میں بہر حال ہماری شمولیت بھی لکھ دی گئی ہے اس لئے افضل بھی ہمیں خود آکر ملا اور اب اس بزرگ نے بھی یوں برملا ہمیں روک کر پیغام پہنچایا ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں عمران صاحب سے بات کرنی چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے دوبارہ پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ واپس تو آجائیں۔ پھر ہی بات ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ واپس آگئے ہیں اس لئے یہ کھیل شروع ہوا ہے۔ تم چلو ان کے فلیٹ پر"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شری گوراج اپنی رہائش گاہ کے ایک بڑے کمرے میں ایک کرسی پر منہ لٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ کاشان پہاڑ کے مقدس غار میں موجود شری پدم کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی بے شمار اور انتہائی طاقتور شکتیاں بھی انہیں نہیں بچا سکیں۔ ان کی انتہائی طاقتور تنظیم مہاپرش کا بھی صفایا کر دیا گیا ہے اور یہ کام تین مردوں اور دو عورتوں نے کیا ہے۔ اس نے پاکیشیائیوں کے خاتمے کے لئے جو پندرہ کالی ماشی طاقتیں کاشان گاؤں بھجوائی تھیں ان کی سردار کو ان لوگوں نے ختم کر کے باقی چودہ کو بے بس کر دیا تھا اور شری پدم نے چونکہ شیطان کے درباری جن پروش کو یہ چودہ کالی ماشی شکتیاں بھینٹ میں دینے کا اعلان کیا تھا اور حالانکہ پروش جن بھی ان پاکیشیائیوں کے ہاتھوں فنا ہو گیا تھا لیکن چونکہ وہ ان کالی ماشی شکتیوں کی بھینٹ کا اعلان ہو چکا تھا اس لئے باقی چودہ کالی ماشی

شکتیاں بھی پروش جن کے ساتھ ہی فنا ہو گئی تھیں اور اب گو شری پدم کی ہلاکت کے بعد شری گوراج دوبارہ کاشام جادو کا مہان گرو بن چکا تھا لیکن اسے اس کی کوئی خوشی نہ ہو رہی تھی بلکہ اس کے ذہن میں اب خدشات کیڑوں کی طرح رینگنے لگ گئے تھے کہ اگر شری پدم ان کے ہاتھوں ہلاک ہو سکتا ہے تو وہ تو شری پدم سے بہت کم طاقتوں کا مالک ہے۔ اس کا حشر تو اس سے بھی زیادہ عبرت ناک ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کاشام جادو کے گرد روشنی کا حصار نہ ہوتا تو پھر اسے کسی بات کی پرواہ نہ تھی لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ پاکیشیائی اب لازماً کاشام جادو کے خلاف کام کریں گے اور ظاہر ہے اس کے لئے انہوں نے سب سے پہلے اسی کا خاتمہ کرنا ہے اس لئے اس کا چہرہ بھی لٹکا ہوا تھا اور اس کا ذہن بھی دھماکوں کی زد میں آیا ہوا تھا۔ وہ مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ پاکیشیائی بھی ہلاک ہو جائیں اور کاشام جادو بھی اوپن ہو جائے تاکہ وہ کاشام جادو کا مہان گرو بن کر پوری دنیا پر راج کر سکے لیکن بہت سوچنے کے باوجود اسے کچھ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا تو شری گوراج نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک گٹھے ہوئے جسم کا آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے جسم پر عام سا لباس تھا اور چہرے مہرے سے بھی وہ عام آدمی دکھائی دے رہا تھا لیکن شری گوراج اسے دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کالی داس آپ اور یہاں"...... شری گوراج نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالک۔ اب معاملات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ ہمیں خود تمہارے پاس آنا پڑا ہے۔ بیٹھو"...... آنے والے نے بڑے طنطنے بھرے لہجے میں کہا تو شری گوراج نے آگے بڑھ کر اس کے گھٹنوں کو ہاتھ لگایا اور پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔

"بیٹھو شری گوراج"...... کالی داس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر جوابی پرنام کرتے ہوئے کہا تو شری گوراج الٹے قدموں پیچھے ہٹ کر اس وقت تک کھڑا رہا جب تک کالی داس سامنے پڑی ہوئی کرسی پر نہ بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد وہ مؤدبانہ انداز میں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ کالی داس کو دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر چھائی ہوئی مایوسی ختم ہو گئی تھی اور اب اس کے چہرے پر امید کی چمک نظر آنے لگ گئی تھی۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ شری پدم اور مہاپرش کے ساتھ کیا ہوا ہے اور یہی سب کچھ اب تمہارے خلاف ہونے والا ہے"...... کالی داس نے گونج دار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مہاراج۔ اس لئے تو میں پریشان تھا لیکن میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ آپ جیسی مہان شخصیت کے درشن ہو جائیں گے۔ آپ کو دیکھنے کے بعد اب مجھے امید لگ گئی ہے کہ اب ان پاکیشیائیوں کا خاتمہ یقینی بات ہے"...... شری گوراج نے مسرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"جو کچھ میں جانتا ہوں شری گوراج وہ تم نہیں جانتے بلکہ شری پدم بھی نہیں جانتا تھا اس لئے یہ کام اتنی آسانی سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ہمیں بہت چلتر کرنے پڑیں گے"...... کالی داس نے کہا۔

"آپ مہاراج ہیں۔ آپ بہرحال ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں"۔ شری گوراج نے خوشامد بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ اب کاشام جادو کے خلاف کام کریں گے۔ میں نے اپنے طور پر کوشش شروع کر دی ہے کہ ان کے خاص خاص آدمیوں کو ایسا مشروب پلوا دوں جس سے یہ پاکیزگی کے حصار اور روشن کلام کے اثر سے باہر آ جائیں لیکن خیر کی قوتیں بھی حرکت میں آ گئی ہیں اس لئے اب مقابلہ اور زیادہ سخت سے سخت تر ہوتا جا رہا ہے۔ میں یہاں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم کاشام جادو کے مہا گرو ہو۔ اگر انہوں نے تم پر قابو پا لیا تو پھر وہ آسانی سے کاشام جادو کا خاتمہ کر دیں گے جبکہ بڑا شیطان اس جادو کے دوبارہ زندہ ہونے پر بے حد خوش ہے۔ وہ اب چاہتا ہے کہ یہ جادو نہ صرف قائم رہے بلکہ بڑھے اور پھلے پھولے تاکہ آہستہ آہستہ پوری دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اس کے لئے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آگے بڑھوں اور کاشام جادو کا مہا گرو بن جاؤں۔ تم کیا کہتے ہو"...... کالی داس نے کہا۔

"میں تو آپ کا بالک ہوں مہاراج۔ آپ نے تو صرف مجھے حکم دینا ہے"...... شری گوراج نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ فوراً میرے پیر چھوتے ہوئے اپنے آپ کو کاشام جادو سے علیحدہ کر لو اور بڑے شیطان سے پراتھنا کرو کہ وہ مجھے کاشام جادو کا مہان گرو تسلیم کر لے"...... کالی داس نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو شری گوراج جلدی سے اٹھا اور کالی داس کی کرسی کے سامنے اس کے پیروں میں بیٹھ گیا۔ اس نے اس کے دونوں پیروں پر اپنے ہاتھ رکھ کر باقاعدہ کاشان جادو کے گرو مہاراج ہونے سے اپنے آپ کو علیحدہ کرنے کا وچن دیا اور اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پراتھنا شروع کر دی اور پھر کالی داس کو کاشام جادو کے گرو مہاراج بنانے کے لئے گڑگڑانے لگا۔ اچانک چھت سے سرخ رنگ کا دھواں نکل کر کالی داس کے گرد پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کالی داس اس سرخ رنگ کے دھوئیں میں چھپ گیا تو شری گوراج نے جھک کر کالی داس کے پیروں پر سر رکھ دیا۔

"اٹھو شری گوراج"...... اچانک اس کے کانوں میں کالی داس کی مسرت بھری آواز پڑی تو اس نے سر اٹھایا تو کالی داس کے گرد سرخ دھواں غائب ہو گیا تھا۔ البتہ اب اس کی آنکھوں میں سرخی آ گئی تھی اور چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔

"تمہارا شکریہ گوراج کہ تم نے اپنے آپ کو کاشام جادو سے علیحدہ کر کے بڑے شیطان سے میرے لئے پراتھنا کی اور تمہاری

پراتھنا قبول ہو گئی اور اب کاشام جادو کا گرو مہاراج میں خود ہوں"...... کالی داس نے کہا۔

"آپ مہاراج ہیں گرو مہاراج ۔ میں تو آپ کا پہلے ہی ادنیٰ سا بالک تھا اور اب بھی ہوں"...... شری گوراج نے کہا۔

"اب میں اس کاشام جادو کو اس روشنی کے حصار کے باوجود یہاں سے نکال کر کالی دیوی کے حصار کے اندر لے جاؤں گا ۔ جزیرہ کالی ناتھ کے اندر جہاں کالی دیوی کا استھان ہے ۔ وہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا ۔ کسی طرح بھی نہیں پہنچ سکتا"...... کالی داس نے گرج دار لہجے میں کہا۔

"لیکن مہاراج ۔ یہ روشنی کا حصار کیسے ختم ہو گا"...... شری گوراج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ یہ حصار کیسے ختم ہو گا ۔ تمہیں بھی بتا دیتا ہوں کہ یہ حصار ساتھ جائے گا لیکن یہ حصار اس جزیرے کالی ناتھ کے گرد رہے گا اور ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے ۔ صرف پندرہ دن حصار باقی رہے گا اور پندرہ دن آسانی سے گزر جائیں گے"...... کالی داس نے کہا۔

"گرو مہاراج ۔ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ اگر آپ نے حصار سمیت کاشام جادو اور اس کی شکتیوں کو کالی ناتھ پہنچا دیا تو پھر یہ حصار ختم ہو جانے کے باوجود مزید ایک ماہ تک کاشام جادو کی شکتیاں کالی ناتھ سے باہر نہ آسکیں گی"...... شری گوراج نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے معلوم ہے ۔ لیکن تم فکر مت کرو ۔ یہ لوگ چاہے لاکھ سر پٹک لیں لیکن کالی ناتھ میں ویسے ہی داخل نہیں ہو سکتے ۔ وہاں کالی دیوی کا راج ہے اور کالی دیوی بڑے شیطان کی طرح بے حد طاقتور ہے اور اس دھرم کی سب سے طاقتور دیوی ہے ۔ جب کاشام جادو کے ساتھ کالی دیوی کی شکتیاں شامل ہو جائیں گی تو پھر مسلمانوں کو اس روئے زمین پر کہیں پناہ نہیں ملے گی"...... کالی داس نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں گرو مہاراج"...... شری گوراج نے کہا۔

"اور سنو ۔ اب تمہارا بلیدان دینا ضروری ہے تاکہ مسلمان تمہارے ذریعے کالی ناتھ نہ پہنچ جائیں"...... اچانک کالی داس نے کہا تو شری گوراج بے اختیار اچھل پڑا۔

"مم ۔ مم ۔ میرا بلیدان ۔ مگر ۔ مگر گرو مہاراج ۔ میں نے تو آپ کی سیوا کی ہے"...... شری گوراج نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے دھرم میں ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھا جاتا شری گوراج تمہیں تو معلوم ہے کہ ہم مفادات کے لئے اپنا سب کچھ ختم کر دیتے ہیں ۔ یہ بات تمہیں کاشام جادو کے گرو مہاراج سے علیحدگی سے پہلے سوچنا چاہئے تھی"...... کالی داس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے شری گوراج کی طرف جھٹکا تو شری گوراج کے حلق سے بے اختیار چیخیں

نکلنے لگیں۔ وہ کرسی سمیت فرش پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کے ہر حصے پر آرے چلا کر اس کا گوشت کاٹا جا رہا ہو۔ اس نے اپنی شکتیوں کو بلانے کا سوچا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور پھر اس کے تمام احساسات سیاہ دلدل میں جیسے دفن ہوتے چلے گئے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ وہ آج صبح ہی کافرستان سے واپس آیا تھا اور پھر دانش منزل کا چکر لگا کر وہ واپس فلیٹ پر آ گیا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ مغرب کے وقت وہ سید چراغ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گا تاکہ ان سے کاشام جادو کے بارے میں تفصیلی بات چیت کر سکے۔ اسے معلوم تھا کہ سید چراغ شاہ صاحب مغرب سے عشاء کے درمیان کسی سے ملاقات نہیں کرتے لیکن عمران کو یقین تھا کہ وہ اس سے مل لیں گے اور چونکہ اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ ہو گا اس لئے بات چیت تفصیلی اور اطمینان سے ہو گی اس لئے وہ فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ یہ کتاب اس نے نیشنل لائبریری سے جاری کرائی تھی۔ اس کتاب میں کافرستان کے دھرم اور اس کے جادو کے بارے

میں تحقیقی مواد جمع کیا گیا تھا ۔ ابھی وہ کتاب کے ابتدائی حصے کو پڑھ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب ۔ آپ کافرستان سے واپس آ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ آج صبح ہی واپس آیا ہوں ۔ کوئی خاص بات"۔ عمران نے کہا۔

"میں اور کیپٹن شکیل آپ کے پاس آ رہے ہیں ۔ کاشام جادو کے بارے میں کچھ خاص باتیں سامنے آئی ہیں ۔ انہیں آپ سے ڈسکس کرنا ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی ۔

"سلیمان جا کر دروازہ کھولو۔ صفدر اور کیپٹن شکیل آئے ہیں"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی اچھا"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر سلیمان کے قدموں کی آواز گیلری میں سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل سٹنگ روم میں داخل ہوئے ۔

"بیٹھو"...... رسمی دعا سلام کے بعد عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ پہلے ہماری بات سن لیں ۔ پھر آگے بات ہو گی"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل کے ساتھ ہوٹل لالہ زار میں کھانا کھانے، وہاں افضل حسین کی آمد اور اس سے ہونے والی بات چیت اور پھر پارکنگ کے قریب ایک بوڑھے اور پریشان حال آدمی سے ہونے والی ملاقات اور اس سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی ۔

"مطلب ہے کہ ایک صاحب نے تمہیں اپنے پاس بلایا اور دوسرے نے منع کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کا اس سلسلے میں کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اپنے طور پر تو میں نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس کاشام جادو کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن ہونا کیا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیا آپ کو شک ہے کہ اس بار آپ ایسا نہ کر سکیں گے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ اس بار سید چراغ شاہ صاحب بالکل خاموش ہیں جبکہ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے حکم دیں ۔ اب میں نے فیصلہ کیا تھا کہ آج مغرب سے عشاء کے دوران ان سے ملاقات کروں اور اس سلسلے میں تفصیل سے بات کروں کیونکہ اس روحانی حصار کے خاتمے میں تقریباً پندرہ روز باقی رہ گئے ہیں ۔ اس کے بعد

شیطانی قوتوں نے پھیل جانا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے ان کا خاتمہ کر دیا جائے "...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے چائے اور دیگر لوازمات بھی میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔

" شکریہ سلیمان "...... صفدر نے کہا تو سلیمان نے آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر خالی ٹرالی ایک سائیڈ پر کھڑی کر کے واپس چلا گیا۔

" عمران صاحب۔ آپ کافرستان گئے تھے جولیا اور صالحہ سمیت۔ وہاں کیا ہوا "...... صفدر نے کہا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ کو بیک وقت دو محاذوں پر لڑنا پڑا۔ تربیت یافتہ تنظیم مہاپرش سے بھی اور شیطانی طاقتوں سے بھی "۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں اور یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں فتح دی "۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" میں آپ کا ایک بہی خواہ بول رہا ہوں۔ آپ دوبارہ کافرستان

جانے کا ارادہ ترک کر دیں ورنہ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر خوفناک عذاب ٹوٹ پڑے گا "...... دوسری طرف سے ایک منمناتی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" کوئی خاص بات۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے "۔ صفدر نے کہا کیونکہ لاؤڈر کا بٹن آن نہ تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکے تھے۔

" یہ گھٹیا لوگ اب دھمکیاں دینے پر اتر آئے ہیں۔ نانسنس "۔ عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے ہونے والی بات بتا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ شری پدم کی موت نے انہیں بوکھلا دیا ہے اور وہ اب ہر قیمت پر آپ کو کافرستان آنے سے روکنا چاہتے ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن ان احمقوں کو معلوم نہیں کہ مسلمان ایسی گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرا کرتے بلکہ ایسی باتوں سے ان کا جذبہ مزید تیز ہوتا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ آپ سید چراغ شاہ صاحب کو فون کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو فوری ملاقات کا وقت دے دیں "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ویسے بغیر اطلاع کے وہاں جانا ٹھیک نہیں

ہے "...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا ۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا ۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران پہچان گیا کہ یہ سید صاحب کے صاحبزادے کی آواز ہے ۔

" علی عمران بول رہا ہوں ۔ سید چراغ شاہ صاحب سے بات ہو سکتی ہے "...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" جی اچھا ۔ میں معلوم کرتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی ۔

" عمران صاحب ۔ بابا جان نے فرمایا ہے کہ یہ باتیں فون پر کرنے کی نہیں ۔ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو تشریف لے آئیں "...... چند لمحوں بعد شاہ صاحب کے صاحبزادے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" اچھا شکریہ ۔ میں حاضر ہو رہا ہوں "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

" آؤ چلیں ۔ تم بھی ساتھ چلو تاکہ انہیں افضل حسین اور اس بزرگ کے بارے میں بھی بتایا جا سکے جو تم سے ملے تھے " ۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" ہماری کار میں آجائیں ۔ ہم آپ کو واپس چھوڑ دیں گے " ۔ فلیٹ سے باہر آکر صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ ان کی کار باہر موجود تھی ۔

" ہاں چلو ۔ ویسے بھی پٹرول ان دنوں بہت مہنگا ہے ۔ میں تو سوچ رہا ہوں سرداور سے کہوں کہ پانی سے چلنے والی کاریں ایجاد کریں ورنہ یہ صورت پیدا ہو جائے گی کہ لوگ کار کو دھکے لگا کر اسے چلاتے ہوئے نظر آئیں گے کہ چلو کار کے اندر نہ سہی باہر ہی سہی ۔ بہرحال کار تو ساتھ ہے "...... عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔ صفدر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر اور کیپٹن شکیل عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ صفدر نے کار آگے بڑھا دی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سید چراغ شاہ صاحب کے مکان کے سامنے موجود تھے ۔ ان کے صاحبزادے نے ان کا استقبال کیا اور پھر انہیں کمرے میں چارپائیوں پر بٹھا کر وہ سید صاحب کو اطلاع دینے اندر چلا گیا ۔ عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل ایک چارپائی پر بیٹھ گئے ۔

" عمران صاحب ۔ ایسے لوگوں سے مل کر واقعی ایمان تازہ ہو جاتا ہے ۔ کس قدر بے غرض لوگ ہیں "...... صفدر نے کہا ۔

" ہاں ۔ مجھے وہ وقت یاد ہے جب میں اماں بی کے ساتھ پہلی بار یہاں آیا تھا تو میرے سید صاحب کے بارے میں کیا احساسات تھے "...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی

عقبی دروازہ کھلا اور سید چراغ شاہ صاحب اپنے مخصوص دیہاتی لباس میں اندر داخل ہوئے ۔ سر پر سفید پگڑی، جسم پر عام سادہ لباس اور آنکھوں پر موٹے شیشوں والی عینک ۔ عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ آج تو میرے اس غریب خانے پر سیکرٹ سروس کے بڑے بڑے لوگ آئے ہیں ۔ یہ واقعی میری عزت افزائی ہے " ...... سید چراغ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" آپ کی خدمت میں حاضری ہماری عزت افزائی ہے شاہ صاحب " ۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو سید چراغ شاہ صاحب مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور پہلے انہوں نے عمران اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کے سروں پر انتہائی شفقت بھرے انداز میں ہاتھ پھیرا اور پھر وہ سامنے والی چارپائی پر بیٹھ گئے ۔ عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل دوبارہ چارپائی پر بیٹھ گئے ۔

" شاہ صاحب ۔ آج صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ عجیب واقعہ پیش آیا ہے " ...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" اچھا ۔ کیا ہوا ہے " ...... سید چراغ شاہ صاحب نے پوچھا تو صفدر نے افضل حسین سے ملاقات میں ہونے والی بات چیت اور پھر بوڑھے بزرگ سے ملاقات اور ہونے والی بات چیت دوہرا دی ۔

" شاہ صاحب ۔ میرے فلیٹ پر بھی کسی کا فون آیا ہے " ۔ عمران

نے کہا اور پھر اس نے بھی دوسری طرف سے ہونے والی بات دوہرا دی ۔

" تم نے شری پدم اور اس کی تنظیم کے خلاف جو کچھ کیا ہے اس سے یہ لوگ بوکھلا گئے ہیں اس لئے وہ اپنے طور پر تمہیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں " ...... سید چراغ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے شاہ صاحب کہ اس نے ہمیں کامیابی بخشی ورنہ ہم اپنے طور پر تو وہاں ایک قدم بھی نہ اٹھا سکتے تھے " ۔ عمران نے جواب دیا ۔

" ہاں ۔ اللہ تعالیٰ واقعی اپنے بندوں پر بے حد رحیم ہے " ...... سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیا ۔

" شاہ صاحب ۔ جو کچھ وہاں کافرستان میں پیش آیا ہے اور شری پدم نے جس طرح مرنے سے پہلے کاشام جادو کے بارے میں بات کی ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ واقعی کاشام جادو مسلمانوں کے لئے خطرہ بن سکتا ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو اس کے خلاف ہم کام کریں " ...... عمران نے کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" کیا شری پدم اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جو کچھ تم نے کیا ہے وہ میری اجازت سے کیا ہے جو اب اجازت مانگنے کا تکلف کر رہے ہو " ...... سید چراغ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"مجھے اپنی کوتاہی کا اعتراف ہے شاہ صاحب۔ واقعی مجھے آپ سے اجازت لے کر جانا چاہئے تھا"...... عمران نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری احسان مندی ہے بیٹے۔ اصل بات یہ ہے کہ کاشام جادو جس جگہ موجود تھا وہاں ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ وہ اس کے لئے کمزور جگہ تھی اس لئے میں اس انتظار میں تھا کہ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچ جائے تب اس کی طرف توجہ کی جائے اور اب وہ اپنی اصل جگہ پر پہنچ گیا ہے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اصل مقام۔ کیا مطلب شاہ صاحب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کاشام جادو اتنا طاقتور نہیں ہے جتنا اس کے بارے میں سمجھا جاتا ہے لیکن اگر اس کے ساتھ کالے جادو کی بڑی شیطانی طاقتیں بھی شامل ہو جائیں تب یہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور اب کاشام جادو کو اس پہاڑی سے جہاں اسے زندہ کیا گیا ہے اٹھا کر کافرستان کے سمندر میں ایک جزیرے کالی ناتھ کے ایک حصے میں پہنچا دیا گیا ہے۔ چونکہ کاشام جادو کی شکتیوں کے گرد یہ حصار قائم ہے اس لئے یہ حصار اب کالی ناتھ جزیرے کے گرد موجود ہے۔ کالی ناتھ جزیرے پر کالی دیوی کا استھان ہے اور یہ کالی دیوی شیطان کا ایک روپ ہے اس روپ میں شیطان کی بڑی بڑی طاقتیں ملوث ہیں۔ اب یہ طاقتیں کاشام جادو کے ساتھ شامل ہو جائیں گی اور ایسی صورت میں وہ واقعی

عام مسلمانوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"تو اب وہ حصار وہاں بے اثر ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری زبان شاید تمہارے قابو میں نہیں رہتی"...... سید چراغ شاہ صاحب نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ میرا مطلب تھا"...... عمران نے اس طرح سہم کر کہا جیسے اس نے کوئی ناقابل معافی جرم کر دیا ہو۔

"آئندہ بات کرنے سے پہلے سوچ لیا کرو ورنہ تمہاری تو حیثیت ہی کچھ نہیں۔ بڑے بڑے زاہد و عابد زبان کی معمولی سی لغزش سے تحت الثریٰ میں پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ تم نے بات کر کے یہ کہا ہے کہ کالی دیوی کی شیطانی طاقتیں اللہ تعالیٰ کے پاک اور مقدس کلام سے قائم کئے ہوئے حصار سے (نعوذ باللہ) زیادہ طاقتور ہیں"...... سید چراغ شاہ صاحب کا غصہ بدستور قائم تھا۔

"مم۔ مم۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں معافی کا خواستگار ہوں"۔ عمران نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے جو ملک کے صدر سے دب کر بات کرنے کا عادی نہ تھا اور اس وقت وہ سید چراغ شاہ صاحب کے سامنے اس طرح سہما ہوا تھا جیسے بچے استاد کے سامنے پہنچ کر سہم جاتے ہیں۔

"آئندہ محتاط ہو کر بات کرنا ورنہ تم ہمیشہ کے لئے اندھیروں میں

ڈوب جاؤ گے "...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کالی ناتھ جزیرے پر حصار قائم ہے اور اپنے مقررہ وقت تک قائم رہے گا۔ البتہ چونکہ درمیانے وقت میں اسے وہاں لے جایا گیا ہے اس لئے روحانی قانون کے تحت پندرہ روز کے بعد حصار ختم ہو جائے گا مگر مزید ایک ماہ تک اس کے اثرات وہاں اس انداز میں رہیں گے کہ کاشام جادو کی طاقتیں کالی ناتھ جزیرے سے باہر نہ نکل سکیں گی۔ البتہ آج سے ڈیڑھ ماہ بعد وہ آزاد ہو جائیں گی اور ان کے ساتھ اس کالی دیوی کی شیطانی طاقتیں بھی شامل ہو جائیں گی اور اب کالی دیوی کا ایک پجاری جس کا نام کالی داس ہے وہ کاشام جادو کا مہان گرو بن چکا ہے۔ پہلے اس کا مہان گرو شری پدم تھا۔ اس نے شری گوراج سے یہ عہدہ حاصل کیا تھا کیونکہ شری گوراج نے اس کاشام جادو کو زندہ کیا تھا۔ جب تم نے شری پدم کو جہنم واصل کر دیا تو شری گوراج دوبارہ کاشام جادو کا مہان گرو بن گیا لیکن پھر کالی دیوی نے اس معاملے میں مداخلت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس کے ایک بڑے پجاری کالی داس کو مہان گرو بنانے کا فیصلہ شیطان کے دربار میں کیا گیا۔ اس شری گوراج نے کالی داس کو مہان گرو تسلیم کر لیا تو وہ مہان گرو بن گیا اور اس نے شری گوراج کو خود ہی جہنم واصل کر دیا۔ اب وہ کالی داس کاشام جادو کا مہان گرو ہے اور اس نے کالی دیوی کی شیطانی طاقتوں کو استعمال کر کے کاشام جادو

کی تمام طاقتوں کو کالی ناتھ جزیرے پر پہنچا دیا ہے۔ یہ کالی داس شیطانی دنیا کا خاصا طاقتور آدمی سمجھا جاتا ہے اس لئے اس نے تمہارے خلاف اپنے مکر و فریب کا جال پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ افضل حسنین دولت کے پیچھے پاگل ہو رہا ہے۔ اس نے دولت کی خاطر اپنے ایمان کو شیطان کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اس لئے اس نے بھی تمہیں روکنے کی کوشش کی ہے اور تمہارے ساتھیوں کو بھی۔ وہ آدمی جو صفدر اور کیپٹن شکیل کو بعد میں ملا تھا وہ خیر کی طاقتوں کا نمائندہ تھا اس نے ضروری سمجھا کہ انہیں اطلاع دے دے تاکہ یہ لوگ اور تم افضل حسنین کے ہاتھوں اس کالی داس کی سازش کا شکار نہ ہو جاؤ"۔ سید چراغ شاہ صاحب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہمیں اس کاشام جادو کے خاتمے کے لئے کالی ناتھ جزیرے پر جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر تم جانا چاہو تو"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔

"کیا آپ نہیں چاہتے کہ ہم جائیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے چاہنے اور نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ میں تو اس لئے تمہیں خود نہیں کہہ رہا کیونکہ اس بار اگر تمہارے دل میں ہلکی سی مزاحمت بھی پیدا ہوئی تو تمہیں ضائع ہونے سے کوئی نہ بچا سکے گا کیونکہ بار بار کی غلطیوں کی معافی

نہیں ملا کرتی "....... سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیا تو عمران
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ سید چراغ
شاہ صاحب اُسے براہ راست حکم دینے سے کیوں گریز کر رہے ہیں ۔

" شاہ صاحب ۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم عام سے دنیا دار آدمی ہیں
اور ہمارے اندر بے پناہ کوتاہیاں موجود ہیں ۔ یہ تو آپ کی مہربانی
ہے کہ آپ ہمیں اپنے بچے سمجھتے ہوئے ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں
کو درگزر کرتے ہیں لیکن ہماری نیتیں بہرحال صاف ہوتی ہیں اور
اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے "....... عمران نے کہا تو سید چراغ
شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" واقعی ۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے لیکن روحانی
معاملات میں نیت کے ساتھ ساتھ اعمال کو بھی پرکھا جاتا ہے "۔ سید
چراغ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" آپ کی بات درست ہے ۔ لیکن آپ نے چونکہ پہلے کہا تھا کہ
آپ کی اجازت کے بغیر ہم شری پدم کے خلاف کام کرنے چلے گئے تھے
اس لئے اس کوتاہی کی معافی دے دیں اور اب باقاعدہ اجازت
مرحمت فرما دیں "....... عمران نے کہا ۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم شیطان کے خلاف کام کرو اور میں اپنی
اجازت کے چکر میں تمہیں ڈال دوں ۔ میری کیا حیثیت ہے ۔ یہ کام
ہر مسلمان پر فرض ہے کہ براہ راست شیطان کے خلاف اپنی
استطاعت اور صلاحیتوں کے مطابق لڑتا رہے ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں

بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں اس لئے اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکرانہ
یہی ہے کہ تم ان شیطانوں اور اس کی ذریات سے عام مسلمانوں کو
بچاؤ ۔ میری طرف سے اجازت ہے ۔ البتہ یہ بتا دوں کہ تم ہر بار
میری طرف دیکھنے لگ جاتے ہو ۔ تمہارا خیال ہے کہ نجانے میں کیا
کر دوں گا حالانکہ تمہیں ہر وقت اور ہر قدم پر اللہ تعالیٰ سے رجوع
کرنا چاہیئے ۔ وہ پوری کائنات کا مالک اور سب کا محافظ ہے "....... سید
چراغ شاہ صاحب نے کہا ۔

" آپ کی بات درست ہے ۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا ۔ اب ہمیں
اجازت دیں "....... عمران نے کہا ۔

" ہاں جاؤ ۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو ۔ میں بوڑھا تو دعا دے
سکتا ہوں ۔ اس کے باوجود یہ مشن تمہارے لئے انتہائی کٹھن مشن
ثابت ہو گا اس لئے تم نے ہمت اور حوصلہ نہیں ہارنا ۔ مایوس نہیں
ہونا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے "....... سید چراغ
شاہ صاحب نے کہا ۔

" اگر بقول آپ کے یہ مشن کٹھن ہے تو برائے مہربانی مزید
ہدایات دے دیں ۔ مثلاً ہمیں اپنے تحفظ کے لئے کیا کرنا ہو گا اور کن
کن ساتھیوں کو میں ساتھ لے جاؤں "....... عمران نے کہا ۔

" تمہیں اب معلوم ہو چکا ہے کہ شیطانی طاقتوں کے خلاف تمہیں
کن کن چیزوں سے تحفظ مل سکتا ہے ۔ بنیادی چیز پاکیزگی ہے اور
بس ۔ جہاں تک ساتھیوں کا تعلق ہے تو اس کا فیصلہ بھی تم نے

کرنا ہے "...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی سلام کر کے اس کمرے سے باہر آ گئے۔

" اب تو باقاعدہ اجازت مل گئی ہے۔ اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب "...... صفدر نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ابھی تو ایک اور مرحلہ باقی ہے اور وہ سب سے سخت مرحلہ ہے "۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" اب کون سا مرحلہ رہ گیا ہے عمران صاحب "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے چیف سے بھی تو اجازت لینی ہو گی اور وہ جس حد تک کنجوس ہے وہ رقم دینا تو ایک طرف اجازت دینے میں بھی کنجوسی سے کام لیتا ہے "...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" لیکن یہ مشن سیکرٹ سروس کا تو نہیں ہے۔ پھر ان سے اجازت لینے کا مطلب "...... صفدر نے کہا۔

" اگر ایسی بات ہے تو پھر سیکرٹ سروس اس مشن پر کیسے جا سکتی ہے۔ لے دے کر ٹائیگر، جوزف اور جوانا ہی رہ جاتے ہیں "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر کے چہرے پر یکلخت ہلکی سی مایوسی کے آثار نظر آنے لگ گئے۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمارا ساتھ جانا مشکوک ہے "...... صفدر نے کہا۔

" اسی لئے تو اجازت کی بات کر رہا تھا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے عمران صاحب کہ اگر آپ چاہیں تو اجازت مل سکتی ہے "...... صفدر نے کہا۔

" میری بات تو آغا سلیمان پاشا نہیں مانتا۔ چیف تو پھر چیف ہے "...... عمران نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ اتنی آسانی سے کہاں ہاتھ آنے والا تھا۔

" یہ بات طے ہے عمران صاحب کہ ہم نے اس مشن پر کام کرنا ہے کیونکہ شیطانی اور روحانی دونوں طاقتیں ہمارے بارے میں حرکت میں آ چکی ہیں۔ افضل حسین کا ہمیں خصوصی طور پر ملنا اور پھر اس بوڑھے آدمی کی ملاقات یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ ہمیں اس مشن کے سلسلے میں اہمیت دی جا رہی ہے "...... صفدر نے کہا۔

" کاش وہ بزرگ تمہارے چیف سے مل لیتا۔ کم از کم وہ مجھے چیک دینے پر تو اسے آمادہ کر سکتا تھا "...... عمران نے کہا۔

" آپ سید چراغ شاہ صاحب سے کہتے۔ وہ اگر حکم دے دیتے تو چیف انکار ہی نہ کر سکتے تھے "...... صفدر نے کہا۔

" سید چراغ شاہ صاحب تو ویسے ہی روپے پیسے سے بیزار ہیں۔ تم نے دیکھا نہیں کہ ان کا لباس اور رہن سہن کس قدر سادہ ہے حالانکہ

اگر وہ چاہیں تو سادہ سے مکان کی بجائے محل کھڑا کر لیں اس لئے ان سے پیسے کے بارے میں بات ہو ہی نہیں سکتی"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی باتوں سے لگتا ہے عمران صاحب کہ آپ نے ہمیں ساتھ لے جانے کا فیصلہ نہیں کیا"...... عقبی سیٹ پر موجود کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ بات تم نے کیوں کر دی"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ کی باتوں سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کار کا انجن بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کار کی رفتار آہستہ ہوتی چلی گئی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"معلوم نہیں عمران صاحب۔ اچانک انجن بند ہو گیا ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کار روک کر اس نے اسے دوبارہ سٹارٹ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

"کیا آپ مجھے شہر تک لفٹ دے سکتے ہیں"...... اچانک انہیں ایک نسوانی آواز سنائی دی تو وہ تینوں چونک کر سائیڈ پر دیکھنے لگے جہاں سے آواز سنائی دی تھی۔ وہاں ایک نوجوان لڑکی ہاتھ میں ہینڈ بیگ اٹھائے کھڑی تھی۔

"کار تو چل ہی نہیں رہی۔ البتہ اب اسے اٹھانے کے لئے لفٹ

منگوانا پڑے گی اور آپ ہم سے لفٹ مانگ رہی ہیں"...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر باہر آتے ہوئے کہا۔

"آپ اگر مجھ پر احسان کریں گے تو کار بھی سٹارٹ ہو جائے گی"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے"...... عمران نے اس لڑکی کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"جتنے غور سے آپ مجھے دیکھ رہے ہیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مجھے مشکوک سمجھ رہے ہیں حالانکہ آپ تین مرد ہیں اور میں اکیلی عورت۔ میں آپ کا کیا بگاڑ سکتی ہوں"...... اس لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری مس"...... عمران نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کار سٹارٹ ہو گئی۔

"سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ میں عقبی سیٹ پر بیٹھ جاتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"شکریہ۔ مجھے شہر کے نواحی علاقے راہول سٹاپ پر ڈراپ کر دینا"۔ لڑکی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھ گئی جبکہ عمران عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام شاہدہ ہے اور میں ایک عزیز کے گھر گئی تھی۔ وہاں سے بس پر سوار ہو کر میں نے واپس جانا تھا لیکن کوئی بس رکتی ہی نہ تھی

آپ کی کار رک گئی اس لئے میں نے آپ سے لفٹ مانگی ہے "۔ لڑکی نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے بارے میں بتایا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں صفدر اور کیپٹن شکیل "...... عمران نے جوابی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اچھے نام ہیں "...... شاہدہ نے عجیب سے لہجے میں کہا اور پھر سامنے دیکھنے لگ گئی تو عمران کے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔ شاہدہ بظاہر عام سی لڑکی تھی لیکن نجانے عمران کو اس کے بارے میں کیوں غیر محسوس سی بے چینی ہو رہی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی نامعلوم خطرہ اس لڑکی کے ساتھ کار میں داخل ہو گیا ہے لیکن کار اب ہموار انداز میں چل رہی تھی۔

"آپ کہیں جاب کرتی ہیں "...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ البتہ جاب کی تلاش میں ہوں۔ میں نے ایم بی اے کیا ہوا ہے "...... شاہدہ نے گردن موڑے بغیر جواب دیا۔

"کس ٹائپ کی جاب "...... عمران نے پوچھا۔

"کسی بھی قسم کی۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ کیسی جاب ہو۔ بس جاب ہو "...... شاہدہ نے بڑے بے باک سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ ڈرائیونگ جانتی ہیں "...... عمران نے پوچھا تو شاہدہ کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔

"ہاں۔ میرے پاس باقاعدہ ڈرائیونگ لائسنس ہے "...... شاہدہ

نے جواب دیا۔

"تو آپ ٹیکسی چلا سکتی ہیں۔ جاب سے زیادہ کما سکتی ہیں۔ اب تو ہمارے ملک میں بھی خواتین ٹیکسی چلانے لگ گئی ہیں "۔ عمران نے کہا۔

"اچھی تجویز ہے۔ میں اس پر غور کروں گی۔ ویسے جس انداز میں آپ نے پوچھا تھا میں سمجھی تھی کہ آپ مجھے اپنی کار کا ڈرائیور رکھنا چاہتے ہیں "...... شاہدہ نے اسی طرح بے باکانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے ایک باورچی نہیں سنبھالا جاتا ڈرائیور کو کہاں سے تنخواہ دوں گا اور یہی حالت میرے ساتھیوں کی ہے۔ ان کے پاس تو باورچی رکھنے کی استطاعت بھی نہیں ہے۔ بے چارے تندور پر جا کر روٹی کھاتے ہیں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ آہستہ آہستہ وہ اپنے مخصوص موڈ میں آتا جا رہا تھا۔

"چلیں شکر ہے آپ کا موڈ تو بحال ہوا ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا جیسے میں نے کار میں بیٹھ کر کوئی جرم کیا ہے۔ ویسے عمران صاحب۔ آپ مجھے نہیں جانتے لیکن میں آپ کو جانتی ہوں اور آپ کے ساتھیوں کو بھی "...... شاہدہ نے کہا تو اس بار عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا جانتی ہیں آپ "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ آپ کا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور آپ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر سر عبدالرحمن کے اکلوتے صاحبزادے ہیں اور آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھی سیکرٹ سروس کے باقاعدہ ممبرز ہیں"۔ شاہدہ نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے وہ کوئی کتاب پڑھ رہی ہو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے دیکھنے والے ہو گئے۔

"اب آپ اس پہچان کی وجہ بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"وجہ مت پوچھیں۔ میں بتا نہیں سکتی۔ البتہ یہ بتا دوں کہ اگر آپ کسی جادوئی سلسلے میں کام کریں گے تو پھر سید چراغ شاہ صاحب کی دعائیں بھی آپ کو نہ بچا سکیں گی۔ بس مجھے یہیں اتار دیں۔ یہی راہول سٹاپ ہے"...... شاہدہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر کار روک دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے سائیڈ پر کر کے کار روک دی۔

"صرف اتنا بتا دو کہ تمہارا تعلق خیر سے ہے یا شر کی قوتوں کی نمائندہ ہو"...... عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا تو کار کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر نیچے اترتی ہوئی شاہدہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ارے۔ آپ خواہ مخواہ پریشان ہو گئے۔ میرا تعلق کسی سے نہیں۔ میں عورت ہو اور عورت کیسے اپنے منہ سے تعلق بتا سکتی ہے۔ لفٹ دینے کا شکریہ۔ گڈ بائی"...... شاہدہ نے کہا اور تیزی سے چلتی ہوئی مڑ کر سائیڈ کی ایک گلی میں داخل ہو گئی اور پھر چند لمحوں

بعد ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو عمران دوبارہ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کار آگے بڑھاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لڑکی کا تعلق شر کی قوتوں سے تھا اس لئے جب یہ کار میں بیٹھی تو مجھے عجیب سی بے چینی محسوس ہونے لگی اور اب مجھے یقین ہے کہ اس لڑکی نے کار کا انجن بند کیا تھا تاکہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر وارننگ دے سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ لوگ صرف وارننگ دینے تک ہی محدود کیوں ہیں۔ یہ کار کو میزائل سے بھی اڑا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ دنیاوی جنگ نہیں ہے کہ یہاں میزائل اور توپیں چلائی جائیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ شاید اس لڑکی کے شر کی نمائندہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ فرنٹ سیٹ پر نہیں بیٹھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اور صفدر تم مجھے ڈراپ کر کے کار کو پہلے لے جا کر سروس کرانا اور پھر اسے گھر لے جانا"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر اس طرح کی وارننگ دینے کا کیا مقصد ہے۔ کیا ہم یا آپ اس ٹائپ کی وارننگز

سے خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

" وہ ہمارے لاشعور میں خوف پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم اپنی موت کے خوف سے خیر کی مدد سے باز آجائیں اور یہ خوف ہی ہمارے اللہ تعالیٰ پر عقیدے کی کمزوری بن جائے گی۔ اگر یہ کمزوری ہمارے اندر پیدا ہو گئی تو ہم پر کسی بھی طرح قابو پایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ اس قسم کے واقعات سے واقعی آدمی لاشعوری طور پر کسی حد تک خوفزدہ ضرور ہو جاتا ہے"....... صفدر نے کہا۔

" صرف وہ لوگ جن کا عقیدہ ہے کہ سب کچھ ان کی عقل سمجھ سے ہوتا ہے لیکن وہ خوفزدہ نہیں ہوتے جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اور موت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آسکتی"....... عمران نے جواب دیا۔

" تو اب آپ کا کیا خیال ہے عمران صاحب۔ کیا آپ ہمیں ساتھ لے جائیں گے یا نہیں"....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب تو مجبوری ہے۔ اب تو تم بھی شاہدہ کی دھمکی میں شامل ہو چکے ہو"....... عمران نے کہا تو اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہی کھلکھلا کر ہنس پڑے اور کار کا سنجیدہ ماحول دوبارہ خوشگوار ہو گیا۔

ایک بڑا سا کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا اور بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر کالی داس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور میز کے ایک کنارے پر کالی دیوی کا مجسمہ رکھا ہوا تھا۔ کالی داس کالی ناتھ جزیرے کا بیک وقت سیکورٹی انچارج بھی تھا اور بڑا پجاری بھی۔ لیکن وہ عام پجاریوں جیسے انداز میں نہ رہتا تھا۔ ایسا انداز وہ صرف چند تہواروں میں اختیار کرتا تھا ورنہ عام لباس میں رہتا تھا۔ سیکورٹی انچارج کا یہ عہدہ حکومت کافرستان کی وزارت مذہبی امور کی طرف سے اسے دیا گیا تھا اور وہ اس کی بھاری تنخواہ بھی وصول کرتا تھا۔ اس آفس کے پیچھے اس نے اپنے لئے شاندار مکان رہائش کے لئے بنایا ہوا تھا جو ہر انداز سے جدید رہائش گاہ تھی۔ ویسے کالی دیوی کا یہ استھان پوری دنیا کے کافرستانیوں کے لئے انتہائی مقدس تھا اور یہاں اس قدر چڑھاوے

چڑھتے تھے کہ جیسے یہاں دن رات سونا برستا ہو ۔ گو یہ سب
چڑھاوے وزارت کے مخصوص افراد حکومت کے خزانے میں جمع
کراتے تھے لیکن یہاں پر بھی بانٹ کر کھانے کا نظام موجود تھا ۔ یہی
وجہ تھی کہ چڑھاوں کا ہزارواں حصہ بھی حکومت کے خزانے میں نہ
جاتا تھا اور چونکہ وہ بڑا پجاری تھا اور سیکورٹی انچارج بھی اس لئے اس
کا حصہ سب سے زیادہ ہوتا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے ملکی اور غیر
ملکی بینکوں میں انتہائی بھاری اکاؤنٹس موجود تھے اور وہ یہاں شاہانہ
انداز میں رہتا تھا ۔ کافی تعداد میں لڑکیاں اس کی رہائش گاہ پر بطور
ملازم کام کرتی تھیں اور بظاہر یہ داسیاں کہلاتی تھیں ۔ کالی داس اپنے
کردار کے لحاظ سے شیطان سے کم نہ تھا ۔ ویسے وہ تعلیم یافتہ بھی تھا
اور اس نے سیکورٹی کی باقاعدہ غیر ممالک میں تربیت بھی لے رکھی
تھی ۔ اس کا باپ کالی دیوی کا مہا پجاری تھا اور مرتے وقت وہ کالی
داس کو اپنی تمام طاقتیں سونپ کر اسے مہا پجاری بنا گیا تھا اس لئے
اس کے پاس کالی دیوی کی انتہائی طاقتور شکتیاں بھی تھیں اور اب تو
کاشام جادو کی تمام طاقتیں بھی اسے حاصل ہو گئی تھیں لیکن وہ رہتا
عام انداز میں تھا ۔ البتہ صبح دفتر آنے سے پہلے وہ معبد میں کالی دیوی
کے درشن حاصل کرنے ضرور جاتا تھا ۔ اس کی عدم موجودگی میں اس
کا نائب کالی دیوی کے معبد کا پجاری تھا اور اس کا نام شنکر تھا ۔ کالی
داس کے پاس ایک انتہائی جدید لانچ تھی جس کے ذریعے وہ کالی ناتھ
جزیرے سے ساحل پر جاتا اور وہاں بھی ایک علیحدہ عمارت اس کی

ملکیت تھی جس میں انتہائی جدید اور مہنگی کار موجود تھی ۔ اس نے
ایک چھوٹی سی مجرم تنظیم بھی بنائی ہوئی تھی جو قتل کرنے کے ساتھ
ساتھ اعلیٰ افسروں کو بلیک میل کرنے کے لئے مواد اکٹھا کرتی رہتی
تھی ۔ دارالحکومت میں اس کی ملکیت میں کئی کلب اور جوئے خانے
بھی تھے اور وہاں وہ گریٹ کنگ کہلاتا تھا ۔ اس نے جو تنظیم بنا
رکھی تھی اس کا نام بھی بلیک کنگ ہی تھا اور اس کا ہیڈ کوارٹر بھی
ساحل پر تھا جہاں اس کا نائب سورما تھا جسے کنگ کہا جاتا تھا ۔ اس
طرح کافرستان کے تمام اعلیٰ سرکاری ملازمین اس کے تابع رہتے تھے ۔
بلیک میلنگ کے ساتھ ساتھ وہ جب بھی چاہتا اپنی شکتیوں کو بھی
استعمال کرتا اور اس طرح پورے کافرستان کے پجاری بھی اس کی
حیثیت اور مرتبے سے بخوبی واقف تھے ۔ ویسے بھی وہ چونکہ کالی دیوی
کے استھان کا مہا پجاری تھا اس لئے پورے کافرستان کے پجاریوں
میں وہ مہان سمجھا جاتا تھا اور سب اس کی اس طرح عزت کرتے تھے
جیسے مہان پجاری کی کی جاتی ہے ۔ شری پدم کی ہلاکت اور کاشام
جادو کے بارے میں اسے اچانک پتہ چلا تھا ۔ وہ ایک ذاتی کام کے
سلسلے میں ماشیری گیا تو وہاں کے معبد کے ایک پجاری نے اسے
شری پدم کی ہلاکت کے بارے میں بتایا تھا جس پر کالی داس چونک
پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شری پدم انتہائی طاقتور پجاری تھا اور اسی لئے
اسے شری پدم کہا جاتا تھا ۔ اس نے اصل حالات معلوم کرنے کے
لئے اپنی ایک شکتی کو بلا کر پوچھا تو اسے تمام حالات کا علم ہو گیا اور

اس نے فیصلہ کر لیا کہ اس کاشام جادو کا مہان بھی وہ خود بنے گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کاشام جادو کی وجہ سے وہ پوری دنیا کا مہان بن سکتا ہے ۔ چنانچہ وہ شری گوراج کے پاس پہنچ گیا اور پھر شری گوراج سے اس نے کاشام جادو حاصل کیا اور شری گوراج کو ہلاک کر دیا تاکہ پھر وہ اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالے ۔ اس کے بعد اس نے کالی دیوی کی انتہائی طاقتور شیطان شکتیوں کی مدد سے کاشام جادو کی شکتیوں کو کالی ناتھ پہنچا دیا اور روحانی حصار بھی ان شکتیوں کے ساتھ ہی یہاں پہنچ گیا لیکن اسے اس کی فکر نہ تھی کیونکہ پندرہ روز بعد اس حصار نے خود بخود ختم ہو جانا تھا ۔ گو اسے معلوم تھا کہ اس منتقلی کی وجہ سے جادو کے قانون کے مطابق مزید ایک ماہ تک کاشام جادو کی شکتیاں کالی ناتھ جزیرے سے باہر نہ جا سکیں گی لیکن اسے معلوم تھا کہ ایک ماہ گزرتے دیر نہیں لگتی تھی اس کے بعد پوری دنیا میں وہ پھیل جائے گا اور مسلمانوں کا خاتمہ اس کا مقصد تھا ۔ البتہ اسے ان لوگوں سے خطرہ تھا جنہوں نے شری پدم کو ہلاک کیا تھا اور یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں شیطان کا درباری پروش جن بھی فنا ہو گیا تھا اس لئے اس نے پاکیشیا میں اپنے ایک چیلے کو اس کام پر لگا دیا تاکہ وہ ان لوگوں کو اس طرح دھمکائے کہ وہ لوگ ڈیڑھ ماہ تک کافرستان کا رخ کرنے کا سوچ بھی نہ سکیں ۔ اس وقت بھی وہ کرسی پر بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ یہ وائرلیس فون تھا ۔ گھنٹی بجتے ہی اس نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" کالی داس بول رہا ہوں "...... کالی داس نے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

" مہاگر بول رہا ہوں جناب ۔ پاکیشیا سے "...... دوسری طرف سے ایک منمناتی سی آواز سنائی دی تو کالی داس بے اختیار چونک پڑا ۔

" ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے "...... کالی داس نے کہا ۔

" مہاراج ۔ آپ کے حکم پر میں نے اپنی شکتیوں کو کام پر لگا دیا ہے اور پھر ان شکتیوں کے ذریعے مجھے پتہ چلا کہ یہ لوگ کاشام جادو کے خلاف کام کرنے کے لئے سنجیدہ ہو رہے ہیں اور ان میں سب سے اہم آدمی عمران ہے اور عمران کا ذہن پڑھنے کے لئے مجھے اپنی سب سے طاقتور شکتی کو مامور کرنا پڑا ۔ اس شکتی نے بتایا کہ پاکیشیا میں روشنی کی ایک بہت بڑی شخصیت رہتی ہے اور عمران اپنے دو ساتھیوں سمیت اس کے پاس گیا تو انہوں نے اسے بتایا کہ کاشام جادو اب کالی ناتھ جزیرے پر منتقل ہو گیا ہے اور ان سے اس عمران نے باقاعدہ اجازت حاصل کی ہے "...... مہاگر نے جواب دیا ۔

" اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے "...... کالی داس نے پوچھا ۔

" مہاراج میری شکتیوں نے مجھے بتایا ہے کہ پہلے اس طرح کے ایک کام میں اس کے ساتھ اس کے دو ساتھی جن کے نام صفدر اور کیپٹن شکیل ہیں ساتھ گئے تھے ۔ چنانچہ میں نے ان کو اپنی ایک شکتی

کے ذریعے حرام مشروب پلانے کا منصوبہ بنایا لیکن روشنی کی ایک طاقت نے ان دونوں کو فوراً ہی ہوشیار کر دیا۔ اسی طرح اس کے دو حبشی ساتھی بھی ہیں جن کے نام جوزف اور جوانا ہیں۔ ان میں سے جوزف شری پدم کے خلاف کام کرنے اس کے ساتھ آیا تھا۔ دو عورتیں بھی ہیں وہ بھی شری پدم کے خلاف کام کرتی رہی ہیں۔ میں نے ان سب پر شکتیاں مقرر کر رکھی ہیں اور میں نے ان سب کے ذہنوں میں خوف بٹھانے کی کوشش شروع کر دی ہے تاکہ یہ خوفزدہ ہو کر کافرستان کا رخ ہی نہ کریں"...... مہاگر نے جواب دیا۔

"تم نے اس عمران کا ذہن کیسے پڑھا۔ مجھے تو بتایا گیا ہے کہ وہ روشنی کے لحاظ سے اپنے سب ساتھیوں سے برتر ہے"...... کالی داس نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے ایک کھیل کھیلنا پڑا۔ میں نے اپنی ایک طاقتور شکتی کو ایک نوجوان لڑکی کی صورت میں ان کے ساتھ کار میں سوار کرایا اور قریب ہونے کی وجہ سے اس نے اس کا ذہن پڑھ لیا اور اس طرح مجھے ساری بات کا علم ہو گیا"...... مہاگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر یہ تمہاری کوششوں کے باوجود کافرستان کا رخ کریں تو تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے"...... کالی داس نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ ویسے ایک درخواست ہے"...... مہاگر نے ملتجائیہ لہجے میں کہا۔

"کیا"...... کالی داس نے چونک کر پوچھا۔

"آپ مجھے ان کی ہلاکت کی اجازت دے دیں تو میرے لئے بے حد آسانی رہے گی۔ میں انہیں انتہائی آسانی سے کسی بھی وقت ہلاک کر سکتا ہوں۔ اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے دور ہو سکتا ہے مہاراج"...... مہاگر نے کہا۔

"کیا تم شری پدم سے زیادہ طاقتور ہو"...... کالی داس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں مہاراج۔ وہ تو مہان شری تھا۔ شری پدم"۔ مہاگر کی خوفزدہ اور سہمی سی آواز سنائی دی۔

"تو جب ان لوگوں نے شری پدم کو ہلاک کر دیا ہے تو تم کیسے ان پر قابو پا سکتے ہو۔ سنو۔ ابھی انہیں تم پر یا تمہاری شکتیوں پر کوئی شک نہیں ہوا ورنہ جو حشر شری پدم کا ہوا ہے وہی تمہارا بھی ہو سکتا ہے۔ ان سے صرف میں نمٹ سکتا ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے میں نے تمہیں صرف رپورٹ دینے کا کہا ہے اور سنو۔ ان کے خلاف کوئی عملی قدم نہ اٹھانا ورنہ تمہارے ذریعے وہ میرے بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے اور پھر مجھے زیادہ محنت کرنا پڑے گی۔ تم نے صرف رپورٹ دینی ہے۔ صرف رپورٹ"...... کالی داس نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"شما کر دیجئے مہاراج۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی ہے"۔ دوسری طرف سے مہاگر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" شما کر دیا ہے ۔ تب ہی تو تم اب تک زندہ ہو ورنہ ابھی
پھونک مار دوں تو تم اپنی شکتیوں سمیت جل کر راکھ ہو جاؤ ۔ میرے
حکم کی تعمیل ہونی چاہئے بس "...... کالی داس نے کہا انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ
دیا۔

" نانسنس ۔ چار شکتیاں کیا مل گئیں اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ
گیا ہے ۔ نانسنس "...... کالی داس نے خود کلامی کے سے انداز میں
کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس کے
جسم پر سیکورٹی کی مخصوص یونیفارم تھی اور یہ اس کا سیکورٹی
اسسٹنٹ تھا۔ اس کا نام تو دیارام تھا لیکن اسے عرف عام پچھوگا کہا
جاتا تھا۔

" کیا ہوا پچھوگا "...... کالی داس نے چونک کر پوچھا۔

" آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس "...... پچھوگا نے
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ساحل پر کیا پوزیشن ہے "...... کالی داس نے پوچھا۔

" وہاں گھاٹ پر آدمی پہنچا دیئے گئے ہیں اور وہاں لانچیں سپلائی
کرنے والوں کو بھی کالی ناتھ کے لئے لانچ سپلائی نہ کرنے کا حکم
دے دیا گیا ہے اور آئندہ ڈیڑھ ماہ تک ساحل سے کالی ناتھ تک ہر
قسم کی آمد و رفت روک دی گئی ہے "...... پچھوگا نے کہا۔

" اور کچھ "...... کالی داس نے پوچھا۔

" وہاں اگر کوئی گروپ جبراً یا کسی بھی انداز میں کالی ناتھ آنے
کی کوشش کرے گا تو وہاں موجود آدمی ہمیں اطلاع دیں گے "۔
پچھوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کرائے پر ہیلی کاپٹر دینے والی کمپنیوں کا کیا ہوا "...... کالی داس
نے پوچھا۔

" وہاں بھی احکامات دے دیئے گئے ہیں ۔ وہ کالی ناتھ کے لئے
ہیلی کاپٹر نہیں دیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ بندرگاہ پر موجود نیوی
ہیڈ کوارٹر کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے کہ وہ ہیلی کاپٹروں کو کالی
ناتھ کی طرف جانے سے روک دیں اور اگر کوئی ہیلی کاپٹر وارننگ
کے باوجود ادھر کا رخ کرے تو اس ہیلی کاپٹر کو میزائل سے تباہ کر دیا
جائے "...... پچھوگا نے کہا۔

" گڈ ۔ اب بتاؤ یہاں کتنی نفری پہنچ گئی ہے "...... کالی داس نے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" بلیک کنگس کے پچاس افراد اسلحہ سمیت یہاں پہنچ گئے ہیں اور
انہیں چاروں طرف ٹاورز پر پہنچا دیا گیا ہے ۔ وہ مخصوص اسلحہ کی مدد
سے جزیرے سے دو میل کے اندر داخل ہونے والی ہر لانچ ، اسٹیمر اور
بحری جہاز کو میزائلوں سے اڑا دیں گے "...... پچھوگا نے جواب دیا۔

" ویری گڈ "...... کالی داس نے اور زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" مزید کوئی حکم باس "...... پچھوگا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ اب تم جاؤ اور خیال رکھنا کہ میرے احکامات کی مکمل

تعمیل ہو۔ غفلت اور کوتاہی ناقابل معافی ہو گی "....... کالی داس نے کہا۔

"یس باس "....... پھوگا نے جواب دیا اور سر جھکا کر باہر چلا گیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ کیسے یہ لوگ یہاں پہنچتے ہیں۔ اول تو کافرستان میں داخل ہوتے ہی ان پر عذاب ٹوٹ پڑے گا لیکن اگر یہ اس سے بچ بھی گئے تو یہاں نہ پہنچ سکیں گے اور اگر پہنچ بھی گئے تو پھر کالی دیوی کی شکتیاں ان کا خاتمہ کر دیں گی اور اس طرح ڈیڑھ ماہ گزر جائے گا اور پھر کاشام جادو کا استعمال شروع ہو جائے گا"....... کالی داس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دراز سے اس نے شراب کی چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹایا اور اسے منہ سے لگا کر غٹاغٹ شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "....... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب۔ آپ نے کافرستان سے واپس آنے کے بعد دوبارہ وہاں جانے کا کوئی پروگرام ہی نہیں بنایا "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اب ناٹران کی جگہ میں لے لوں "۔ عمران نے کہا۔

" میرا مطلب اس کاشام جادو کے خلاف کام کرنے کا تھا "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" وہاں سے پہلے یہاں کام کا آغاز ہو گیا ہے "....... عمران نے کہا تو

بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات"...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے اسے صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ہونے والی تمام بات چیت اور پھر فون پر آنے والی کال کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل سمیت سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جانے اور وہاں ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل کو کیوں ملوث کیا جا رہا ہے۔ کیا ان لوگوں کو ان دونوں سے بھی خطرہ ہے حالانکہ وہ تو آپ کے ساتھ کافرستان نہیں گئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے خیال میں وہ لوگ چاہتے ہیں کہ یہ دونوں بھی کافرستان ضرور آئیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ چاہتے ہیں۔ کیوں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ان کا شکار کرنا نسبتاً دوسروں کے زیادہ آسان معلوم ہوتا ہو گا انہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ صفدر اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہے اور کیپٹن شکیل فلاسفر۔ بوڑھے اور فلاسفر عملی لوگ نہیں ہو سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات تو آپ مذاق میں کر رہے ہیں۔ اصل بات نجانے کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بہرحال جو بھی بات ان طاقتوں کے ذہن میں ہو گی فی الحال ایسی باتیں ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بدہان خود بلکہ بزبان خود ہی بذریعہ فون بات کر رہا ہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... دوسری طرف سے ناٹران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ارے۔ ارے۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں آئندہ تم سے رابطہ ہی نہ رکھوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہ کیوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سلام کے بعد وعلیکم السلام کا تو محاورتاً یہی مطلب لیا جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو آپ کے تعارف کا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر

سلامتی، رحمت اور برکت نازل کرے کیونکہ آپ فقیر بھی ہیں اور پرتقصیر بھی "...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہت خوب ۔ اسے کہتے ہیں ناٹرانہ ذہانت ۔ وہ انگریزی میں ایک لفظ سنا ہے نی ٹوریس اور اردو میں اس کا مطلب شاطر ہوتا ہے اور شاطر وہی ہوتا ہے جو ذہانت کا مالک ہوتا ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ نے مجھے ناٹران کی بجائے نی ٹوریس بنا دیا ہے ۔ بہرحال فرمائیے ۔ کیا حکم ہے "...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کافرستان دارالحکومت کے ساحل سے تقریباً دو سو ناٹ کے فاصلے پر ایک جزیرہ ہے کالی ناتھ ۔ جہاں کافرستانیوں کی کالی دیوی کا معبد اور استھان ہے ۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو "...... عمران نے کہا۔

" صرف سنا ہوا ہے ۔ میں وہاں گیا کبھی نہیں لیکن آپ کو اس جزیرے پر کیا کام پڑ گیا ہے ۔ ویسے کافرستانی دھرم کے لوگ وہاں یاترا کے لئے جاتے رہتے ہیں "...... ناٹران نے کہا۔

" تمہارے گروپ میں کوئی کافرستانی دھرم کا آدمی ہے "۔ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ۔ کئی ہیں لیکن "...... ناٹران نے چونک کر کہا۔

" یہ ایک ماورائی سلسلہ ہے ۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس

جزیرے کے اندرونی حالات معلوم کر سکوں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر اس جزیرے کے بارے میں کوئی نئی بات سامنے آئی ہو تو وہ بھی معلوم کر سکوں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ میں سمجھ گیا ۔ یہ کام میں کر لوں گا ۔ آپ کو کہاں اطلاع دی جائے "...... ناٹران نے کہا۔

" کتنی دیر میں معلومات حاصل کر لو گے "...... عمران نے کہا۔

" دو گھنٹوں کے اندر "...... ناٹران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں دو گھنٹے بعد خود ہی تمہیں کال کر لوں گا "۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" آپ کا کیا خیال ہے ۔ کیا اس جزیرے پر کوئی خاص انتظامات کئے گئے ہوں گے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" جس طرح وہ لوگ ہم سے خوفزدہ نظر آ رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ پہلی بار یہ بات سامنے آئی تھی کہ پجاریوں نے باقاعدہ تربیت یافتہ افراد پر مبنی تنظیمیں بھی بنا رکھی ہیں جیسے شری پدم نے مہاپرش تنظیم قائم کر رکھی تھی ۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اس کالی داس نے بھی کوئی ایسا سیٹ اپ کر رکھا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے خوف کی وجہ سے اس نے جزیرے پر کوئی خصوصی انتظامات کئے ہوں ۔ اگر ان کے بارے میں پہلے سے علم ہو جائے تو بہتر ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" آپ کی بات درست ہے ۔ آپ واقعی ہر پہلو کا خیال رکھتے

ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سوائے اپنے پہلو کے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سوائے اپنے پہلو کا کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"غیر شادی شدہ کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ اس کا پہلو خالی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ اس کاشام جادو والے مشن میں آپ اگر مجھے ساتھ لے جائیں تو میں مشکور ہوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر تمہاری اور میری عدم موجودگی میں پاکیشیا پر کسی خون آشام بروزن کاشام نے حملہ کر دیا تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"جولیا یہاں سنبھال لے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جولیا ڈپٹی چیف ضرور ہے لیکن بہر حال چیف نہیں ہے اس لئے تمہارا اس سیٹ پر رہنا ملک و قوم کے مفاد میں انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے اب مزید کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہ رہی تھی اور پھر دو گھنٹوں تک وہ دونوں اس مشن کے سلسلے میں ہی باتیں کرتے رہے۔ دو گھنٹوں سے کچھ زیادہ وقت گزارنے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... دوسری طرف سے ناٹران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے اس لئے سلام کر دیا تھا کہ تم بے حد کام کے آدمی ہو اس لئے پہلے کی طرح پھر وعلیکم السلام نہ کہہ دو اور میں تمہاری صحبت سے محروم ہو جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمارے تو آپ آئیڈیل ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

"بہت شکریہ۔ لیکن آغا سلیمان پاشا کو میں نے کئی بار سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ میں آئیڈیل ہوں اور آئیڈیل سے بل نہیں مانگے جاتے بلکہ اس کی خدمت کی جاتی ہے مگر اس کی ڈکشنری میں اس کا مطلب سست الوجود ہے جو کام نہ کرے اور دولت نہ کما سکے"۔ عمران نے جواب دیا تو ناٹران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"جب تم ہنسنے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا کہ تمہاری کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جہاں تک کالی ناتھ جزیرے کے اندرونی حالات ہیں تو یہ جزیرہ کافی بڑا ہے۔ اس کے تقریباً درمیان میں کالی دیوی کا عظیم الشان معبد ہے اور اس کے گرد ہر طرف یاتریوں کی رہائش کے لئے مکانات ہیں۔ پجاریوں اور داسیوں کے مکانات بھی

وہاں موجود ہیں۔ وہاں ایک بازار بھی ہے جہاں چڑھاوے وغیرہ کے لئے سامان فروخت کیا جاتا ہے۔ البتہ وہاں وزارت مذہبی امور کی طرف سے باقاعدہ سیکورٹی کا عملہ موجود ہے۔ جزیرے کے چاروں اطراف میں انتہائی اونچے واچ ٹاورز بھی بنے ہوئے ہیں اور وہاں تربیت یافتہ سیکورٹی کا عملہ رہتا ہے اور ان کا باقاعدہ آفس ہے۔ وہاں کی سیکورٹی کا انچارج کالی داس نامی آدمی ہے جو بیک وقت کالی دیوی کا مہا پجاری بھی ہے اور سیکورٹی انچارج بھی لیکن مخصوص مقدس دنوں کے علاوہ وہ عام لباس اور عام انداز میں رہتا ہے۔ اس کا اپنا انتہائی عالی شان مکان ہے اور انتہائی جدید ترین لانچ اس کی ذاتی ملکیت ہے۔ وہ تعلیم یافتہ بھی ہے اور بیرون ملک سے سیکورٹی کی اس نے باقاعدہ تربیت بھی حاصل کی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور انتہائی اہم بات کا بھی علم ہوا ہے کہ کافرستان میں ایک تنظیم بلیک کنگز کا بھی وہ چیف ہے اور گریٹ کنگ کہلواتا ہے کافرستان میں کئی ہوٹلوں، کلبوں اور جوا خانوں کا بھی وہ مالک ہے اور اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ساحل سمعبد پر ہے جہاں انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ ویسے وہ بڑا بلیک میلر بھی ہے اس لئے اعلیٰ افسران بھی اس کے اشاروں پر ناچتے ہیں"...... ناٹران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے کہ اس کے باوجود وہ پجاری بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ یہ واقعی حیرت کی بات ہے لیکن بہرحال وہ ایسا ہے اور پجاری بھی اتنا بڑا ہے کہ پورے کافرستان کے پجاری اسے مہان پجاری سمجھتے ہیں اور اس کی بے حد عزت اور احترام بھی کرتے ہیں"۔ ناٹران نے کہا۔

" اتنی تفصیل کا تمہیں کیسے علم ہو گیا۔ ایسی باتیں تو خفیہ رکھی جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" میرے گروپ میں ایک آدمی گپتا کام کرتا ہے۔ وہ پہلے اس بلیک کنگز میں شامل تھا۔ پھر وہاں اس کی لڑائی ہو گئی اور ایک لحاظ سے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش ویرانے میں پھینک دی گئی لیکن وہ زندہ تھا اور بچ گیا۔ پھر ایک ذریعے سے وہ مجھ تک پہنچ گیا۔ اس کی صلاحیتوں کے دیکھتے ہوئے میں نے اسے اپنے گروپ میں شامل کر لیا لیکن اس کے بارے میں مجھے صرف اتنا معلوم تھا کہ وہ مجرم تنظیم بلیک کنگز میں شامل رہا ہے۔ اب میں نے اسے بلا کر جب کالی ناتھ جزیرے کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اس نے یہ ساری تفصیل بتائی ہے۔ وہ کالی ناتھ جزیرے پر کافی عرصہ رہا ہے"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور تازہ ترین صورت حال کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ وہاں انتہائی عجیب کام ہوئے ہیں۔ کالی ناتھ جزیرے کو حکومت کی طرف سے ڈیڑھ ماہ تک ہر قسم کی آمد و رفت کے لئے بند

کر دیا گیا ہے۔ لانچیں سپلائی کرنے والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ کوئی لانچ اس جزیرے کے لئے نہ دی جائے۔ نیوی ہیڈ کوارٹر کو بھی احکامات مل چکے ہیں کہ کسی ہیلی کاپٹر کو کالی ناتھ جزیرے کی طرف نہ جانے دیا جائے اور اگر وارننگ کے باوجود کوئی وہاں جائے تو اسے فضا میں ہی میزائل سے اڑا دیا جائے گا"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے اتنے کم وقت میں اتنی معلومات حاصل کر لی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا خیال درست ثابت ہوا ہے عمران صاحب۔ باقاعدہ تنظیم کے تحت کام کیا جا رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے وہ مہاپرش سامنے آئی تھی اور اب بلیک گنگز سامنے آئے گی۔ بہرحال معلومات ہمارے لئے بے حد مفید ثابت ہوں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کاشام جادو کے خلاف کام کرنے کے لئے عمران غیر سرکاری طور

پر کافرستان جا رہا ہے۔ اس نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چند ممبرز کو اس مشن پر غیر سرکاری طور پر ساتھ لے جانے کی اجازت دوں۔ اس مشن کی جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں اس کے مطابق کاشام جادو کا اگر خاتمہ نہ کیا گیا تو اس جادو کی طاقتوں سے پوری دنیا کے مسلمان خصوصاً پاکیشیا کو انتہائی یقینی خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران کے ساتھ اس مشن پر چند ممبرز غیر سرکاری طور پر جائیں۔ البتہ اس مشن کے دوران وہ سرکاری مفادات حاصل نہ کر سکیں گے۔ عمران لیڈر ہو گا اور میں نے عمران کے ساتھ تمہیں صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو بتا دو کہ وہ تیار رہیں۔ بریفنگ عمران خود دے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ وہاں ناٹران کو بھی اس مشن میں شامل کریں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے ہی کافی لوگ ہو گئے ہیں جبکہ میں تو صرف جوزف اور ٹائیگر کو ساتھ لے جانا چاہتا تھا لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل کو جس انداز میں ٹریٹ کیا گیا ہے اس سے میں یہی سمجھا ہوں کہ ان دونوں کی وجہ سے بھی ان شیطان طاقتوں کو کوئی نہ کوئی خطرہ لاحق ہے اس لئے انہیں ساتھ لے جا رہا ہوں۔ جولیا کو اس لئے ٹیم میں

شامل کیا ہے کہ خیر کی قوتوں کی تمام تر نمائندگی مرد ہی نہ کرتے رہیں۔ عورتوں کو بھی اس میں حصہ دار ہونا چاہئے۔ البتہ اب ٹائیگر کو ڈراپ کر دوں گا اور اس ٹیم کے علاوہ صرف جوزف کو ساتھ لے جاؤں گا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کافرستان کے دارالحکومت کے نواح میں ایک کافی بڑے قصبے کے تقریباً درمیان میں ایک بڑا معبد تھا جسے تلسی داس کا معبد کہا جاتا تھا۔ یہ معبد کافرستانی دھرم کے ایک خصوصی فرقے کا تھا جسے وہاں تلسیائی کہا جاتا تھا۔ گو تمام رسوم و رواجات کافرستانی دھرم جیسے ہی تھے لیکن تلسی داس جو اس فرقے کا پیشوا تھا اس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اوتار تھا اس لئے تلسیائی بتوں کی بجائے تلسی داس کے مجسمے کے سامنے سجدہ کرتے تھے اور اسے ہی سب کچھ سمجھتے تھے۔ وہ عام کافرستانی دھرم سے متعلقہ معبدوں میں جاتے رہتے تھے لیکن وہاں کے بتوں کے سامنے سجدہ ریز نہ ہوتے تھے۔ ہر تلسیائی اپنے پاس تلسی داس کا چھوٹا سا مجسمہ ضرور رکھتا تھا اور اسے جب بھی پراتھنا کرنی ہوتی وہ اس مجسمے کو سامنے رکھ کر اس کے سامنے سجدہ کرتا تھا۔ کافرستان میں تلسیائیوں کی تعداد خاصی کم تھی لیکن یہ لوگ بے حد مالدار تھے۔ یہ سب کے سب کاروباری لوگ تھے اور کاروبار

میں اس قدر ہوشیار تھے کہ عام تلسیائی معمولی سے کاروبار سے دیکھتے ہی دیکھتے بے حد امیر و کبیر ہو جاتا تھا۔ تلسیائی اسے اپنے پیشوا تلسی داس کا کرشمہ کہتے تھے۔ اس تلسی داس کے معبد میں بھی چڑھاوا عام معبدوں سے کہیں زیادہ چڑھتا تھا اس لئے اس معبد کا بڑا پجاری جسے تلسیائی تلسی داس کا اوتار سمجھتے تھے بے حد امیر و کبیر آدمی تھا۔ اسے تلسیائی مہاراج اوتار کا نام دیتے تھے اور اس کی عزت و احترام بالکل اس انداز میں کی جاتی تھی جیسے وہ واقعی ان کا سب سے بڑا پیشوا ہو۔ مہاراج اوتار کے منہ سے نکلا ہوا ہر حرف تلسیائیوں کے لئے حرف آخر کا درجہ رکھتا تھا۔ تلسیائیوں کی مخصوص نشانی ان کے گلے میں موجود سیاہ رنگ کی پٹی تھی جسے وہ ہر وقت اور مسلسل پہنے رہتے تھے۔ موجودہ مہاراج اوتار کا نام کاسرک تھا اور وہ اپنے آباؤ اجداد سے اس معبد کے بڑے پجاری چلے آ رہے تھے۔ ایک اوتار مرنے کے بعد اس کا بڑا بیٹا خود بخود مہاراج اوتار بن جاتا تھا۔ کاسرک درمیانے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا اور اس کی توند باہر نکلی ہوئی تھی۔ وہ سر سے گنجا تھا البتہ اس کے سر کے بائیں طرف بالوں کی ایک لٹ تھی جو اس کے کاندھے تک جاتی تھی اور اسے باقاعدہ گوندھا بھی جاتا تھا اور اس میں سونے کے موتی پروئے جاتے تھے۔ کاسرک کے جسم پر دھوتی اور چادر تھی۔ یہ دھوتی اور چادر سفید رنگ کی تھی جس میں سیاہ رنگ کی چوڑی دھاریاں تھیں اور اس کے پورے گلے میں سیاہ رنگ کی پٹی موجود تھی۔ وہ اپنے انتہائی شاندار محل کے ایک کمرے

میں فرش پر بچھے ہوئے قالین پر موجود سیاہ رنگ کی چادر پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک چھوٹی انگیٹھی رکھی ہوئی تھی جس میں کوئلے دہک رہے تھے۔ سامنے ہی سونے کا ایک بڑا سا پیالہ پڑا ہوا تھا جو سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانوں سے بھرا ہوا تھا۔ کاسرک مسلسل دانے اس پیالے سے اٹھا کر دہکتے ہوئے کوئلوں میں ڈال رہا تھا جس میں سے چرچراہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گہرے سیاہ رنگ کا دھواں سا نکل رہا تھا جس کی بو انتہائی ناگوار تھی بالکل ایسی بو جیسے سڑے گلے پیازوں میں سے نکلتی ہے۔ کمرہ اس بو سے بھرا ہوا تھا اور گہرے رنگ کا دھواں بھی کمرے میں پھیلا ہوا تھا لیکن کاسرک بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا مسلسل سیاہ دانے کوئلوں پر ڈالتا جا رہا تھا۔ پھر اس نے ہاتھ روکا اور دونوں ہاتھ اپنے موٹے پیٹ پر باندھ کر اس نے اس طرح زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے وہ کمرے میں موجود دھوئیں کو اپنے جسم میں بھرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد اس کا چہرہ متغیر ہونا شروع ہو گیا لیکن وہ مسلسل سانس کھینچنے میں مصروف تھا۔ پھر اچانک اس کے منہ سے عجیب سی آواز نکلی۔ ایسی آواز جیسے کوئی بھیڑیا شکار کو دیکھ کر غرا رہا ہو کہ کمرے میں کسی عورت کے ہنسنے کی مدھر سی آواز گونجی اور اس کے ساتھ ہی اچانک کمرے کے ایک کونے سے ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان مقامی عورت آگے بڑھی۔ وہ بڑی مترنم آواز میں ہنس رہی تھی اور پھر وہ انگیٹھی کی

دوسری طرف آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی ۔اس عورت کے جسم پر سیاہ رنگ کی قبا تھی جو اس کی گردن سے لے کر پاؤں تک تھی ۔اس کے پاؤں بھی اس قبا میں چھپے ہوئے تھے اور سر پر موجود سیاہ رنگ کے بالوں کو باقاعدہ گوندھا گیا تھا۔

" سماکی حاضر ہے مہاراج "...... اس عورت نے بڑے مترنم لہجے میں کہا۔

" کیا خبریں لائی ہو "...... کاسرک نے گونجدار اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" مہاراج ۔کالی ناتھ کے بڑے پجاری کالی داس نے کاشام جادو کی ساری شکتیوں کو اپنے جزیرے کالی ناتھ میں پہنچا دیا ہے ۔اس کے گرد جو حصار تھا وہ بھی اس کے ساتھ آیا ہے لیکن یہ حصار پندرہ روز بعد ختم ہو جائے گا۔اس کے بعد ایک ماہ ان شکتیوں کو اس جزیرے پر مزید گزارنا پڑے گا اور پھر وہ پوری دنیا میں آنے جانے کے لئے آزاد ہوں گی اور کالی داس ان کا آقا ہو گا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ اس کا مقصد ہے "...... سماکی نے اسی طرح مترنم لہجے میں جواب دیا۔

" اس طرح تو وہ پوری دنیا کا سب سے بڑا پجاری بن جائے گا"...... کاسرک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں مہاراج ۔سب پجاری اس کے تابع ہوں گے حتیٰ کہ آپ بھی مہاراج ۔ویسے بھی کالی داس تلسیائیوں کو کافرستانی دھرم کا باغی

اور دشمن سمجھتا ہے "...... سماکی نے جواب دیا۔

" کیا کاشام جادو کی شکتیاں تلسیائیوں کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہیں "...... کاسرک نے پوچھا۔

" ہاں مہاراج ۔وہ ان شکتیوں کو جو بھی حکم دے گا وہ پورا کریں گی ۔وہ چاہے تو تلسیائیوں سمیت پورے کافرستان کے تمام پجاریوں کو ہلاک کرا دے اور اس کی نیت بھی یہی ہے "...... سماکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر اسے کیسے روکا جا سکتا ہے "...... کاسرک نے تیز لہجے میں کہا۔

" مہاراج ۔مجھ سمیت آپ کی تمام شکتیاں براہ راست کاشام جادو کی شکتیوں کے خلاف کام نہیں کر سکتیں کیونکہ وہ بے حد طاقتور ہیں اور نہ ہی ہم کالی داس کی شکتیوں کے خلاف کام کر سکتی ہیں کیونکہ وہ بہرحال ہمارے دھرم کی شکتیاں ہیں ۔البتہ ان کے خلاف مسلمان کام کر سکتے ہیں اور وہ ایسا کر بھی رہے ہیں"۔ سماکی نے کہا تو کاسرک بے اختیار چونک پڑا۔

" مسلمان کام کر رہے ہیں ۔کیا مطلب ۔انہیں ان باتوں کا کیسے پتہ چل سکتا ہے "...... کاسرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" روشنی کی بڑی طاقتیں ہم سے زیادہ جانتی ہیں مہاراج "۔ سماکی نے جواب دیا۔

" تو کیا روشنی کی بڑی طاقتیں براہ راست ان کے خلاف کام کر

رہی ہیں "...... کاسرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں مہاراج ۔ وہ اسے اتنی اہمیت نہیں دیتیں کہ براہ راست سامنے آئیں اور پھر کالی داس پجاری سے زیادہ بدمعاش بھی ہے اور اس نے اپنی خفیہ تنظیم بھی بنائی ہوئی ہے اس لئے روشنی کی بڑی طاقتوں نے پاکیشیا کے ایک آدمی عمران کو آگے کیا ہے اور مہاراج اس عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت مقدس پہاڑ کاشان میں داخل ہو کر شری پدم جیسے بڑے مہاراج کا خاتمہ بھی کر دیا ہے اور اس کی سب سے بڑی شکتی بھی فنا کر دی گئی ہے اور مہاراج شیطان کا ایک درباری اور انتہائی طاقتور جن پروش بھی شری پدم کی مدد کے لئے مقدس پہاڑ میں پہنچا تھا لیکن اسے بھی فنا کر دیا گیا ہے اور کالی ماشی کی طاقتیں بھی فنا ہو گئی ہیں اور پھر مہاراج شری پدم نے بھی ایک سرکاری تنظیم بنائی ہوئی تھی جو مقدس پہاڑ پر پہرہ داری کا کام کرتی تھی ۔ اسے بھی ان پاکیشیائیوں نے ختم کر دیا ہے ۔ اس تنظیم کے سب افراد کو ہلاک کر دیا گیا اور اب یہ پاکیشیائی کالی ناتھ کا رخ کرنے والے ہیں ۔ وہ مدت مکمل ہونے سے پہلے اس کاشام جادو کا بھی خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور کالی داس کا بھی "...... سماکی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا ۔ کیا ان پاکیشیائیوں کے پاس بہت طاقتور شکتیاں ہیں "...... کاسرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں مہاراج ۔ ان کے پاس کوئی شکتی نہیں ہے اور نہ ہی وہ شکتیوں کے قائل ہیں ۔ وہ روشنی کا مقدس کلام اپنے پاس رکھتے ہیں انتہائی ذہین، بے حد تیز طرار اور تربیت یافتہ لوگ ہیں ۔ ان کا ایک ساتھی افریقی حبشی ہے اور افریقہ کے بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں کا انتہائی پسندیدہ آدمی رہا ہے "...... سماکی نے جواب دیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی صرف ذہانت اور تیز طراری کے بل بوتے پر شری پدم جیسے طاقتور پنڈت، اس کی شکتیوں اور شیطان کے درباری جن کا خاتمہ کر دے "...... کاسرک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سماکی کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" یہ سب کچھ ہو چکا ہے مہاراج ۔ آپ کو تو یقین نہیں آ رہا جبکہ کالی داس نے انہیں روکنے کے لئے بے شمار دنیاوی اقدامات بھی کئے ہیں اور شکتیوں کو بھی حکم دیا ہے "...... سماکی نے جواب دیا۔

" کیا یہ پاکیشیائی کالی داس اور کاشام جادو کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے "...... کاسرک نے کہا۔

" یہ سب کچھ مستقبل کے سیاہ پردے میں چھپا ہوا ہے مہاراج اس لئے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہو گا ۔ بہرحال خوفناک جنگ ہو گی، بے پناہ خونریزی ہو گی اور نتیجہ کچھ بھی نکل سکتا ہے "...... سماکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ہم ان مسلمانوں کی کسی طرح مدد کر سکتے ہیں " ۔ کاسرک نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" نہیں مہاراج ۔ ہم براہ راست تو ان کی مدد نہیں کر سکتے ورنہ ہم خود جل کر راکھ ہو جائیں گے ۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی بیٹی پوریا کو اس کام پر لگا دیں ۔ میں اس میں داخل ہو جاؤں گی اور پھر پوریا کو اگر ان کے ساتھ شامل کر دیا جائے تو پوریا ان کی مدد کر سکے گی "...... سماکی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن پوریا تو تلسیائی ہے ۔ وہ مسلمانوں کی ساتھی کیسے بن سکتی ہے "۔ کاسرک نے کہا ۔

" مہاراج ۔ ہمارے دھرم میں فائدے کے لئے وقتی طور پر کوئی بھی روپ دھارا جا سکتا ہے ۔ پوریا عارضی طور پر مسلمان بھی بن سکتی ہے "...... سماکی نے کہا ۔

" لیکن پوریا تو بے حد سیدھی سادھی اور معصوم سی لڑکی ہے ۔ وہ اس خوفناک جنگ میں کیا کرے گی ۔ الٹا ہلاک بھی ہو سکتی ہے "...... کاسرک نے کہا ۔

" مہاراج ۔ میں اس کی آتما میں شامل ہوں گی تو پھر پوریا خود نہیں ہو گی بلکہ میں اس کی جگہ سوچوں گی ، بولوں گی اور کام کروں گی اور پھر پوریا ان سے زیادہ ہوشیار اور تیز ثابت ہو گی "...... سماکی نے کہا ۔

" لیکن کیا یہ لوگ ایک اجنبی لڑکی کو اپنے ساتھ شامل کر لیں گے "...... کاسرک نے کہا ۔

" پوریا بظاہر بے حد معصوم صورت لڑکی ہے اور پھر مسلمان

نئے مسلمان ہونے والوں کا بے حد احترام کرتے ہیں اس لئے پوریا کو وہ لازماً اپنے ساتھ شامل کر لیں گے "...... سماکی نے جواب دیا ۔

" اب یہ بتاؤ کہ کالی داس کی مہان شکتیوں کو تو پوریا کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور انہیں یقیناً یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ پوریا کے اندر سماکی ہے ۔ پھر کیا ہو گا "...... کاسرک نے کہا ۔

" نہیں مہاراج ۔ ایسا نہیں ہو گا ۔ میں تلسیائی شکتی ہوں مہاراج اور میں اکیلی کالی داس کی سب شکتیوں سے زیادہ طاقتور ہوں ۔ اگر مسئلہ صرف ان مسلمانوں کا خاتمہ ہوتا تو میں اکیلی یہ کام کر لیتی لیکن چونکہ مسئلہ کافرستانی دھرم کے خلاف کام کرنا ہے اس لئے میں کھل کر مقابلے پر نہیں آ سکتی لیکن کالی داس کو بہرحال پوریا کے اندر میری موجودگی کا علم نہ ہو سکے گا ۔ یہ میرا وچن ہے "۔ سماکی نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر مجھے اطمینان ہے لیکن اگر یہ کاشام جادو ہمارے قبضہ میں آ جائے تو ہم زیادہ طاقتور نہیں ہو جائیں گے "۔ کاسرک نے ایک نئے پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا ۔

" اس کے لئے کالی داس کا خاتمہ کرنا ہو گا اور وہ بھی ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر ۔ پھر ہم آسانی سے کاشام جادو کو اپنے قبضے میں کر سکتے ہیں "...... سماکی نے جواب دیا ۔

" یہ کام کیسے ہو سکتا ہے ۔ تم بتاؤ ۔ میں کاشام جادو کو واقعی اپنے قبضے میں رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے مسلمانوں سے کوئی دلچسپی نہیں

ہے ۔ میں بھی ان کا خاتمہ چاہتا ہوں تاکہ تلنسیائی کھل کر کام کر سکیں "...... کاسرک نے کہا۔

" مہاراج ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم بظاہر مسلمانوں سے مل کر کام کریں اور جب کالی داس ختم ہو جائے تو ہم تیزی سے کاشام جادو کو اپنے قبضے میں کر لیں "...... سماکی نے کہا۔

" لیکن یہ پاکیشیائی بھی تو کاشام جادو کا خاتمہ کرنے آرہے ہیں ۔ ان کا مقصد صرف کالی داس کا خاتمہ تو نہیں ہے "...... کاسرک نے کہا۔

" مہاراج ۔ کالی داس کے خاتمہ کے ساتھ ہی کاشام جادو کی شکتیاں خود بخود ختم نہیں ہوں گی بلکہ کالی داس کے خاتمے کے بعد جو بھی ان کا مہان گرو بنے گا وہ اس کے قبضے میں چلی جائیں گی اور پاکیشیائیوں کو ان کے خاتمے کے لئے علیحدہ جنگ لڑنا پڑے گی ۔ البتہ انہیں پہلے ہر صورت میں کالی داس کا خاتمہ کرنا ہو گا اس لئے جیسے ہی کالی داس ختم ہو گا میں آپ کو وہاں لے جاؤں گی اور آپ ضروری بھینٹ دے کر کاشام جادو کے مہان گرو بن جائیں گے ۔ اس کے بعد ہم ان مسلمانوں سے لڑ کر ان کا خاتمہ کر دیں گے اور اس طرح یہ مسلمان بھی ختم ہو جائیں گے اور کاشام جادو بھی آپ کے قبضے میں آجائے گا "...... سماکی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب میں مطمئن ہوں ۔ میں پوریا کو بلاتا ہوں "۔ کاسرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجائی تو کمرے کا

دروازہ کھلا اور ایک گنجا سا نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے سر جھکا لیا۔

" پوریا کو بلاؤ "...... کاسرک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج "...... اس گنجے نوجوان نے کہا اور واپس مڑ کر باہر چلا گیا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی ۔ لڑکی بے حد خوبصورت اور متناسب جسم کی مالکہ تھی اور اس کے چہرے پر معصومیت کا تاثر بے حد گہرا تھا۔

" پوریا ۔ یہاں آکر بیٹھ جاؤ ۔ میں تمہاری آتما کو مزید طاقتور بنانا چاہتا ہوں "...... کاسرک نے کہا۔

" میری آتما کو کیا ہوا ہے بابا "...... پوریا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" ہزار بار سمجھایا ہے کہ بابا مت کہا کرو مہاراج کہا کرو لیکن تم باز ہی نہیں آتی "...... کاسرک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ نے مجھے بیرون ملک اعلیٰ تعلیم دلوائی ہے ۔ اب میں کیسے پرانے الفاظ استعمال کر سکتی ہوں "...... پوریا نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا۔

" چلو لیٹ جاؤ ۔ وقت مت ضائع کرو "...... کاسرک نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو پوریا قالین پر پشت کے بل لیٹ گئی۔

" آنکھیں بند کر لو اور منہ کھول دو "...... کاسرک نے کہا تو پوریا نے ویسے ہی کیا ۔ کاسرک نے سیاہ دانے مٹھی بھر کر آگ پر ڈالے اور

پھر دونوں ہاتھوں کو تیزی سے ہوا میں رقص کے انداز میں گھمانا شروع کر دیا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں کو سامنے بیٹھی ہوئی سماکی کی طرف کر کے جھٹکا تو سماکی یکلخت دھواں بن گئی اور یہ دھواں انگیٹھی سے نکلنے والے دھوئیں میں شامل ہو گیا اور پھر دھوئیں کا یہ مرغولہ سیدھا قالین پر لیٹی ہوئی پوریا کی طرف بڑھا اور اس کے کھلے ہوئے منہ سے اندر جانے لگا۔ جب یہ مرغولہ پوریا کے جسم میں داخل ہو گیا تو پوریا نے یکلخت آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اب اس کی آنکھوں میں تیز چمک آگئی تھی۔

" پوریا سماکی مہاراج کی خدمت میں ڈنڈوت بجا لاتی ہے۔ مہاراج کی جے ہو "...... پوریا نے اٹھ کر دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے پر لگاتے ہوئے کہا۔

" کوئی مسئلہ ہو تو اب بھی بتا دو۔ میں پوریا کو بہرحال ضائع نہیں کرنا چاہتا "...... کاسرک نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں مہاراج۔ اب پوریا صرف پوریا نہیں پوریا سماکی ہے اس لئے کیسا مسئلہ۔ اب مجھے آگیا دیجئے تاکہ میں اپنا کام شروع کر سکوں "...... پوریا نے کہا۔

" ہاں۔ تم جا سکتی ہو "...... کاسرک نے کہا تو پوریا اٹھی اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی تو کاسرک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

کالی داس اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کالی داس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کالی داس بول رہا ہوں "...... کالی داس نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" مہاگر بول رہا ہوں مہاراج۔ پاکیشیا سے "...... مہاگر کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کوئی خاص بات "...... کالی داس نے چونک کر پوچھا۔

" مہاراج۔ پاکیشیائی عمران اپنے ساتھ ایک غیر ملکی عورت، ایک افریقی حبشی اور دو مقامی آدمیوں کے ساتھ کافرستان روانہ ہو رہا ہے۔ یہ سب اس وقت پاکیشیا ایئر پورٹ پر موجود ہیں "۔ مہاگر نے کہا۔

" ان کی صورتیں کیا ہیں "...... کالی داس نے پوچھا تو مہاگر نے

باری باری سب کے حلیئے بتانے شروع کر دیئے۔

" ٹھیک ہے۔ انہیں آنے دو۔ میں ان سے خود ہی نمٹ لوں گا"...... کالی داس نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" کنگ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" گریٹ کنگ کالی داس بول رہا ہوں"...... کالی داس نے سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ باس آپ۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پاکیشیا سے ہمارے دشمن کافرستان جہاز کے ذریعے پہنچ رہے ہیں۔ ان کی صورتوں کی تفصیل سن لو۔ اپنے دو آدمی ایئرپورٹ پر بھجوا دو۔ ان کی مکمل نگرانی ہونی چاہئے"...... کالی داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مہاگر سے ملنے والی پاکیشیائیوں کی تفصیل بتا دی۔

" باس۔ نگرانی کرنی ہے یا ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے"...... کنگ نے پوچھا۔

" فی الحال نگرانی کرتے رہو۔ جب ضرورت ہو گی تو میں ان کے خاتمے کا بھی حکم دے دوں گا اور سنو۔ اگر کوئی خاص بات سامنے آئے تو مجھے اطلاع دینا ورنہ نہیں"...... کالی داس نے تحکمانہ لہجے

میں کہا۔

" کہاں پہنچے گی فلائٹ باس"...... کنگ نے پوچھا تو کالی داس نے اسے فلائٹ کی تفصیل بتا دی۔

" حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سن لو۔ اپنے آدمیوں کو کہہ دینا کہ وہ انتہائی محتاط رہیں۔ یہ لوگ بے حد خطرناک اور تربیت یافتہ ہیں"...... کالی داس نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کالی داس نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

" بچھوگا۔ ہمارے دشمن کافرستان پہنچ رہے ہیں اور یقیناً وہ یہاں جزیرے پر آنے کی کوشش کریں گے۔ تم پورے جزیرے پر ریڈ الرٹ کر دو"...... کالی داس نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کالی داس نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر گردن موڑ کر دروازے کی طرف پھونک ماری اور اس کے ساتھ ہی آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی کھال تھی اور اس کی آنکھیں تیز سرخ رنگ کے بلبوں کی طرح جل

رہی تھیں ۔ وہ سر سے گنجا تھا اور چہرہ بڑا اور جسمانی طور پر وہ خاصا قوی اور مضبوط نظر آرہا تھا۔

" کپتائی حاضر ہے آقا "...... آنے والے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیائی مسلمان دشمن کاشام جادو کے خاتمے کے لئے یہاں پہنچ رہے ہیں ۔ اول تو وہ یہاں تک آنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائیں گے اس کے باوجود اگر وہ یہاں پہنچ بھی گئے تب بھی ان کا خاتمہ پکھوگا کر دے لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو تم اپنی کالی شکتیوں سمیت ہوشیار رہنا ۔ تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے "...... کالی داس نے کہا۔

" مہاراج ۔ ان کے پاس مقدس روشنی کا کلام ہوتا ہے اور وہ پاکیزگی کے حصار میں ہوتے ہیں اس لئے ہم براہ راست ان پر حملہ نہیں کر سکتے ۔ اس کے لئے ہمیں کوئی چلتر کرنا ہو گا "...... کپتائی نے جواب دیا۔

" کیسا چلتر "...... کالی داس نے چونک کر کہا۔

" ان پر گندگی اور غلاظت پھینک دی جائے تاکہ وہ پاکیزگی کے حصار سے نکل جائیں اور پھر انہیں بے ہوش کر کے کسی بھی عام آدمی کے ذریعے ان کے پاس موجود مقدس روشن کلام نکال دیا جائے تو پھر ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے مہاراج "...... کپتائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جو مرضی آئے کرو ۔ ویسے تو مجھے یقین ہے کہ یہاں تک نوبت ہی نہیں آئے گی لیکن آئے تو پھر سب کچھ تم نے

کرنا ہے ۔ مجھے ان کی ہلاکت چاہئے "...... کالی داس نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی باس ۔ البتہ ایک بات اور آپ کو بتانی ہے "...... کپتائی نے کہا تو کالی داس بے اختیار چونک پڑا۔

" کون سی بات "...... کالی داس نے چونک کر کہا۔

" مہاراج ۔ تلسیائی شکتی سما کی بھی ان کے ساتھ شامل ہونا چاہتی ہے "...... کپتائی نے کہا تو کالی داس بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ وہ مسلمان ہیں اور تلسیائی بہرحال ہمارے دھرم کے ہیں ۔ وہ کیسے ان کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں "...... کالی داس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تلسیائی مہاراج کاسرک کی اکلوتی بیٹی پوریا کے اندر سما کی داخل ہو گئی ہے اور اب پوریا ان لوگوں کے کافرستان پہنچنے پر ان کے ساتھ شامل ہو گی اور مہاراج، ان کا ارادہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر پہلے آپ کا خاتمہ کر دیں اور پھر کاسرک کو کاشام جادو کا گرو مہاراج بنا کر وہ کاشام جادو پر قبضہ کر لیں ۔ اس کے بعد وہ مسلمانوں کا خاتمہ کریں گے "...... کپتائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کی یہ جرأت ۔ پہلے اس سما کی اور پوریا کو ختم کر دو " ۔ کالی داس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں مہاراج ۔ سما کی بہت بڑی شکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ وہ ہمارے دھرم کی ہے اس لئے اسے بھگانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس

پوریا کے جسم کا خاتمہ کیا جائے تاکہ سماکی فرار ہو جائے اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے "...... کپتائی نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ مسلمان اسے اپنے ساتھ شامل کر لیں گے "...... کالی داس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کے لئے چلتر سے کام لے گی مہاراج۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ مسلمان اس کے چلتر میں آ جائیں "۔ کپتائی نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی حل نکالو کپتائی ۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تلسیائی ہمارے خلاف مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کریں ۔ میں اس کا سرک اور اس کی شکتیوں کو عبرتناک سزا دینا چاہتا ہوں"۔ کالی داس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مہاراج ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر پوریا ان مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئی تو سماکی بھی ساتھ ہی فنا ہو جائے گی لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو جیسے ہی پوریا کالی ناتھ پہنچے گی آپ اسے کالی ناتھ کے کالے بندی خانے میں بند کر دیں ۔ وہ وہاں سے کسی صورت نہ نکل سکے گی اور نہ ہی فرار ہو سکے گی اور سماکی سمیت وہیں تڑپ تڑپ کر ختم ہو جائے گی "...... کپتائی نے کہا۔

"اوہ ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ مجھے تو اس کالے بندی خانہ کا خیال ہی نہیں رہا تھا ۔ اگر ان پاکیشیائیوں کو وہاں قید کر دیا جائے تو ان کی تمام روشنی کی شکتیاں بے بس ہو جائیں گی اور ہم جس

طرح چاہیں انہیں ہلاک کر سکتے ہیں "...... کالی داس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"مہاراج ۔ اگر وہ یہاں پہنچ جائیں تو آپ انہیں کالے بندی خانہ میں پہنچا دیں اور اگر وہ یہاں نہ پہنچ سکیں تو معاملہ ویسے ہی ختم ہو جائے گا "...... کپتائی نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ اب میں مطمئن ہوں ۔ اب یہ کسی صورت بچ کر نہیں جا سکتے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب تم جا سکتے ہو ۔ اب مجھے کسی سماکی وغیرہ کی پرواہ نہیں ہے ۔ کالے بندی خانہ میں سے میرے حکم کے بغیر تو شیطان باہر نہیں نکل سکتا۔ یہ لوگ تو کسی قطار شمار میں ہی نہیں ہیں "...... کالی داس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مہاراج ۔ میری بھینٹ دے دیں "...... کپتائی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ جو چاہے لے لو ۔ تمہیں اجازت ہے "...... کالی داس نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا تو کپتائی نے مسرت بھرے انداز میں قلقاری ماری اور اٹھ کر تیزی سے معبد سے باہر چلا گیا تو کالی داس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا کیونکہ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان کے دارالحکومت کے ایک بڑے ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور جوزف آئے تھے اور وہ سب عمران کے کمرے میں ہی موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک فلائٹ کے ذریعے پاکیشیا سے براہ راست کافرستان آیا تھا اور ایئرپورٹ سے وہ لوگ سیدھے اس ہوٹل میں پہنچے تھے۔ یہاں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے۔ سوائے جوزف کے عمران اور اس کے سارے ساتھی میک اپ میں تھے۔ عمران نے یہاں پہنچتے ہی کافی منگوا لی تھی اور اب وہ سب کافی پینے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے میک اپ کا تکلف کیوں کیا ہے۔ یہاں ہمارا مقابلہ شیطانی قوتوں سے ہے۔ عام مجرموں یا کسی سرکاری تنظیم سے تو نہیں ہے"....... صفدر نے کہا۔

"اگر تمہارے بارے میں رپورٹ شاگل تک پہنچ جاتی تو اب تک یہاں اطمینان سے بیٹھے کافی نہ پی رہے ہوتے۔ شاگل مر کر بھی یقین نہ کرتا کہ ہم کافرستان صرف شیطان اور اس کی قوتوں سے لڑنے آرہے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تو آپ نے شاگل اور اس کے آدمیوں سے بچنے کے لئے میک اپ کیا ہے"....... صفدر نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔

"اس بار مشن میں ہمارا ٹارگٹ کیا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"کالی ناتھ نامی جزیرہ ہے جہاں کافرستانی دھرم کی سب سے زیادہ خونخوار کالی دیوی کا استھان ہے۔ اس کا بڑا پجاری اور سیکورٹی انچارج کالی داس ہے اور کالی ناتھ میں بھی بالکل اسی انداز میں کارروائی ہو گی جیسے ہم نے کاشان کے مقدس پہاڑ پر کی تھی۔ پہلے ہمارا مقابلہ مہاپرش سے ہوا پھر اس شری پدم سے۔ یہاں بھی ہمیں پہلے کالی داس کی سیکورٹی سے نمٹنا ہو گا اور پھر کالی داس اور اس کی شکتیوں سے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے کیا پلاننگ کی ہے"....... صفدر نے کہا۔

"ہم جو پلاننگ بھی یہاں ڈسکس کریں گے وہ شیطانی قوتوں کے ذریعے کالی داس تک پہنچ جائے گی اس لئے اس بار ہم نے بغیر کسی پلاننگ کے کام کرنا ہے"....... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج

اٹھی تو عمران سمیت سب چونک پڑے کیونکہ یہاں کے بارے میں ابھی تک کسی کو علم نہیں تھا حتیٰ کہ عمران نے ناٹران کو بھی اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

"یس ۔ پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔ کاغذات کی رو سے اس کا نام پرنس تھا۔

"میرا نام پوریا ہے اور میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں ۔ میں ہوٹل کے مین کاؤنٹر سے بات کر رہی ہوں ۔ کیا آپ مجھے ملاقات کی اجازت دیں گے"...... دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"کس سلسلے میں یہ ملاقات ہو گی"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سلسلے میں جس کے لئے آپ یہاں تشریف لائے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے آ جائیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون تھا"...... جولیا نے پوچھا کیونکہ فون کا لاؤڈر پریسڈ نہیں تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کسی نے نہ سنی تھی۔

"انتہائی مترنم آواز کی مالک کوئی خاتون تھی ۔ اس نے اپنا نام پوریا بتایا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"خاتون ۔ پوریا ۔ اس کا کیا تعلق ہے تم سے"...... جولیا نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تعلق معلوم کرنے کے لئے تو میں نے اسے بلایا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"جوزف ۔ اٹھ کر دروازہ کھولو اور سنو ۔ چیک کرنا کہ یہ خاتون دراصل کیا ہے لیکن تم نے کوئی مداخلت نہیں کرنی"...... عمران نے کہا۔

"او کے باس"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر انتہائی خوبصورت اور متناسب جسم کی مالک مقامی لڑکی کھڑی تھی جس کے جسم پر پورا لباس تھا اور اس کے خوبصورت چہرے پر بلا کی معصومیت تھی ۔ البتہ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"کیا میں اندر آ سکتی ہوں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے اور انتہائی مترنم اور لوچدار آواز میں کہا۔

"تشریف لایئے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"ارے ۔ ارے ۔ آپ سب بیٹھے رہیں ۔ پلیز ۔ آپ نے اس طرح کھڑے ہو کر مجھے شرمندہ کر دیا ہے"...... پوریا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری ۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کسی خاتون سے مصافحہ نہیں کیا کرتے" .... عمران نے دوٹوک انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ مجھے بھی مولوی صاحب نے بتایا تھا ۔ شاید میرے ذہن سے نکل گیا" .... پوریا نے ایک جھٹکے سے ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں کوئی تلخی نہیں تھی۔

"مولوی صاحب ۔ کیا مطلب" .... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں الحمدللہ مسلمان ہو چکی ہوں ۔ پرنس" .... پوریا نے جواب دیا تو عمران سمیت اس کے سب ساتھی چونک پڑے۔

"آپ کب مسلمان ہوئی ہیں اور کیوں" .... عمران نے کہا تو پوریا بے اختیار مترنم آواز میں ہنس پڑی۔

"کیوں کا جواب تو یہ ہے پرنس کہ میں نے گریٹ لینڈ میں تعلیم حاصل کی ہے اور وہاں تعلیم کے دوران میری کئی کلاس فیلوز مسلمان تھیں ۔ ان کی وجہ سے مجھے اس دین سے دلچسپی پیدا ہو گئی اور پھر میں نے اس کا تحقیقی تجزیہ شروع کر دیا ۔ پھر میں واپس آ گئی اور یہاں بھی میں نے مختلف علماء کرام سے بات چیت کی اور آخر کار مجھے روشنی نصیب ہو گئی اور میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی اور کب کا جواب یہ ہے کہ مجھے مسلمان ہوئے تقریباً چھ ماہ ہو چکے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں کافرستانی دھرم کے ایک فرقے تلسیائی کی مہا

پجاری کی بیٹی ہوں ۔ میرے والد کا نام مہاراج کاسرک ہے اور جب میں مسلمان ہوئی تو انہوں نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا ۔ اب میں یہاں ایک یونیورسٹی کی فیکلٹی میں شامل ہوں اور یونیورسٹی ہوسٹل میں رہتی ہوں" .... پوریا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنا نام تبدیل نہیں کیا ۔ اس کی کوئی خاص وجہ" ۔ عمران نے کہا۔

"جی ۔ مجھے یہ نام پسند ہے جیسے آپ کی ساتھی لڑکی مس جولیا مسلمان تو ہو گئی ہیں لیکن ان کا نام اب بھی جولیا ہی ہے" ۔ پوریا نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ جولیا بھی چونک پڑی۔

"آپ کو میرے نام کا کیسے علم ہوا" .... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے اندر جب سے روشنی آئی ہے مجھے بہت کچھ بغیر بتائے معلوم ہو جاتا ہے ۔ یہاں ایک صاحب ہیں ان کا نام مولوی حبیب الدین ہے ۔ وہ یونیورسٹی کی مسجد میں امام ہیں اور بہت بڑے روحانی بزرگ ہیں ۔ میں ان معاملات میں ان کی شاگرد ہوں" ۔ پوریا نے جواب دیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گی" .... عمران نے پوچھا۔

"یہاں کافی کے برتن موجود ہیں ۔ میرے لئے بھی کافی منگوا لیں" .... پوریا نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور کافی بھجوانے کا کہہ دیا۔

"آپ کو یہاں کس نے بھیجا ہے"...... رسیور رکھتے ہی عمران نے کہا تو پوریا بے اختیار مسکرا دی۔

"آپ کا اصل نام عمران ہے پرنس اس لئے میں بھی یہی نام ہی لوں گی۔ مجھے مولوی حبیب الدین صاحب نے ساری بات بتائی اور انہوں نے کہا کہ وہ چونکہ بوڑھے آدمی ہیں اور عملی طور پر اس نیکی کے کام میں حصہ نہیں لے سکتے اس لئے اپنی جگہ انہوں نے مجھے بھیجا ہے"...... پوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیا بتایا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ آپ کاشام جادو کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہیں اور کاشام جادو اس وقت کالی ناتھ جزیرے پر موجود ہے اور کالی دیوی کا مہا پجاری کالی داس اس کا مہا گرو ہے۔ آپ نے اس سے پہلے اس جادو کے مہا گرو شری پدم کا خاتمہ کیا اور اب آپ اس کالی داس اور پھر اس کاشام جادو کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں"...... پوریا نے بغیر کسی جھجک کے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ ہماری ملاقات مولوی حبیب الدین صاحب سے کرا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ وہ تو اس لئے ساتھ نہیں آئے کہ کہیں آپ ملنے سے ہی انکار نہ کر دیں"...... پوریا نے کہا۔

"ہم کیوں ملنے سے انکار کریں گے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ان کے بقول آپ کا تعلق پاکیشیا کے ایک انتہائی ارفع روحانی مقام پر فائز سید چراغ شاہ صاحب سے ہے اور ان کے مقابلے میں مولوی صاحب کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے"۔ پوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم کس وقت ان سے مل سکتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر آپ چاہیں تو میں ان کی بات آپ سے کرا دیتی ہوں پھر جیسے آپ مناسب سمجھیں"...... پوریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نیشنل یونیورسٹی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پوریا بول رہی ہوں۔ مولوی صاحب سے بات کرا دیں"۔ پوریا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں حبیب الدین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک کھنکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام۔ جناب میں پوریا بول رہی ہوں گرانڈ ہوٹل سے۔ عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... پوریا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ میری خوش بختی ہے"...... دوسری طرف سے مسرت

بھرے لہجے میں کہا گیا تو پوریا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" السلام علیکم ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں "...... عمران نے کہا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے عمران صاحب کہ جس سے سید چراغ شاہ صاحب جیسے روحانی بزرگ محبت کرتے ہیں ان سے میری بات ہو رہی ہے ۔ پوریا نو مسلم ہے اور اس کے اندر بے پناہ جذبہ ہے کہ وہ اسلام کی کسی نہ کسی انداز میں خدمت کرے ۔ یہ میری شاگرد بھی ہے اور میں نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حاصل کیا ہے وہ سب کچھ میں نے اس کو بھی دے دیا ہے ۔ جس مقدس مشن پر آپ کام کر رہے ہیں اس مشن پر پوریا آپ کے بے حد کام آسکتی ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ اسے اپنے ساتھ شامل کر لیں ۔ اس طرح میں سمجھوں گا کہ میں بھی اس مقدس مشن میں شامل ہوں "...... دوسری طرف سے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مولوی صاحب ۔ ہم زیادہ بھیڑ بھاڑ نہیں چاہتے ۔ ویسے مس پوریا واقعی ہمارے کام آسکتی ہیں لیکن ہمارا مشن وہاں صرف شیطانی طاقتوں سے نمٹنا ہی نہیں بلکہ پہلے ہم نے وہاں کی سیکورٹی کا خاتمہ کرنا ہے اور مس پوریا چونکہ ان معاملات میں تربیت یافتہ نہیں ہیں اس لئے ہم انہیں اپنے ساتھ شامل نہیں کر سکتے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ پوریا کو آپ جانتے نہیں ہیں ۔ یہ تربیت یافتہ ہے ۔ گو آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے ہم پلہ نہیں ہے لیکن بہرحال تربیت یافتہ ضرور ہے اور یہ بات آپ بے شک سید چراغ شاہ صاحب سے بھی پوچھ لیں ۔ وہ بھی آپ کو یہی بتائیں گے کہ پوریا کی شمولیت آپ کو فائدہ دے گی ۔ نقصان نہیں دے گی "۔ مولوی حبیب الدین نے کہا۔

" آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ہمیں اس کالی ناتھ جزیرے پر پہنچ کر اس کالی داس کے خلاف کس انداز میں کام کرنا چاہئے "...... عمران نے کہا۔

" وہی طریقہ ہے ۔ آپ کی ذہانت اور آپ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ۔ یہ سب شیطانی ذریات چاہے کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہوں بہرحال اندھیرے اور ظلمت کی پیداوار ہیں اور پھر روشنی کے مقابل ان کی حیثیت تو کیا ان کا وجود ہی قائم نہیں رہ سکتا "۔ مولوی حبیب الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ کا شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب تو آپ مجھے اپنے ساتھ شامل کر لیں گے "...... پوریا نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" ابھی ہم غور کریں گے پوریا ۔ یہ عام مشن نہیں ہے اس لئے ہمیں ہر قدم پر محتاط رہنا ہو گا اور فی الحال ہم یہاں ایک دو روز تک

آرام کریں گے ۔ تم اپنا فون نمبر اور ایڈریس دے جاؤ ۔ ضرورت پڑنے پر تمہیں فون کر دیا جائے گا "...... عمران نے اسے ٹالنے کے سے انداز میں کہا ۔

" نہیں ۔ آپ جس طرح چاہیں بے شک میرا امتحان لے لیں ۔ اگر آپ کے ذہن میں میرے بارے میں کوئی شک ہو تو اس شک کو جس طرح چاہیں دور کر لیں لیکن آپ اس مقدس مشن میں مجھے ضرور شامل کر لیں ۔ یہ میری درخواست ہے "...... پوریا نے کہا ۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔ ایسا ہی ہو گا "...... عمران نے کہا تو پوریا اس طرح خوش ہو گئی جیسے اسے کوئی عظیم دولت مل گئی ہو ۔ اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔

" اب مجھے اجازت ۔ میرا ہر لمحہ آپ کی فون کال کے انتظار میں گزرے گا "...... پوریا نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا "...... عمران نے جواب دیا تو پوریا جو اس دوران کافی پی چکی تھی اٹھی اور سلام کر کے واپس دروازے کی طرف مڑ گئی ۔ جوزف نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور پوریا باہر چلی گئی تو جوزف نے دروازہ بند کر دیا ۔

" یہ تو زبردستی گلے پڑ رہی ہے ۔ مجھے تو معاملہ مشکوک لگتا ہے "۔ جولیا نے کہا ۔

" جوزف ۔ تم کیا کہتے ہو "...... عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو دروازہ بند کر کے

واپس آ کر کرسی پر بیٹھ رہا تھا ۔

" باس ۔ پوریا تو ٹھیک ہے لیکن پوریا کے اندر کوئی شپا کی ضرور چھپی ہوئی ہے "...... جوزف نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا ۔

" شپا کی ۔ وہ کیا ہوتی ہے "...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" باس ۔ افریقہ کے مشہور وچ ڈاکٹر روگا کی انسانوں کے اندر چھپی ہوئی گندی طاقتوں کو نہ صرف پہچان لیتا تھا بلکہ وہ انہیں باہر بھی نکال لیتا تھا ۔ وہ ان گندی طاقتوں کو ہی شپا کی کہتا تھا ۔ یہ انسان کے خون میں شامل ہو جاتی ہیں اس لئے بظاہر ان کا پتہ نہیں چل سکتا لیکن وچ ڈاکٹر روگا کی انہیں پہچان لیتا تھا ۔ ایک بار اس نے مجھے پہچان کرانے کے لئے میرے سر پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا تھا اس لئے میں وچ ڈاکٹر روگا کی کی طرح انہیں پہچان تو نہیں سکتا لیکن باس چونکہ واچ ڈاکٹر روگا کی نے میرے سر پر ہاتھ رکھنے کا ارادہ کیا تھا اس لئے اس ارادے کی وجہ سے مجھے کچھ نہ کچھ احساس ہو جاتا ہے "...... جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ کوئی گندی طاقت پوریا کے اندر چھپی ہوئی ہے "...... عمران نے کہا ۔

" مجھے صرف احساس ہے ۔ یقین نہیں ہے "...... جوزف نے جواب دیا ۔

" لیکن کیا وچ ڈاکٹر روگا کی سے تمہارا رابطہ نہیں ہو سکتا "۔

عمران نے کہا۔

" ہو سکتا ہے باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سے پوچھ لوں "...... جوزف نے کہا۔

" کیا کرنا ہو گا تمہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" میں اپنے کمرے میں جا کر فرش پر لیٹ جاؤں گا اور وچ ڈاکٹر روگاکی کی روح سے رابطہ کروں گا "...... جوزف نے جواب دیا۔

" ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاری روح کھینچ لے اور ہم تمہیں یہاں دیار غیر میں دفناتے پھریں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آقا سے پہلے غلام نہیں مر سکتا باس "...... جوزف نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ تو تم میرے مرنے کا انتظار کر رہے ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کیا بدشگونی کی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے۔ کیا ضرورت ہے اس بکھیڑے میں پڑنے کی۔ تم صاف انکار کر دو "...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

" جاؤ جوزف اور معلوم کرو "...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔

" اگر یہ لڑکی صاف ہے تو پھر واقعی ہمارے کام آ سکتی ہے کیونکہ نو مسلم کے دینی جذبے میں بے پناہ طاقت اور توانائی ہوتی ہے "...... عمران نے کہا تو جولیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے

صرف ہونٹ بھینچ لئے۔

" عمران صاحب۔ مجھے تو لگتا ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی خصوصی ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے اور پوریا کی اچانک آمد اور مولوی حبیب الدین کی باتیں یہ سب باقاعدہ ڈرامہ محسوس ہو رہا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" ہمارے ذہنوں کی ساخت ہی ایسی بن چکی ہے کہ ہمیں ہر معاملہ مشکوک لگتا ہے۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ جوزف اصل معاملے کی تہہ تک پہنچ جائے گا "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب اس لڑکی پوریا کو اپنے ساتھ شامل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں "...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تم نے اتنے فیصلہ کن انداز میں کیوں یہ بات کی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ یہ فیصلہ نہ کر چکے ہوتے تو آپ اسے صاف جواب دے دیتے لیکن آپ کا مولوی حبیب الدین سے بات کرنا اور پھر اسے گول مول جواب دینے کا مطلب یہی ہے کہ آپ اسے اس معاملے میں شامل کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ نے کھل کر بات اس لئے نہیں کی کہ پہلے آپ جوزف سے اس کی تصدیق کرانا چاہتے تھے "...... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ تجزیاتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم اگر اخبارات میں تجزیاتی رپورٹس لکھنا شروع کر دو تو واقعی

بہترین تجزیہ نگار کا پہلا انعام حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے کیوں یہ فیصلہ کیا ہے"۔ اچانک جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اچھا۔ بتاؤ کیوں کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ پوریا خوبصورت لڑکی ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی مرد ہوتا تو اسے صاف جواب دے دیا جاتا"...... جولیا نے کہا تو کمرہ صفدر کے قہقہے کی آواز سے گونج اٹھا۔

" تم اسے خوبصورت لڑکی کہہ رہی ہو۔ کمال ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے آئینہ دیکھنا چھوڑ دیا ہے"...... عمران نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"آئینہ۔ میں نے۔ کیوں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر تم آئینہ دیکھتی رہتی تو تمہیں صحیح معنوں میں اندازہ ہوتا کہ خوبصورت کسے کہتے ہیں اور پھر تم پوریا کو لڑکی تو کہہ دیتی لیکن خوبصورت نہ کہتی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا۔

" تم۔ تم خواہ مخواہ ایسی فضول باتیں کرتے رہتے ہو"۔ جولیا نے رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے باتھ

روم کی طرف بڑھ گئی۔

" عمران صاحب۔ آپ واقعی خواتین کو ڈیل کرنے کے ماہر ہیں۔ نجانے آپ نے یہ گر کہاں سے سیکھے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک ہی گر ہے اور وہ یہ کہ خواتین کے حسن، سلیقے اور خوبصورتی کی تعریف کر دیا کرو اور اس میں عمر، رنگ اور نسل کو درمیان میں نہ لایا کرو پھر دیکھو کیا رزلٹ نکلتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا مطلب۔ یہ عمر، رنگ اور نسل کا کیا مطلب ہوا"۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ایک سو سال کی بڑھیا کو اگر تم انتہائی سنجیدگی سے سولہ سال کی لڑکی کہہ دو تو وہ اس کی نفی نہیں کرے گی اور انتہائی سیاہ رنگ کی خاتون کو تم چاند کا ٹکڑا کہہ دو تو وہ تمہاری حسن شناسی کی دل سے قائل ہو جائے گی"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے جولیا واپس آ گئی۔ اس کے چہرے پر سرخی ابھی تک موجود تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ جوزف اس طرح لہراتا ہوا چل رہا تھا جیسے اس نے سینکڑوں بوتلیں شراب کی پی لی ہوں۔

" کیا ہوا تمہیں"...... عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے

سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں اس قدر تڑپ تھی جیسے جوزف کی یہ حالت دیکھ کر اس کے دل پر کسی نے گھونسا مار دیا ہو۔

"کچھ نہیں باس۔ روگا کی بہت طاقتور وچ ڈاکٹر ہے"...... جوزف نے رک رک کر کہا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ کر اس طرح زور زور سے سانس لینے لگا جیسے کمرے میں موجود تمام آکسیجن اکٹھی اپنے پھیپھڑوں میں بھر لینا چاہتا ہو۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی حالت نارمل ہونے لگ گئی۔ عمران نے میز پر موجود جگ سے پانی گلاس میں ڈالا اور گلاس اس نے جوزف کے ہاتھ میں دے دیا۔

"شکریہ باس"...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے گلاس منہ سے لگا کر پانی اس طرح حلق میں انڈیلا جیسے صدیوں سے پیاسا چلا آ رہا ہو۔ عمران دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

"باس۔ میں نے وچ ڈاکٹر روگا کی روح سے رابطہ کیا ہے۔ اس نے بتایا ہے باس کہ اس پوریا کے اندر ایک گندی طاقت چھپی ہوئی ہے جس کا نام سماکی ہے اور باس۔ یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا جا رہا ہے کہ پوریا کا باپ کالی داس کی بجائے خود کاشام جادو کا مہا گرو بننا چاہتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اس کا ثبوت کیسے ملے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ روشنی کا مقدس کلام پانی پر پڑھ کر پوریا کو پلا دیں گندی طاقت فوراً اس سے باہر نکل جائے گی ورنہ وہ جل کر راکھ ہو

جائے گی اور پھر پوریا سے جو پوچھنا ہو پوچھ لینا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہ مولوی حبیب الدین بھی اس ڈرامے کا ایک کردار ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم باس"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نیشنل یونیورسٹی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں گرانڈ ہوٹل سے پرنس بول رہا ہوں۔ مولوی حبیب الدین صاحب سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں حبیب الدین بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد حبیب الدین کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں مولوی صاحب۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ یونیورسٹی میں کہاں مل سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تو میری خوش نصیبی ہو گی جناب۔ اگر آپ حکم دیں تو میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں"...... مولوی حبیب الدین نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم خود آرہے ہیں۔ آپ ہمیں جگہ بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"یونیورسٹی کی مسجد کے ساتھ ہی میری رہائش گاہ ہے۔ آپ کسی سے بھی پوچھ لیں۔ وہ آپ کو بتا دیں گے"...... مولوی حبیب الدین نے کہا۔

"آپ پوریا کو بھی بلوالیں تاکہ کھل کر فائنل بات ہو جائے"۔ عمران نے کہا۔

"جی اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں۔ میں اس مولوی صاحب سے ملنا بھی چاہتا ہوں اور ان کے سامنے ہی اس پوریا کو بھی چیک کر لیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل کی اسٹیشن ویگن پر سوار نیشنل یونیورسٹی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یونیورسٹی وہاں سے خاصے فاصلے پر تھی اس لئے انہیں وہاں پہنچتے پہنچتے دو گھنٹے لگ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک مسجد کے سامنے جا کر ویگن سے اترے۔ ویگن رکتے ہی مسجد سے ملحقہ ایک مکان کا دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی باہر آگیا۔ اس کے سر پر کپڑے کی ٹوپی تھی اور اس نے سفید رنگ کا مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس

کی سفید داڑھی تھی اور ماتھے پر محراب کا نشان تھا۔

"میرا نام حبیب الدین ہے"...... اس آدمی نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب سمجھ گئے کہ یہی مولوی حبیب الدین ہے۔ عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا اور پھر وہ سب مکان کے ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں کرسیاں بھی تھیں اور ایک بڑی میز بھی۔

"تشریف رکھیں۔ میں نے پوریا کو پیغام بھجوایا ہے۔ وہ کہیں گئی ہوئی ہے۔ جیسے ہی واپس آئی یہاں پہنچ جائے گی۔ میں آپ کے لئے مشروب لے آؤں"...... مولوی حبیب الدین نے کہا اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ بظاہر تو ٹھیک لگ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے عمران صاحب انہیں بھی چکر دیا جا رہا ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں دیکھو"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد حبیب الدین واپس آئے تو انہوں نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں شربت کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور پھر ایک گلاس لے کر وہ عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"بسم اللہ کیجئے"...... مولوی حبیب الدین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بسم اللہ پڑھ کر مشروب پینا شروع کر دیا۔ عمران

اور اس کے ساتھیوں نے بھی مشروب پیا۔ مشروب خاصا لذیذ اور فرحت بخش تھا۔ عمران نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور مولوی صاحب خالی گلاس ٹرے میں رکھ کر ایک بار پھر اٹھ کر اندر چلے گئے۔ اسی لمحے بیرونی دروازہ کھلا اور پوریا اندر داخل ہوئی۔

"اوہ آپ اور یہاں"...... پوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم نے سوچا کہ مولوی صاحب نیک آدمی ہیں ان سے ملاقات ہمارے لئے یقیناً باعث سعادت ثابت ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پوریا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی بات کی تائید کر رہی ہو۔ اسی لمحے مولوی صاحب اندر داخل ہوئے تو پوریا نے اٹھ کر انہیں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔ جیتی رہو بیٹی۔ بیٹھو۔ میں تمہارے لئے مشروب لے آتا ہوں"...... مولوی حبیب الدین نے کہا۔

"رہنے دیں۔ آپ کوئی تکلف نہ کریں"...... پوریا نے کہا۔

"مولوی صاحب درست فرما رہے ہیں۔ ہم مشروب پی چکے ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ شمولیت اس وقت ہو سکتی ہے جب آپ بھی مشروب پی لیں ورنہ پیئے ہوئے اور بن پیئے ہوئے ایک نہیں ہو سکتے"...... عمران نے کہا تو پوریا بے اختیار ہنس پڑی۔ مولوی صاحب بھی مسکراتے ہوئے واپس مڑ کر اندر چلے گئے۔

"آپ کا اچانک یہاں آنے کا پروگرام کیسے بن گیا۔ آپ مجھے کہتے میں اسی وقت آپ کو ساتھ لے آتی"...... پوریا نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ نیکی کا حصول جس وقت بھی خیال آ جائے کر لینا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کی یہاں آمد بتا رہی ہے کہ آپ مجھے اپنے ساتھ شامل کرنے پر رضامند ہیں پرنس عمران۔ یہ واقعی میرے لئے انتہائی خوش قسمتی ہو گی اور یقین کیجئے میں آپ کے لئے کسی بھی معاملے میں رکاوٹ نہیں بنوں گی"...... پوریا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی کوئی فیصلہ تو نہیں ہوا۔ بہرحال ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے مولوی صاحب واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں مشروب کا گلاس تھا۔

"مجھے دیجئے مولوی صاحب"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو۔ اوہ۔ آپ دوسرا گلاس پینا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے یہ لیجئے۔ میں اور لے آتا ہوں۔ یہ شربت ہم خود اپنے گھر میں تیار کرتے ہیں اس لئے ہمارے پاس اس کی بھاری مقدار ہر وقت تیار رہتی ہے"...... مولوی صاحب نے کہا اور گلاس عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے گلاس لے لیا۔

"ارے۔ اس کی تہہ میں کیا ہے"...... عمران نے چونک کر گلاس کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا تو سب چونک کر گلاس کی طرف اس طرح دیکھنے لگے جیسے واقعی اس میں کچھ ہو۔ عمران بھی اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"ہمیں تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی"...... صفدر نے کہا اور پھر

باری باری تقریباً سب نے ہی اس رائے کا اظہار کر دیا تو عمران نے گلاس نیچے کیا اور اسے اس انداز میں اپنے منہ کے قریب لے گیا جیسے غور سے شربت کی تہہ کو دیکھنا چاہتا ہو ۔ دوسرے لمحے اس نے گلاس میں اس انداز میں پھونک ماری کہ جیسے وہ پھونک کے ذریعے شربت کو ہلا کر چیک کرنا چاہتا ہو ۔

" ہاں ۔ واقعی کچھ نہیں ہے "...... عمران نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گلاس قریب بیٹھی پوریا کی طرف بڑھا دیا ۔

" لیجئے ۔ میں نے تو آپ کے لئے لیا تھا ۔ مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے اندر کوئی تنکا موجود ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" آپ لیجئے ۔ میں دوسرا لے لوں گی "...... پوریا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ارے نہیں ۔ آپ لیجئے ۔ ہم تو ابھی پی چکے ہیں "...... عمران نے کہا ۔

" سوری ۔ یہ میں نہیں پیوں گی "...... پوریا کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا ۔ اسی لمحے مولوی صاحب ایک اور گلاس اٹھائے اندر داخل ہوئے ۔

" یہ مجھے دیجئے "...... پوریا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مولوی صاحب گلاس پوریا کو دیتے عمران نے ان کے ہاتھ سے گلاس لے

اور دوسرے لمحے اس نے دونوں گلاسوں کو ایک دوسرے میں الٹنا پلٹنا شروع کر دیا ۔

" یہ کیا کر رہے ہیں آپ "...... مولوی صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" میں کوشش کر رہا ہوں کہ پوریا کو اپنے ہم خیال اور ہم مشرب گروپ میں شامل کر لوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں گلاس میز پر رکھ دیئے ۔

" اب آپ دونوں گلاس پیئیں ۔ میں نہیں پیوں گی "...... پوریا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا ۔

" ارے بیٹی ۔ کوئی تکلف نہ کرو ۔ پی لو "...... مولوی صاحب نے ایک گلاس اٹھا کر پوریا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔

" نہیں ۔ میں نہیں پیوں گی ۔ سوری ۔ آپ باتیں کریں میں جا رہی ہوں "...... پوریا نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ عمران کے اشارے پر سائیڈ پر بیٹھا ہوا جوزف کسی چیتے کی طرح پوریا کی طرف لپکا اور دوسرے لمحے پوریا چیختی ہوئی اچھل کر فرش پر ایک دھماکے سے جا گری ۔

" یہ ۔ یہ کیا ۔ کیا مطلب "...... مولوی صاحب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" خبردار ۔ اگر معمولی سی بھی حرکت کی تو "...... جوزف نے اس

کی گردن پر اپنا پیر رکھتے ہوئے کہا۔ پوریا نے یکلخت تڑپ کر اٹھنا چاہا
لیکن دوسرے لمحے وہ چیخ مار کر نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔
"جولیا۔ یہ شربت اسے پلاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے
میں کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے میز پر موجود ایک گلاس اٹھایا
اور دوسرے لمحے وہ فرش پر پڑی تڑپتی ہوئی پوریا پر جھپٹ پڑی۔
مولوی صاحب اب اس طرح بت بنے کھڑے تھے جیسے انہیں سکتہ
ہو گیا ہو۔ پوریا نے تڑپ کر اٹھنے اور مشروب نہ پینے کی کوشش کی
لیکن اس کی گردن پر موجود جوزف کا پیر اسے اٹھنے نہ دے رہا تھا۔
اس نے جوزف کے پیر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہٹانے اور اس پر
ضرب لگانے کی بھی کوشش کی لیکن جیسے ہی اس کے ہاتھ اٹھتے
جوزف پیر کو جھٹکا دے دیتا اور پوریا کے ہاتھ نیچے گر جاتے۔ اسی لمحے
جولیا نے اس کا منہ بھینچا اور دوسرے لمحے گلاس میں موجود مشروب
اس نے پوریا کے حلق میں انڈیل دیا۔ جیسے ہی مشروب پوریا کے
حلق سے نیچے اترا پوریا کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا چہرہ بری طرح
بگڑنے لگ گیا اور اس کا جسم اس انداز میں کانپنے لگ گیا جیسے
لاکھوں وولٹیج الیکٹرک کرنٹ اس کے جسم کو کراس کر رہا ہو۔
"پیر ہٹا لو جوزف"...... عمران نے کہا تو جوزف نے پیر ہٹا لیا۔
"یہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اوہ۔ یہ تو کوئی گندی طاقت
ہے۔ یہاں بو پھیل رہی ہے"...... مولوی صاحب نے رک رک کر
اس طرح کہا جیسے حیرت کی وجہ سے ان کے پاس الفاظ کا کوٹہ ہی ختم

ہو گیا ہو۔ ادھر پوریا اب بری طرح تڑپ رہی تھی اور اس کا چہرہ بگڑ
گیا تھا اور آنکھیں ابل کر باہر نکل آئی تھیں۔ پھر اچانک اس کے جسم
کو جھٹکا سا لگا اور وہ ساکت ہو گئی۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور
چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔ کمرے میں واقعی تیز بدبو پھیل گئی
تھی۔
"آپ بیٹھ جائیں مولوی صاحب۔ اب پوریا کے جسم میں موجود
گندی طاقت فرار ہو گئی ہے"...... عمران نے مولوی صاحب سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"گندی طاقت۔ مگر۔ مگر۔ مجھے تو معلوم نہیں ہو سکا۔ کیوں"۔
مولوی صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ نیک آدمی ہیں۔ آپ کسی نسوانی قوت کو کس طرح قریب
سے سونگھ سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مولوی
صاحب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔
"اسے ہوش میں لے آؤ جولیا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے
جھک کر پوریا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند
لمحوں بعد پوریا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے
تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھی کھڑی ہو گئی۔ مولوی صاحب یک
ٹک فرش پر پڑی پوریا کو ہی گھورے چلے جا رہے تھے۔ ان کا چہرہ بتا
رہا تھا کہ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا۔ چند لمحوں بعد پوریا
کراہتی ہوئی اٹھنے لگی تو جولیا نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھنے میں مدد

دی۔

"یہ۔یہ کیا۔کیا مطلب۔یہ میں کہاں ہوں۔تم۔تم کون ہو"...... پوریا نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے بلکہ قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اسے کرسی پر بٹھادو اور مشروب پینے کو دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ویسے ہی کیا۔اس بار پوریا نے خود ہی مشروب پی لیا۔

"تمہارا نام پوریا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ہاں۔مگر تم۔تم کون ہو اور میں یہاں کیسے آئی ہوں۔میں تو اپنے باپ کے پاس گئی تھی۔پھر یہاں کیسے آ گئی"...... پوریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے باپ کا نام کاسرک ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔وہ تلسیائی معبد کے مہا پجاری ہیں۔مگر۔مگر تم بتاتے کیوں نہیں کہ تم لوگ کون ہو اور میں یہاں کیسے پہنچ گئی"۔پوریا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے اندر ایک گندی طاقت گھس گئی تھی۔ہم نے اسے باہر نکال دیا ہے۔اب تم اصل پوریا ہو"...... عمران نے کہا۔

"گندی طاقت۔کیا مطلب۔کون سی گندی طاقت"...... پوریا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم مسلمان ہو یا تلسیائی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تلسیائی ہوں۔مسلمان کیوں ہونے لگی"...... پوریا نے

کہا تو مولوی صاحب کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔تم واپس جا سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"مم۔مم۔مگر میں ہوں کہاں"...... پوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت نیشنل یونیورسٹی کی مسجد کے امام کے گھر میں ہو"...... عمران نے کہا۔

"صفدر۔تم ہوٹل کی ویگن میں اسے چھوڑ آؤ۔اس کا ذہن پوری طرح کام نہیں کر رہا"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... صفدر نے پوریا سے کہا تو پوریا ہونٹ بھینچے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر صفدر اسے ساتھ لے کر باہر چلا گیا۔

"یہ۔یہ کیا ہے۔میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا"...... مولوی حبیب الدین نے کہا۔

"پوریا پر کسی گندی طاقت نے قبضہ کر لیا تھا۔وہ اس انداز میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر سارے کھیل کو ختم کرنا چاہتی تھی"۔عمران نے کہا۔

"لیکن اگر وہ گندی طاقت تھی تو پھر مسلمان کیوں تھی۔وہ کلمہ طیبہ کیسے پڑھ سکتی ہے"...... مولوی صاحب نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔میرا خیال ہے کہ یہ لوگ دھوکہ و فریب کو اپنے دھرم کا حصہ سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ کھیل کھیلا

ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب وہ فرار کیسے ہو گئی۔ آپ نے کیا کیا ہے اور آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... مولوی حبیب الدین نے بچوں کے سے انداز میں پوچھا۔

"میرا ساتھی جوزف ایسے معاملات میں بے حد ہوشیار ہے۔ اس نے شک ظاہر کیا تھا کہ اس پوریا کے اندر کچھ نہ کچھ ہے جس پر میں نے مشروب پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر پھونک مار دی۔ لیکن پوریا کے اندر جو گندی طاقت تھی اسے معلوم ہو گیا اور اس نے مشروب پینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کے انکار سے میں کنفرم ہو گیا۔ چنانچہ ہمیں زبردستی کرنا پڑی اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ گندی روح تھی تو وہ اتنی آسانی سے قابو کیسے آ گئی۔ ایسی طاقتیں تو آسانی سے قابو میں نہیں آیا کرتیں"...... مولوی حبیب الدین نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ جوزف کے سامنے ایسی گندی طاقتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مولوی حبیب الدین نے ایک طویل سانس لیا۔

"یہ میرے لئے واقعی ایک نیا سبق ہے۔ یہ لڑکی میرے پاس آئی اور اس نے کہا کہ وہ گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی ہے اور اب مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ میں نے اسے کلمہ پڑھایا اور پھر اس نے آپ کے

بارے میں بتایا اور کہا کہ وہ آپ کے ساتھ شامل ہو کر عملی جدوجہد کرنا چاہتی ہے۔ میں نے آپ کے بارے میں سنا تو میں نے توجہ کی اور پھر مجھے وہ سب کچھ بتا دیا گیا جو پہلے آپ کو بتایا جا چکا ہے لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ واقعی ایسے معاملات میں مجھ سے بہت آگے ہیں اس لئے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے آپ جیسے صاحبان سے مجھے ملا دیا ہے۔ یہ واقعی میری خوش بختی ہے"...... مولوی حبیب الدین نے بڑے تشکر آمیز لہجے میں کہا۔

"مولوی صاحب۔ آپ روحانی شخصیت ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ آپ نے غیر مسلم کو مسلمان کرنے کے شوق میں اس پر پوری توجہ نہ کی ہو گی لیکن اب آپ برائے مہربانی توجہ کریں اور ہمیں بتائیں کہ اس پوریا کی طرح ہمارے خلاف کافرستانی دھرم رکھنے والوں نے کیا کیا جال بچھا رکھے ہیں"...... عمران نے مولوی حبیب الدین سے مخاطب ہو کر انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے چند منٹ کے لئے اجازت دیں۔ میں آپ کو انشاء اللہ جو کچھ معلوم کر سکا بتا دوں گا"...... مولوی حبیب الدین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اطمینان سے معلوم کریں۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ ہم یہاں آپ کی واپسی کا انتظار کریں گے"...... عمران نے کہا تو مولوی حبیب الدین اٹھے اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ اس کالی ناتھ جزیرے کا رخ کرنے کی

بجائے ادھر ادھر کے معاملات میں الجھ رہے ہیں ۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ میں اس جزیرے پر جانے سے پہلے وہاں کے حالات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہتا ہوں کیونکہ وہاں ہمیں دو طرفہ مقابلہ کرنا ہو گا ۔ شیطانی طاقتوں سے بھی اور سیکورٹی کے تربیت یافتہ افراد سے بھی اور اصل بات یہ ہے کہ پہلے ہم نے شری پدم کو ہلاک کیا تو یہ کالی داس اس کاشام جادو کا مہا گرو بن گیا ۔ اب ایسا نہ ہو کہ ہم کالی داس کو ہلاک کریں تو کوئی اور اس کا مہا گرو بن جائے ۔ ہمارا اصل مقصد بہرحال اس کاشام جادو کا خاتمہ ہے اور اس کا کوئی لائحہ عمل ہمارے سامنے نہیں ہے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مولوی صاحب یہ لائحہ عمل بتا سکیں گے "...... جولیا نے کہا۔

" دیکھو ۔ ویسے مجھے سید چراغ شاہ صاحب سے پوچھنا یاد نہیں رہا وہ یقیناً بتا دیتے "...... عمران نے کہا۔

" تو اب وہاں فون کر کے معلوم کر لیں "...... صفدر نے کہا۔

" پہلے مولوی صاحب کی بات سن لیں پھر ضرورت پڑی تو فون کر لوں گا "...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی مولوی صاحب واپس آئے تو ان کا چہرہ قندھاری انار کی طرح سرخ ہو رہا تھا وہ کرسی پر بیٹھ کر چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لیتے رہے اور پھر

آہستہ آہستہ ان کا چہرہ نارمل ہوتا چلا گیا۔

" آپ کو تکلیف ہوئی ہے ۔ میں معذرت خواہ ہوں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ تکلیف کیسی ۔ یہ تو نیکی کا کام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے مجھے یہ کام کرنے کی توفیق بخشی ہے ۔ بہرحال میں نے جو کچھ معلوم کیا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں ۔ آپ سب کے بارے میں جزیرے کے بڑے پجاری کالی داس کو علم ہو چکا ہے ۔ یہاں اس کا کنگ گروپ ہے جو ایئر پورٹ سے لے کر سب جگہوں کی نگرانی کر رہا ہے جبکہ وہاں جزیرے پر اس کے نائب سیکورٹی انچارج پچھوگا کو الرٹ کر دیا گیا ہے اور جزیرے کی دور دور تک نگرانی ہو رہی ہے ۔ آسمان سے کوئی ہیلی کاپٹر گزرے گا تو وہ اسے فضا میں ہی اڑا دیں گے اور کوئی جہاز، اسٹیمر یا لانچ ادھر جائے گی تو اسے بھی سمندر میں ہی تباہ کر دیا جائے گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں جزیرے پر کوئی بندی خانہ ہے سیاہ رنگ کا جو شیطانی طاقتوں کا گڑھ ہے اور اسے کالا بندی خانہ کہا جاتا ہے اور آپ کو وہاں قید کر کے ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے کیونکہ اس شیطانی گڑھ میں آپ کو روشنی کی کسی طاقت کی مدد یا راہنمائی نہیں مل سکتی ۔ اس بندی خانے کی دیواریں، فرش اور چھت کو سور کے خون سے پینٹ کیا جاتا ہے "...... مولوی حبیب الدین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے

تھے کیونکہ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ بظاہر ایک عام سے امام مسجد نظر آنے والے مولوی حبیب الدین ایسا روحانی مقام بھی رکھتے ہوں گے کہ یہ ساری تفصیل گھر بیٹھے بیٹھے معلوم کر لیں گے۔

"اس کاشام جادو کے خاتمے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کاشام جادو کی شکتیاں روحانی حصار میں قید ہیں۔ ان کی طاقتیں اس روحانی حصار کی وجہ سے انتہائی کمزور ہیں لیکن اس کے باوجود یہ عام شکتیوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ کاشام جادو صدیوں پرانا جادو ہے جسے دوبارہ مسلمانوں کے خلاف زندہ کیا گیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی شکتی کا نام کشاپی ہے۔ کاشام جادو کی تمام شکتیاں ناپاک اور نجس جانوروں کے خون سے بنی ہوئی ہیں اور ان کی خوراک بھی ناپاک اور نجس جانوروں کا خون ہی ہے اس لئے یہ بے حد طاقتور شیطانی طاقتیں ہیں۔ ان کا خاتمہ تو صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ کشاپی کو قابو کر لیں اور پھر انتہائی تیز تیزاب سے بھرا ہوا بہت بڑا گڑھا تیار کرائیں اور کشاپی سمیت کاشام جادو کی تمام طاقتوں کو اس میں ڈال دیں۔ اس طرح یہ سب شکتیاں مکمل طور پر اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائیں گی"...... مولوی حبیب الدین نے کہا۔

"لیکن صدیوں پہلے اس کو زمین میں کیوں دفن کیا گیا تھا۔ اس وقت انہیں اس انداز میں کیوں ہلاک نہیں کیا گیا"...... عمران نے پوچھا۔

"جن شخصیات نے یہ کام کیا تھا وہ صرف روحانی شخصیتیں تھیں۔ انہوں نے تمام کارروائی اپنی روحانی طاقتوں کے ذریعے کی تھی جبکہ آپ اس کے ساتھ ساتھ عملی آدمی ہیں اور آپ یہ کام کر سکتے ہیں"۔ مولوی حبیب الدین نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تیزاب کے ذریعے ان طاقتوں کو فنا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن انتہائی طاقتور تیزاب سے۔ عام تیزاب سے نہیں"...... مولوی حبیب الدین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیں اور ہمارے حق میں دعا کرتے رہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو"...... مولوی حبیب الدین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک بات اور بتا دوں کہ یہ لوگ جو آپ کی نگرانی کر رہے ہیں یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور یہ کسی بھی وقت نگرانی کی بجائے آپ کے خلاف حرکت میں آ سکتے ہیں اس لئے ان سے بچنا آپ کے لئے بے حد ضروری ہے"...... مولوی حبیب الدین نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم خیال رکھیں گے"...... عمران نے کہا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ویگن میں سوار واپس ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"پوریا کو کہاں چھوڑا ہے تم نے"...... عمران نے صفدر سے پوچھا جو اس دوران پوریا کو چھوڑ کر واپس آگیا تھا۔

"یونیورسٹی سے باہر ایک ٹیکسی اسٹینڈ پر وہ ڈراپ ہو گئی تھی"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے ان کنگز سے نمٹ لینا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر ویگن ڈرائیور سے مخاطب ہو گیا جو ہوٹل کا ملازم تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے ڈرائیور سے پوچھا۔

"جناب میرا نام مارگ ہے"...... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کسی غنڈے یا بدمعاش جس کا نام کنگ ہے اسے جانتے ہو"۔ عمران نے کہا تو مارگ بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ یہاں سب اسے جانتے ہیں۔ انتہائی خوفناک لوگ ہیں۔ قاتل، ظالم، سفاک اور انتہائی چھٹے ہوئے بدمعاش اور غنڈے ہیں"...... مارگ نے جواب دیا۔

"ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کا یہاں سب سے بڑا اڈا کنگ کلب ہے۔ باقی ان کے آدمی پورے دارالحکومت میں پھیلے ہوئے ہیں"...... مارگ نے جواب دیا

"ٹھیک ہے۔ تم ہمیں کنگ کلب کے سامنے ڈراپ کر دو ہم خود ہی واپس ہوٹل آجائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ آپ وہاں نہ جائیں تو بہتر ہے۔ وہاں تو آدمی کو مکھی کی طرح مسل دیا جاتا ہے اور آپ کے ساتھ تو ایک خاتون بھی ہے"...... مارگ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ کنگ سے ہماری ملاقات طے ہے"۔ عمران نے کہا تو مارگ مزید کچھ کہتے کہتے رک گیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد گنجان آباد علاقے کی ایک سڑک پر مارگ نے جا کر ویگن روک دی۔

"جناب۔ وہاں غنڈے ویگن پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ دائیں ہاتھ پر جو سڑک جا رہی ہے اس پر کنگ کلب ہے"...... مارگ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ویگن سے اتر گیا اس کے ساتھی بھی ویگن سے باہر آگئے اور مارگ ویگن کو تیزی سے آگے لے گیا۔

"عمران صاحب۔ ہمارے پاس اسلحہ تو نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اسلحے کی ضرورت پڑی تو وہیں سے لے لیں گے۔ آؤ"۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"ہماری نگرانی ہو رہی ہے اس لئے لامحالہ ہمارے یہاں آنے کی اطلاع اس کنگ کو بھی مل جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"مل جائے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم نگرانی کو اب تک چیک نہیں کر سکے۔ اس کی وجہ"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے مشینی نگرانی کی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سڑک پر پہنچ کر وہ دو منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ گئے جس پر کنگ کلب کا جہازی سائز کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ کلب کا دروازہ شیشے کا تھا اور بند تھا۔ باہر دو مسلح غنڈے موجود تھے جن کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

"آؤ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کس سے ملنا ہے تمہیں"...... ایک دربان نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"کنگ سے۔ اس نے ہمیں وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے اس سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا تو دربان تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس میں غنڈوں اور بدمعاشوں کا ڈیرہ تھا۔ ہال میں عورتیں بھی موجود تھیں لیکن ان کا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی دو آدمی ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر پورا ہال چونک پڑا لیکن نہ ہی انہوں نے ان پر کوئی آواز اٹھائی اور نہ ہی کوئی اور حرکت کی۔ البتہ ان کی نظریں جولیا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے

چمٹ جاتا ہے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے بارعب لہجے میں کہا۔

"راٹھور۔ تم کون ہو اور کیوں آئے ہو"...... اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کنگ نے ہمیں بلایا ہے۔ ہمارا تعلق راشٹر سے ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ اوپر چلے جاؤ۔ چیف آفس میں ہے"...... راٹھور نے اس بار قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بغیر کچھ کہے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئے جہاں راہداری میں چار مسلح غنڈے موجود تھے۔ ان کے پاس مشین گنیں تھیں اور راہداری میں ایک بند دروازہ نظر آ رہا تھا۔

"ہماری ملاقات کنگ سے طے ہے اور ہمیں راٹھور نے اوپر بھیجا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جاؤ"...... ایک غنڈے نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں جولیا پر جمی ہوئی تھیں اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سمجھ گیا ہے کہ کنگ نے انہیں اس لڑکی کی وجہ سے بلایا ہے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے بند دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ عمران اندر داخل ہوا تو ایک خاصا بڑا آفس تھا جس کی بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری لیکن ورزشی جسم کا

آدمی موجود تھا ۔ وہ فون پر بات کر رہا تھا ۔ اچانک دروازہ کھلنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہونے پر وہ بے اختیار چونک پڑا ۔ اس نے جلدی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور ہونٹ بھینچ کر انہیں غور سے دیکھنے لگا ۔

" تمہارا نام پہلے تو سیوک تھا ۔ یہ کنگ کب سے بن گئے ہو " ۔ اچانک عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور آنکھیں پھیل سی گئی تھیں ۔

" یہ ۔ یہ آواز ۔ اور لہجہ ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ آپ پرنس عمران تو نہیں ہیں "...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" ہاں ۔ میں علی عمران ہوں ۔ بیٹھو ۔ اگر میں تمہیں پہچان نہ لیتا تو اب تک تم کنگ شپ سے معزول ہو کر کسی گٹر کی تہہ میں پڑے نظر آ رہے ہوتے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کنگ نے ایک طویل سانس لیا ۔

" اوہ ۔ تو آپ کام کر رہے ہیں گریٹ کنگ کے خلاف ۔ اوہ ۔ اوہ ویری بیڈ ۔ میرے خیال میں بھی نہ تھا کہ آپ ہوں گے ورنہ " ۔ کنگ نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا ۔ وہ اب کرسی پر بیٹھ چکا تھا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے ۔

" ورنہ کیا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ورنہ میں گریٹ کنگ سے صاف کہہ دیتا کہ وہ آپ کے راستے میں رکاوٹ نہ بنے "...... کنگ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا ۔

" تمہارا مطلب گریٹ کنگ سے کالی داس ہے "...... عمران نے کہا ۔

" ہاں ۔ وہی گریٹ کنگ ہے ۔ میں اس کا نمبر ٹو ہوں ۔ کرنل فریدی کے کافرستان سے جانے کے بعد میں نے بھی بلیک فورس سے استعفیٰ دے دیا تھا ۔ کرنل فریدی کے ساتھ کام کرنے کے بعد کسی دوسرے کے ساتھ کم از کم میں کام ہی نہیں کر سکتا تھا اور پھر میں نے ایک کلب خرید لیا ۔ چونکہ کلب لائن ہوتی ہی ایسی ہے کہ اس میں دوسروں پر رعب رکھنے کے لئے سب کچھ کرنا پڑتا ہے اس لئے مجھے بھی وہ سب کچھ کرنا پڑا اور پھر میں کنگ گروپ میں شامل ہو گیا کیونکہ اس گروپ کی یہاں دارالحکومت کی انڈر ورلڈ میں سب پر دہشت چھائی ہوئی ہے اور پھر میری مخصوص کارکردگی سے خوش ہو کر کالی داس نے مجھے کنگ ون بنا دیا "...... کنگ نے از خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" تمہارے آدمیوں نے ہمارے بارے میں کیا بتایا ہے تمہیں " ۔ عمران نے کہا ۔

" آپ کی سرا سکس مشین کے ذریعے دور سے نگرانی کی جاتی رہی ہے ۔ آپ سے ہوٹل میں ملنے کے لئے تلسیائی فرقے کے مہا پجاری کی

بیٹی پوریا گئی اور پھر آپ نیشنل یونیورسٹی کے امام مسجد سے جا کر ملے ۔ پوریا بھی وہاں پہنچ گئی اور اس کے بعد پوریا واپس چلی گئی اور آپ وہاں سے براہ راست یہاں آ گئے ۔ ابھی آپ کے بارے میں ہی فون پر اطلاع تھی کہ آپ کنگ کلب میں داخل ہوئے ہیں"۔ کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں صرف نگرانی کا ہی حکم دیا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ۔ چیف کالی داس نے صرف نگرانی کا ہی حکم دیا تھا ۔ گو میں نے اسے کہا تھا کہ ہم آسانی سے آپ کا خاتمہ کر سکتے ہیں لیکن کالی داس نے کہا کہ ابھی صرف نگرانی کی جائے ۔ اگر ضرورت پڑی تو ہلاکت کا حکم بھی دیا جا سکتا ہے"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اب تک کیا رپورٹ دی ہے کالی داس کو"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے کہا تھا کہ کوئی خاص بات ہو تو رپورٹ دی جائے ورنہ نہیں اور چونکہ ابھی تک کوئی خاص بات نہ ہوئی تھی اس لئے میں نے کوئی رپورٹ نہیں دی"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے خیال میں خاص بات کیا ہو سکتی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ نے کالی ناتھ جانے کے لئے کوشش کی ہے ۔ کسی

سے رابطہ کیا ہے کیونکہ کالی داس کا اصل مقصد آپ کو کالی ناتھ جزیرے پر پہنچنے سے روکنا ہے اور اس نے اس سلسلے میں انتظامات بھی کر رکھے ہیں"...... کنگ نے جواب دیا۔

"کیا انتظامات ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے واقعی معلوم نہیں ہے ۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ انتظامات کئے گئے ہیں ورنہ میں کم از کم آپ سے نہ چھپاتا"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم یہ بتاؤ کہ ہمارے بارے میں تم اب مزید کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں میں کرنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ کالی داس تو نہیں جانتا لیکن میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں ۔ آپ کے راستے میں آنے کا صاف مطلب مکمل تباہی ہے"...... کنگ نے جواب دیا۔

"تم بے شک کام کرتے رہو ۔ اسے رپورٹیں بھی دیتے رہو لیکن ہمارے کام میں مداخلت مت کرو ۔ ہمارا یہاں کوئی مشن نہیں ہے ہم نے بہر حال کالی ناتھ جانا ہے اس لئے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں کرتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ کیا کالی داس نے کوئی ایسا اقدام کیا ہے کہ سیکرٹ سروس کو اس طرح اس کے خلاف میدان میں اترنا پڑا"۔ کنگ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ معاملہ سیکرٹ سروس کا نہیں ہے اور نہ ہی میرے ساتھیوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ یہ خیر و شر کی آویزش کا معاملہ ہے"۔ عمران نے کہا تو کنگ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"خیر و شر کی آویزش۔ کیا مطلب"...... کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نیکی اور بدی کے درمیان مقابلہ۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کالی داس نے ایک ایسے جادو پر قبضہ کر لیا ہے جس کی شیطانی طاقتوں کے ذریعے وہ پوری دنیا میں مسلمانوں کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ اس جادو کی طاقتوں کو فی الحال روحانی حصار کے ذریعے ایک جگہ قید کر دیا گیا ہے لیکن اس حصار کی مدت میں دس بارہ روز باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے بعد یہ طاقتیں آزاد ہو جائیں گی اور یہ شیطانی طاقتیں اس وقت کالی ناتھ جزیرے میں موجود ہیں اور کالی ناتھ ان کا مہا گرو بن چکا ہے۔ ہم نے روحانی حصار کی مدت مکمل ہونے سے پہلے اس کاشام جادو اور اس کی شیطانی طاقتوں کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو کنگ حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھتا رہ گیا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ کس طرح ان طاقتوں کا خاتمہ کریں گے۔ کیا مشین گنوں سے یا بموں سے"...... کنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ انسان نہیں ہیں کہ اس انداز میں ہلاک ہو سکیں۔ ان کے لئے خصوصی طریقے ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ علیحدہ بحث ہے۔ پہلے ہم نے اس کالی ناتھ جزیرے پر پہنچ کر تمہارے گریٹ کنگ کالی داس کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے بعد اس کاشام جادو کی طاقتوں کا۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے تمہیں یہ ساری تفصیل اس لئے بتا دی ہے کہ ہم نے تو بہرحال اپنا مشن مکمل کر کے واپس چلے جانا ہے اور تم نے یہیں رہنا ہے اس لئے کھل کر بات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ کالی داس کا خاتمہ کر دیں تو میں خود گریٹ کنگ بن جاؤں گا لیکن کالی داس عام آدمی نہیں ہے۔ وہ کالی دیوی کا مہا پجاری ہے اور تربیت یافتہ بھی ہے اور اس نے کالی ناتھ جزیرے پر باقاعدہ تربیت یافتہ اور مسلح افراد بھی رکھے ہوئے ہیں۔ وہاں چاروں طرف واچ ٹاورز بھی ہیں جن پر انتہائی جدید ترین اسلحہ بردار بھی موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی سائنسی حفاظتی حربے بھی وہاں نصب کر رکھے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بطور مہان پجاری انتہائی طاقتور شکتیوں کا آقا بھی ہے کیونکہ ہمارے دھرم میں کالی دیوی کی شکتیاں انتہائی طاقتور اور خوفناک سمجھی جاتی ہیں اس لئے آپ کیا کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام آپ کی بجائے آپ کے دھرم کی ایسی ہی طاقتوں کو کرنا چاہئے جیسی طاقتیں کالی داس کے پاس ہیں"...... کنگ نے کہا۔

"تم اسے چھوڑو۔ یہ ہمارا کام ہے۔ تم اپنی بات کرو"۔ عمران نے کہا۔

"آپ جیسے حکم دیں۔ میں ویسے ہی کروں گا"...... کنگ نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تم بے شک نگرانی جاری رکھو۔ کالی داس کو بھی اطلاع دے دینا۔ لیکن تم خاموشی سے ہمارا اتنا کام کر دو کہ خصوصی غوطہ خوری کے لباس، خصوصی ساخت کا اسلحہ اور ایک موٹر لانچ کسی نامعلوم گھاٹ پر پہنچا دو اور بس"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو معمولی کام ہیں۔ ہو جائیں گے لیکن اس لانچ کے بارے میں کیا میں کالی داس کو اطلاع دے سکتا ہوں"...... کنگ نے کہا۔

"بے شک دے دینا اور بے شک لانچ کی تفصیل بھی بتا دینا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس طرح آپ اور آپ کے ساتھی یقینی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے"...... کنگ نے کہا۔

"ہمارا ایمان ہے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہے اس لئے تم ہماری فکر مت کرو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... کنگ نے جواب دیا۔

"اگر تمہارے ساتھیوں نے کالی داس کو اطلاع دے دی کہ ہم یہاں آکر تم سے ملے ہیں تو پھر تم کیا جواب دو گے"...... عمران نے

کہا۔

"سوائے میرے اور کسی کا رابطہ کالی داس سے نہیں ہے"۔ کنگ نے جواب دیا۔

"اگر اس کی شکتیوں نے اسے اطلاع دے دی تو پھر"۔ عمران نے کہا۔

"ایسا بھی نہیں ہو گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ شکتیاں دریا اور سمندر اس وقت تک کراس نہیں کر سکتیں جب تک انہیں کوئی بڑی بھینٹ نہ دی جائے اور یہ بھینٹ اتنی بڑی ہو سکتی ہے کہ کالی داس وہاں جزیرے پر اس کا متحمل نہیں ہو سکتا اسی لئے تو اس نے یہاں نگرانی کا کام ہمارے ذمے لگایا ہے ورنہ یہ کام وہ باآسانی اپنی شکتیوں سے بھی کرا سکتا تھا"...... کنگ نے کہا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں یہ انتظامات کرنے میں کتنی دیر لگے گی"...... عمران نے پوچھا۔

"تین چار گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ اسلحہ اور سامان کی لسٹ آپ دے دیں۔ باقی لانچ کا انتظام میں خود کر لوں گا"...... کنگ نے کہا۔

"تمہارے پاس کوئی ایسی رہائش گاہ ہے جس کا علم صرف تمہیں ہو۔ تمہارے آدمیوں کو نہ ہو۔ میرا مطلب ہے کہ تمہارے آدمیوں کو یہ علم نہ ہو کہ یہ رہائش گاہ تمہاری ملکیت ہے"...... عمران نے

کہا۔

" نہیں ۔ ایسی کوئی رہائش گاہ نہیں ہے لیکن آپ ایسا کریں کہ یہاں سے باہر جا کر رائل سٹیٹ سروس کو فون کر دیں ۔ اس کا جنرل مینجر نریما داس راؤ ہے ۔ میں اسے فون کر دوں گا ۔ آپ نے اپنا نام پرنس بتانا ہے ۔ وہ آپ کو رہائش گاہ، کاریں اور جیپ وغیرہ مہیا کر دے گا اور اس طرح کسی کو شک نہیں ہو گا کہ میں نے خود اپنی رہائش گاہ دی ہے ۔

" اس کا فون نمبر بتاؤ "...... عمران نے کہا تو کنگ نے فون نمبر بتا دیا۔

" اوکے ۔ کاغذ دو تا کہ میں سامان کی لسٹ بنا دوں "...... عمران نے کہا۔

" میں منگواتا ہوں ۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے "...... کنگ نے کہا۔

" کچھ نہیں ۔ صرف کاغذ منگوا لو "...... عمران نے کہا تو کنگ نے سر ہلاتے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر کسی کو ایک فل سائز کا سادہ کاغذ لے کر آنے کا کہہ دیا اور پھر رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں فل سائز کا ایک سادہ کاغذ تھا جو اس نے کنگ کے سامنے رکھ دیا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اب تم جاؤ "...... کنگ نے کہا تو وہ نوجوان تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا ۔ کنگ نے کاغذ عمران کی طرف

بڑھایا اور خود فون کا رسیور اٹھا کر وہ رائل اسٹیٹ سروس کے جنرل مینجر سے بات کرنے میں مصروف ہو گیا اور عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر لسٹ بنانا شروع کر دی ۔ لسٹ تیار کر کے اس نے کاغذ کنگ کی طرف بڑھا دیا جو اب فون سے فارغ ہو چکا تھا ۔

" ٹھیک ہے ۔ یہ سامان اس رہائش گاہ پر پہنچ جائے گا ۔ آپ مجھے یہاں فون کر کے رہائش گاہ کی تفصیل بتا دیں گے "...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا خصوصی فون نمبر بھی بتا دیا۔

کالی داس اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے وائرلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کالی داس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کالی داس بول رہا ہوں"...... کالی داس نے تحکمانہ لہجے میں کہا

"کنگ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کنگ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات"...... کالی داس نے چونک کر کہا۔

"چیف۔ آپ کو رپورٹ دینی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کاگرو گھاٹ سے ایک جدید موٹر لانچ کے ذریعے کالی ناتھ کے لئے روانہ ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کالی داس چونک پڑا۔

"یہ لانچ انہوں نے کہاں سے حاصل کی ہے"...... کالی داس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ نگرانی کے دوران وہ اچانک ایک اسٹیشن ویگن کے ذریعے کاگرو گھاٹ پہنچے۔ وہاں پہلے سے یہ لانچ موجود تھی اور وہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔ وہ سب لوگ لانچ میں سوار ہو کر چلے گئے اور ان کا رخ کالی ناتھ جزیرے کی طرف ہی بتایا گیا ہے۔ اسٹیشن ویگن انہوں نے مارکیٹ سے باقاعدہ ہائر کی تھی"۔ کنگ نے جواب دیا۔

"اس لانچ کی کیا تفصیل ہے"...... کالی داس نے پوچھا تو کنگ نے پوری تفصیل بتا دی۔

"وہ اس دوران کیا کرتے رہے ہیں وہاں"...... کالی داس نے پوچھا۔

"چیف۔ وہ ہوٹل گرانڈ میں رہے ہیں۔ وہاں ان سے تلسیائی فرقے کے مہاپجاری کاسرک کی بیٹی پوریا نے ملاقات کی اور اس کے بعد وہ ہوٹل کی ویگن میں نیشنل یونیورسٹی گئے اور وہاں کے امام مسجد سے ملے۔ پوریا بھی وہاں گئی لیکن پھر ان کا ایک ساتھی پوریا کو ٹیکسی اسٹینڈ پر چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ اس کے بعد یہ لوگ واپس ہوٹل گئے۔ انہوں نے کمرے چھوڑ دیئے اور رمیش کالونی کی ایک کوٹھی میں شفٹ ہو گئے اور پھر اس کوٹھی سے نکل کر وہ مین مارکیٹ ٹیکسیوں کے ذریعے پہنچے۔ وہاں انہوں نے ٹیکسیاں چھوڑ دیں اور

ایک اسٹیشن ویگن ہائر کر کے وہ کاگرو گھاٹ پہنچے جہاں لانچ موجود تھی اور وہ لانچ میں سوار ہو کر کالی ناتھ کی طرف بڑھ گئے" ۔ کنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کی تعداد اور حلیئے کیا ہیں" ...... کالی داس نے کہا۔

"ایک عورت اور چار مرد ہیں ۔ ایک مرد دیو ہیکل حبشی ہے جبکہ باقی مقامی افراد لگتے ہیں" ...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ...... کالی داس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ بچھوگا سپیکنگ" ...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کالی داس بول رہا ہوں" ...... کالی داس نے کہا۔

"یس چیف" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیائی دشمن ایک موٹر لانچ کے ذریعے کالی ناتھ پہنچنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں ۔ لانچ کی تفصیل سن لو اور تمام واچ ٹاورز کو الرٹ کر دو ۔ اس لانچ کو سمندر کے اندر ہی ہٹ ہو جانا چاہئے" ۔ کالی داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لانچ کی تفصیل بتا دی۔

"یس باس ۔ ان پر سپر میگا میزائل فائر کر دوں گا اور ان کے ریزے تک فضا میں بکھر جائیں گے" ...... بچھوگا نے کہا۔

"جو مرضی آئے کرو ۔ انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے" ۔ کالی داس نے کہا۔

"یس چیف" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیسے ہی یہ کام ہو تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے" ...... کالی داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اسے معلوم تھا کہ لانچ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر سپر میگا میزائل کی فائرنگ رینج میں آجائے گی اور چونکہ یہ گنیں چاروں واچ ٹاورز پر موجود تھیں اس لئے وہ چاہے کسی بھی طرف سے کالی ناتھ آئیں گے لازماً ہٹ ہو جائیں گے اور چونکہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا کہ ان کی دارالحکومت میں نگرانی ہوتی رہی ہے اور یہاں ان کے پاس ان کی مکمل تفصیل بھی پہنچ چکی ہے اس لئے وہ اطمینان سے آ رہے ہوں گے اور اس اطمینان کی وجہ سے ہٹ بھی ہو جائیں گے اس لئے وہ بھی اب مطمئن ہو گیا تھا ۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کالی داس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... کالی داس نے کہا۔

"بچھوگا بول رہا ہوں چیف" ...... دوسری طرف سے بچھوگا کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا ہوا" ...... کالی داس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے چیف ۔ لانچ مغرب کی طرف سے رینج میں داخل ہوئی تو سپر میگا میزائل فائر کر دیا گیا اور لانچ

سمیت ان سب کے ریزے فضا میں بکھر گئے"...... پھوگا نے جواب دیا۔

"کیا لانچ کو اچھی طرح چیک کر لیا گیا تھا"...... کالی داس نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن یہ لوگ ڈاج دینے کے لئے لانچ کے نچلے کیبن میں چھپے ہوئے تھے۔ لانچ کو انہوں نے آٹو کنٹرول کر رکھا تھا"۔ پھوگا نے کہا تو کالی داس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ وہ کیبن میں تھے"...... کالی داس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے چیف۔ وہ اور کہاں جا سکتے ہیں"...... پھوگا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... کالی داس نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر دروازے کی طرف پھونک ماری تو باہر سے ایسی چیخ سنائی دی جیسے کوئی ذبح ہوتے ہوئے چیختا ہے۔ پھر یکلخت کمرے میں ایک اونچے قد اور سرخ رنگ کا لنگور داخل ہوا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ یکلخت زمین پر اس طرح لوٹنے لگا جیسے اسے گولی مار دی گئی ہو لیکن چند لمحوں بعد وہاں لنگور کی بجائے ایک چھوٹے قد کا آدمی کھڑا تھا جس کا چہرہ لمبوترا سا تھا اور سر تکونی تھا۔ اس کے سر کا درمیانی حصہ کسی نوک کی طرح اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک

تھی۔ اس کے ہاتھ اس کے گھٹنوں سے بھی نیچے تک لٹک رہے تھے۔

"کومبو حاضر ہے آقا"...... اس آدمی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے دشمن لانچ پر کالی ناتھ آ رہے تھے۔ اس لانچ کو ہمارے آدمیوں نے تباہ کر دیا لیکن یہ لوگ لانچ کے اوپر نہیں تھے۔ تم ماضی میں دیکھ سکتے ہو۔ دیکھ کر بتاؤ کہ یہ لوگ اس وقت لانچ میں تھے یا نہیں جب لانچ تباہ ہوئی اور اگر نہیں تھے تو کہاں تھے اور اگر وہ بچ گئے ہیں تو اب کہاں ہیں"...... کالی داس نے سخت لہجے میں کہا۔

"بھینٹ دے دو آقا۔ بھینٹ دے دو۔ پھر کومبو سب کچھ بتا دے گا"...... اس آدمی نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"بھینٹ بھی مل جائے گی۔ پہلے میرے حکم کی تعمیل کرو ورنہ ابھی فنا کر دوں گا"...... کالی داس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا آقا۔ رکیں میں ابھی دیکھتا ہوں آقا"...... اس آدمی نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"آقا۔ جب لانچ تباہ ہوئی تھی تو وہ خالی تھی۔ یہ لوگ اس میں موجود نہیں تھے"...... کومبو نے کہا تو کالی داس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کہاں تھے وہ"...... کالی داس نے کہا۔

"آقا۔ وہ پانی میں تھے۔ بڑی بڑی مچھلیوں کی طرح پانی کے نیچے

تیر رہے تھے اور یہ کومبو ہی ہے آقا کہ جس نے انہیں پانی میں دیکھ لیا ورنہ اور کوئی پانی میں نہیں جھانک سکتا"...... کومبو نے جواب دیا۔

"اب وہ کہاں ہیں"...... کالی داس نے پوچھا۔

"آقا۔ مجھے دوبارہ دیکھنا ہو گا اور آقا آپ کو دوسری بھینٹ بھی دینا ہو گی"...... کومبو نے کہا۔

"مل جائے گی۔ تم دیکھ کر بتاؤ"...... کالی داس نے تیز لہجے میں کہا تو کومبو نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"آقا۔ وہ اب پانی میں نہیں ہیں بلکہ کہیں چلے گئے ہیں"۔ کومبو نے کہا۔

"کہاں چلے گئے ہیں"...... کالی داس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو کومبو نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"آقا۔ وہ نہ آسمان پر ہیں اور نہ سمندر میں اور نہ ہی کالی ناتھ پر۔ میں نے دیکھ لیا ہے آقا"...... کومبو نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"وہ کہاں غائب ہو سکتے ہیں۔ چار بھینٹیں اور لے لینا لیکن انہیں ہر قیمت پر تلاش کرو"...... کالی داس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آقا کی جے۔ میں ابھی تلاش کرتا ہوں انہیں آقا"...... کومبو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس بار وہ کافی دیر تک آنکھیں بند کئے کھڑا رہا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"آقا۔ میں نے انہیں تلاش کر لیا ہے۔ وہ جزیرے کے نچلے حصے میں ہیں۔ ایک غار بنا حصے میں جہاں پانی بھی ہے اور زمین بھی"۔ کومبو نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ تیرتے ہوئے جزیرے پر پہنچ چکے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور جا کر اپنی بھینٹیں لے لو"...... کالی داس نے کہا تو وہ آدمی زمین پر گرا اور چند لمحے لوٹ پوٹ ہو کر وہ دوبارہ لنگور بن گیا اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ کالی داس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بچھوگا بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بچھوگا کی آواز سنائی دی۔

"کالی داس بول رہا ہوں۔ تم نے خالی لانچ تباہ کر دی ہے۔ وہ لوگ پہلے ہی پانی کے اندر کود چکے تھے اور اب وہ پانی کے اندر سے تیرتے ہوئے جزیرے کے نیچے کسی کھائی میں موجود ہیں"...... کالی داس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ چیف۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ وہ نیچے کیبن میں ہوں گے کیونکہ لانچ پوری رفتار سے چل رہی تھی"...... بچھوگا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں تلاش کرو اور ان کا خاتمہ کر دو"...... کالی داس نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ یہ لازماً سطح پر آئیں گے میں چاروں طرف مکمل نگرانی کا

حکم میں دے دیتا ہوں ۔ جیسے ہی یہ جزیرے پر نمودار ہوئے ان پر گولیوں کی بارش کر دی جائے گی ۔ ویسے تو جزیرے کے نیچے بے شمار کریک اور کھائیاں ہیں "...... پھوگا نے کہا ۔

"ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ پورے جزیرے کے ساحلوں کی سخت نگرانی کراؤ ۔ انہیں کسی صورت بچ کر آگے نہیں بڑھنا چاہیے "...... کالی داس نے چیختے ہوئے کہا ۔

"حکم کی تعمیل ہو گی چیف "...... پھوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"جیسے ہی یہ لوگ لاشوں میں تبدیل ہوں تم نے مجھے اطلاع دینی ہے ۔ فوراً "...... کالی داس نے کہا ۔

"یس چیف "...... پھوگا نے کہا تو کالی داس نے رسیور رکھ دیا ۔ وہ ہونٹ بھینچے کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا اور پھر اس طرح چونک پڑا جیسے کسی خاص نتیجے پر پہنچ گیا ہو ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بائیں ہاتھ کی مٹھی بھینچی اور اسے ہوا میں عجیب انداز میں لہرا کر اس نے اسے زور سے میز پر مارا تو دوسرے لمحے سائیں سائیں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازے سے ایک چمگادڑ پھڑپھڑاتا ہوا اندر آکر فرش پر گر کر ساکت ہو گیا ۔

"حکم آقا "...... چمگادڑ کے منہ سے باریک سی چیختی ہوئی انسانی آواز سنائی دی ۔

"ہمارے دشمن جزیرے کے نیچے کسی کھائی میں ہیں ۔ اجنبی

لوگ ہیں ۔ ایک عورت اور چار مرد ۔ اب وہ جزیرے کے اوپر آئیں گے ۔ تم پورے جزیرے پر نگاہ رکھو اور اگر یہ پھوگا اور اس کے آدمیوں کے ہاتھوں مارے جائیں تو فوراً واپس آکر مجھے اطلاع دو "۔ کالی داس نے کہا ۔

"انہیں زمین پر دیکھنا ہے آقا یا آسمان پر "...... چمگادڑ نے پوچھا ۔

"زمین پر ۔ آسمان پر وہ کیسے پہنچ جائیں گے "...... کالی داس نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا "...... چمگادڑ نے کہا اور پھر پھڑپھڑاتا ہوا اڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا ۔

"وہ واقعی انتہائی شاطر لوگ ہیں ۔ اگر کومبوا انہیں دیکھ نہ لیتا تو ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے اور پھر وہ ہمارے سروں پر پہنچ جاتے "۔ کالی داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکال کر میز پر رکھ دی اور پھر دراز بند کر کے اس نے بوتل اٹھا کر کھولی اور اسے منہ سے لگا لیا

عمران اپنے ساتھیوں سمیت غوطہ خوری کا لباس پہنے اس وقت جزیرے کے نچلے حصے میں موجود ایک کھائی میں موجود تھا۔ انہوں نے جزیرہ نظر آتے ہی لانچ روک کر غوطہ خوری کے لباس پہن لئے تھے اور پھر عمران کے حکم پر لانچ کو آٹو کنٹرول کر کے سٹارٹ کیا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے پانی میں اتر گئے جبکہ لانچ تیزی سے آٹو کنٹرول کے ذریعے چلتی ہوئی جزیرے کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن ابھی وہ ذرا سی گہرائی میں ہی پہنچے تھے کہ انہیں پانی میں پیدا ہونے والی خوفناک ہلچل سے معلوم ہو گیا کہ لانچ پر کوئی میزائل فائر کیا گیا ہے لیکن وہ سطح پر نہ گئے اور تیزی سے پانی کے اندر ہی تیرتے ہوئے جزیرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پھر جزیرے پر چڑھنے کی بجائے وہ وہیں گہری کھائی میں داخل ہو گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتار دیئے۔ اسلحہ ان کی جیبوں میں تھا۔ وہ اس

وقت پانی سے تقریباً ایک فٹ بلند خشک جگہ پر تھے۔

"عمران صاحب۔ ہمیں بہرحال پانی سے گزر کر جزیرے پر چڑھنا ہو گا اور ہمارے لباس بھیگ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم پانی سے نکل کر ساحل پر چڑھے تو ہمیں چیک کر لیا جائے گا ہم انہیں لانچ کے عرشے پر نظر نہیں آئے ہوں گے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ہوشیار ہوں۔ یہ کریک آگے جا رہا ہے اس لئے ہم نے اس کو اوپر جانے کا ذریعہ بنانا ہے"...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن جزیرے پر پہنچ کر بھی تو ہمیں کارروائی کرنا ہو گی۔ پھر بھی تو ہم نظروں میں آ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ان کی توجہ کناروں پر ہو گی اندر نہیں ہو گی اور ہم نے اس کالی داس کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کالی داس کی شکتیاں اسے ہمارے بارے میں اطلاع نہیں دے دیں گے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ وہ دے سکتی ہیں اس لئے پہلے ہمیں اس کے سیکورٹی نظام کو توڑنا ہو گا۔ ہمارے پاس مقدس کلام موجود ہے اور ہم باوضو بھی ہیں اور خوشبو بھی لگا رکھی ہے اس لئے یہ شیطانی طاقتیں براہ راست ہم پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ البتہ مشین گنوں اور میزائلوں نے خوشبو کا خیال نہیں کرنا اس لئے پہلے سیکورٹی سیٹ اپ ختم کرنا ہو گا اور پھر آگے بڑھیں گے۔ میں نے دوربین سے چیک کر لیا ہے جزیرے

کے چاروں طرف واچ ٹاورز بنائے گئے ہیں اس لئے اگر ہم ایک واچ ٹاور پر قبضہ کر لیں تو پھر وہیں سے باقی ٹاورز کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ جزیرہ زیادہ بڑا نہیں ہے اس لئے باقی واچ ٹاورز رینج میں آ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" پھر تو عمران صاحب ہمیں غوطہ خوری کے لباس پہن کر پانی میں اترنا ہو گا اور جہاں واچ ٹاور ہو وہاں سے قریب باہر نکل کر اس واچ ٹاور پر چڑھنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" میں نے پہلے ہی اس بات کا خیال رکھا ہے۔ جہاں ہم اس وقت موجود ہیں یہاں سے تھوڑا اندر ایک واچ ٹاور موجود ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھنے لگا۔ انہیں تنگ سے کریک میں کرالنگ کے انداز میں آگے بڑھنا پڑ رہا تھا لیکن کریک کچھ آگے جا کر ختم ہو گیا لیکن ایک جگہ سے ہلکی سی روشنی نظر آ رہی تھی۔ عمران نے وہاں ہاتھ مارا تو مٹی کا ایک تودہ سا نیچے گر پڑا۔ اب وہاں کافی بڑا سوراخ دکھائی دینے لگا اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سوراخ سے واچ ٹاور کا لوہے کا جنگلہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

" گڈ شو۔ ہم ٹاور کے بالکل نیچے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوپر کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اوپر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ وہاں اونچی جھاڑیاں موجود تھیں۔ عمران سائیڈ پر ہو گیا تو اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے اوپر آ گئے اور پھر وہ سب بندروں کے سے انداز میں

اوپر چڑھتے چلے گئے۔ اوپر ٹاور کی چھت تھی جو چاروں طرف سے تھوڑی تھوڑی بڑھی ہوئی تھی اس لئے اوپر سے تو انہیں نہ دیکھا جا سکتا تھا اور عمران نے اوپر چڑھتے ہوئے سائیڈوں کو بھی چیک کر لیا تھا۔ وہاں سے عمارتیں کافی فاصلے پر تھیں اور دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے عمران مطمئن تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اوپر چھت تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

" صفدر اور کیپٹن شکیل۔ تم دونوں مخالف سمت سے اوپر جاؤ گے اور جو لوگ بھی یہاں موجود ہوں انہیں ہلاک کر دینا"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے مخالف سمتوں کی طرف بڑھ گئے اور ان دونوں نے اپنی ٹانگیں جنگلے میں ایڈجسٹ کیں اور ہاتھوں سے باہر کو نکلی ہوئی نکر پکڑ کر ٹانگیں چھوڑ دیں۔ دوسرے لمحے وہ الٹی قلابازی کھا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک رسی کی سیڑھی ایک سائیڈ سے نیچے لٹک آئی۔

" آ جائیں عمران صاحب"...... صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے جولیا کو اوپر جانے کا اشارہ کیا تو جولیا اس سیڑھی کے ذریعے اوپر پہنچ گئی۔ اس کے بعد عمران نے جوزف کو بھیجا اور آخر میں وہ خود بھی اس سیڑھی کے ذریعے اوپر پہنچ گیا۔

" یہاں تو لانگ رینج سپر میگا میزائل گنیں بھی موجود ہیں"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اوپر دو آدمیوں کی

لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"یہ گنیں اٹھا لو۔ اب ہم نے باقی تین واچ ٹاورز کو بیک وقت تباہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سپر میگا میزائل گن اٹھا کر کاندھے سے لگا لی۔ ایک ایک میزائل گن صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی اٹھا لی اور پھر عمران کی ہدایت پر انہوں نے ایک ایک واچ ٹاورز کا نشانہ باندھ لیا۔

"جیسے ہی میں فائر کہوں گا تم نے فائر کھول دینا ہے"...... عمران نے کہا اور خود اس نے ایک ٹاور کا نشانہ لے لیا۔

"فائر"...... عمران نے یکلخت تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کو جھٹکا لگا لیکن اس کے ساتھ ہی گن سے ایک شعلہ سا نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں آگے بڑھتا ہوا اس ٹاور سے جا ٹکرایا جس کا نشانہ عمران نے لے رکھا تھا۔ یہی پوزیشن صفدر اور کیپٹن شکیل کے نشانوں کی ہوئی اور پھر فضا خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی تینوں واچ ٹاورز ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر گئے۔ واچ ٹاورز کے اوپر کے حصے غائب ہو گئے تھے۔

"اب مشین گنیں اٹھا لو۔ اب دوسرے لوگ لازماً ادھر آئیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندر کو مڑ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی عمران کے ساتھ ہی اندر کو مڑ گئے اور چند لمحوں بعد وہ مشین گنیں اٹھائے جب واپس آئے تو انہوں نے دور

سے دس افراد کو مشین گنیں اٹھائے تیزی سے اس واچ ٹاور کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا جدھر وہ موجود تھے۔ عمران کے کاندھے سے وہی سپر میگا میزائل گن لگی ہوئی تھی اور پھر چند لمحوں بعد عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور شعلہ بجلی کی سی تیزی سے عین اس جگہ جا کر پھٹا جہاں وہ آٹھ دس افراد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ عمران نے گن کا رخ ذرا سا بدلا اور ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرا شعلہ پہلے شعلے سے ذرا سا ہٹ کر پھٹا اور جزیرہ خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔ آنے والے آٹھ دس افراد کے پرخچے اڑ گئے تھے۔

"یہ مشین گنوں سے نہ مارے جاتے اس لئے میں نے میزائل گن استعمال کی ہے"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب مشین گنیں لے کر نیچے چلو اور یہاں بم لگا دو"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

کالی داس اپنے آفس میں موجود تھا کہ یکلخت انتہائی خوفناک دھماکوں سے فضا گونج اٹھی اور کالی داس یہ دھماکے سنتے ہی بے اختیار اچھل کر اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا اور پھر باہر نکل کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اس نے تین مختلف ٹاورز کو فضا میں ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتے دیکھ لیا تھا۔ تینوں ٹاورز بیک وقت ہی تباہ ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسے ہو رہا ہے"۔ کالی داس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اکڑوں بیٹھا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر وہیں بیٹھے بیٹھے اس طرح اچھلنا شروع کر دیا جیسے مینڈک اچھلتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی زمین پھٹی اور ایک سرخ رنگ کا بڑا سا چوہا باہر آ گیا اس چوہے کو دیکھ کر کالی داس نے ہاتھ سر سے ہٹائے اور ایک جھٹکے

سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"حکم آقا"...... چوہے نے باریک سی چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ کالی ناتھ پر کیا ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے ٹاورز کس نے اڑائے ہیں اور کیسے"...... کالی داس نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"آقا۔ یہ کام تمہارے دشمنوں کا ہے۔ انہوں نے زمین سے نکل کر ایک ٹاور پر قبضہ کیا۔ وہاں موجود تمہارے دو آدمی ہلاک کر دیئے گئے اور پھر وہاں سے شعلے پھینکنے والی گنوں سے انہوں نے باقی تینوں ٹاورز اڑا دیئے"...... اس سرخ چوہے نے اپنی چیختی ہوئی آواز میں کہا
اسی لمحے ایک بار پھر فضا میں یکے بعد دیگرے دو شعلے اڑتے ہوئے دکھائی دیئے اور پلک جھپکنے میں دو خوفناک دھماکے ہوئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... کالی داس نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔

"آقا۔ تمہارے دس ساتھی دشمنوں کی طرف بڑھ رہے تھے کہ انہوں نے شعلے پھینک کر ان سب کو ہلاک کر دیا ہے"...... سرخ چوہے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں میرے سیکورٹی کے تمام لوگ ہلاک ہو چکے ہیں"...... کالی داس نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا"...... سرخ چوہے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ شکتی چمگادڑ کہاں ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ خیال

رکھے اور مجھے اطلاع دے ۔ اس نے کیوں اطلاع نہیں دی " ۔ کالی داس نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" آقا ۔ آپ نے اپنی شکتی کو انہیں زمین پر تلاش کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ یہ لوگ زمین سے نکل کر ٹاور پر چڑھ گئے ۔ اس طرح یہ آسمان پر پہنچ گئے جبکہ آپ کی شکتی انہیں زمین پر تلاش کرتی رہ گئی ۔ اب جب یہ ٹاور سے اتر کر زمین پر آئیں گے تب وہ انہیں تلاش کر سکے گی " ...... سرخ چوہے نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ تو بہت برا ہوا ۔ اب میں کیا کروں " ...... کالی داس نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا ۔

" آقا ۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ یہاں سے فوراً کالے بندی خانے والے بڑے کمرے میں چلے جائیں اور اپنی تمام شکتیوں کو حکم دے دیں کہ وہ انہیں کالے بندی خانے کی طرف لے آئیں ۔ پھر جیسے ہی یہ کالے بندی خانے میں پہنچیں گے بے بس ہو جائیں گے ۔ ان کی روشنی کی شکتیاں بھی ان کی مدد نہ کر سکیں گی اس طرح آپ انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں " ...... سرخ چوہے نے مشورہ دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن ان کے پاس روشنی کا کلام ہے اور اگر میری شکتیاں ان کے قریب بھی گئیں تو جل کر راکھ ہو جائیں گی " ...... کالی داس نے کہا ۔

" آقا ۔ پوریا ان سے مل چکی ہے ۔ آپ اپنی شکتی سوجانو کو حکم

دیں ۔ وہ ایک لمحے میں پوریا کو یہاں لے آئے گی اور سوجانو کو حکم دیں کہ وہ پوریا کے قریب جانے کی بجائے اس کے ذہن پر قبضہ کر لے لیکن خود پوریا سے علیحدہ رہے ۔ وہ لوگ چونکہ پہلے پوریا سے مل چکے ہیں اس لئے وہ پوریا کو ہلاک نہیں کریں گے اور پھر سوجانو تریا چلتر کا استعمال کرتے ہوئے آپ کے خلاف ان کی رہنمائی کرے اور انہیں کالے بندی خانے میں لے آئے " ...... سرخ چوہے نے کہا ۔

" اوہ ہاں ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ تم نے واقعی انتہائی دانشمندانہ بات کی ہے ۔ اب تم جا سکتے ہو " ...... کالی داس نے کہا تو سرخ چوہا واپس زمین میں غائب ہو گیا ۔ کالی داس تیزی سے مڑا اور کمرے میں داخل ہو کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر اس کو کھولا تو اس کے اندر کالی دیوی کا چھوٹا سا مجسمہ تھا جس کی آنکھیں تیز سرخ رنگ کی تھیں ۔ کالی داس نے کچھ پڑھ کر اس پر پھونکا تو اس مجسمے کی آنکھیں زندہ انسانوں جیسی ہو گئیں ۔ مجسمہ میز پر پڑا ہوا تھا ۔ جیسے ہی مجسمے کی آنکھیں زندہ ہوئیں کالی داس نے اس کے سامنے میز پر ہی ماتھا ٹیک دیا ۔

" کالی ماتا کی جے ۔ میں تمہارا داس ہوں کالی ماتا ۔ اپنی خاص شکتی سوجانو کو میرے پاس بھیجو ۔ میں اس وقت مشکل میں ہوں " ۔ کالی داس نے ماتھا ٹیکتے ہوئے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا تو کمرے میں کسی عورت کی کریہہ سی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کالی داس سیدھا ہو گیا ۔ مجسمے کی آنکھیں دوبارہ پتھر ہو چکی تھیں اور کمرے

میں سرخ رنگ کا دھواں سا چکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

" سوجانو حاضر ہے آقا "....... کسی عورت کی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز اس چکراتے ہوئے دھوئیں سے ہی نکل رہی تھی لیکن دھواں مجسم نہ ہو رہا تھا۔

" مجسم حاضری دو "....... کالی داس نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو دھواں یکلخت سمٹنے لگا اور پھر کمرے میں ایک دراز قد خوبصورت عورت کھڑی نظر آنے لگی جس کے سر کے بال گہرے سرخ رنگ کے تھے اور اس نے سرخ رنگ کا قدیم دور کے انداز کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ نوکیلا سا تھا اور آنکھیں چھوٹی تھیں۔ سر پر موجود سرخ بال اس کے کاندھوں سے بھی نیچے لٹک رہے تھے۔

" سوجانو حاضر ہے آقا "....... اس عورت کے منہ سے آواز نکلی۔

" سوجانو۔ ہمارے دھرم کے دشمن کالی ماتا اور اس کے سیوک کے خلاف کام کرنے یہاں کالی دیوی کے استھان تک پہنچ گئے ہیں اور کالی دیوی کے اس مقدس استھان کو ان کے ہاتھوں شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ تم ان حالات میں کیا کر سکتی ہو "....... کالی داس نے کہا۔

" سوجانو سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ سرخ چوہے نے تمہیں جو مشورہ دیا ہے وہ درست ہے۔ میں بھی براہ راست اس وقت تک ان پر حملہ نہیں کر سکتی جب تک وہ روشنی کے حصار میں ہیں۔ البتہ پوریا کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ میں انہیں پوریا کے

ذریعے کالے بندی خانے میں پہنچا سکتی ہوں۔ وہاں ہم جو چاہیں گے کر سکیں گے "....... سوجانو نے کہا۔

" مجھے اس دوران کہاں رہنا چاہیئے کیونکہ یہ دشمن مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہیں "....... کالی داس نے کہا۔

" تم کالے بندی خانے کے ساتھ بڑے کمرے میں پہنچ جاؤ۔ وہاں یہ لوگ نہ پہنچ سکیں گے "....... سوجانو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر تم ان کا خاتمہ کر دو "....... کالی داس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بے فکر رہو آقا۔ سوجانو ان کا خاتمہ کر دے گی۔ سوجانو کے چلتر سے یہ لوگ نہ بچ سکیں گے "....... سوجانو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کالی داس نے ہاتھ ہلا کر اسے واپس جانے کے لئے کہا تو سوجانو کا جسم یکلخت دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر یہ دھواں چکراتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تو کالی داس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر تیزی سے عقبی دروازے کی طرف مڑ گیا تاکہ قریب ہی موجود کالی دیوی کے معبد کے ساتھ بنے ہوئے کالے بندی خانے میں پہنچ سکے۔ اسے یقین تھا کہ یہ دشمن کسی صورت سوجانو جیسی طاقتور شکتی اور اس کے چلتر سے نہ بچ سکیں گے۔

دس افراد کے ہلاک ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھی اس ٹاور سے نیچے اتر آئے تھے اور اب ان کا رخ آبادی کی طرف تھا۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں۔

"عمران صاحب۔ یہاں صرف یہ دس بارہ افراد ہی تو نہ ہوں گے یہاں نجانے اور کتنے لوگ ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میرے خیال میں سیکورٹی کے صرف یہی لوگ ہوں گے۔ باقی یہاں اس کالی دیوی کے معبد کے پجاری وغیرہ ہوں گے۔ البتہ اب ہمیں اس کالی داس کو تلاش کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ابھی وہ آبادی سے کچھ فاصلے پر تھے کہ اچانک انہوں نے آبادی کی طرف سے ایک عورت کو دیوانہ وار دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا جس کا سر گنجا تھا۔ البتہ سر کے دائیں طرف ایک چوٹی موجود

تھی جو اس کی گردن تک لمبی تھی اور اس نے جسم پر بنیان اور دھوتی پہنی ہوئی تھی اور وہ چیختا ہوا اس عورت کے پیچھے دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔

"بچاؤ۔ بچاؤ"...... عورت نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو پوریا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس عورت کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگے۔

"جوزف۔ اس پجاری کو کور کرو"...... عمران نے کہا تو دوڑتا ہوا جوزف یکلخت چھلانگیں لگا کر ان سب سے آگے نکل گیا۔ اس کا انداز بالکل چیتے جیسا تھا اور چند لمحوں بعد ہی وہ پجاری چیختا ہوا اور فضا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے جا گرا جبکہ پوریا عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچ کر رک گئی تھی۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی اور اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے بھیگ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف و ہراس نمایاں نظر آ رہا تھا۔

"تم۔ تم۔ یہاں۔ مم۔ مگر۔ مگر"...... پوریا نے ہانپتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم نے تو بہرحال یہاں آنا تھا تم یہاں کیسے پہنچ گئی اور یہ پجاری کیوں تمہارے پیچھے بھاگ رہا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ اس دوران جوزف نے اس پجاری کو اوندھا کر کے اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے اپنی بیلٹ سے باندھ دیئے تھے اور پھر وہ اسے کاندھے پر اٹھائے عمران اور اس کے ساتھیوں کی

طرف بڑھنے لگا ۔ پجاری اس کے کاندھے پر مچل رہا تھا لیکن جوزف اس طرح اطمینان سے چلا آ رہا تھا جیسے اس کے کاندھے پر کوئی جوان اور بھاری جسم کا آدمی ہونے کی بجائے کوئی چھوٹا سا بچہ ہو ۔ عمران کے قریب پہنچ کر اس نے ایک جھٹکے سے اس پجاری کو کھڑا کر دیا ۔

" اب اگر کوئی حرکت کی تو آنکھیں نوچ لوں گا "...... جوزف نے چیتے کی طرح غراتے ہوئے کہا ۔ پجاری کے چہرے پر خوف و ہراس چھایا ہوا تھا ۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ تم تو اجنبی ہو ۔ یہ لڑکی کالی دیوی کے مہا گرو کی امانت ہے ۔ اس کا جسم، اس کی روح اب مہا گرو کی ملکیت ہے لیکن یہ بھاگ رہی تھی ۔ اسے واپس مہا گرو تک پہنچانا ہے ورنہ کالی دیوی کا غضب ہم سب پر ٹوٹ پڑے گا "...... اس پجاری نے رک رک کر کہا ۔

" اب تم خاموش رہو گے ورنہ تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے " ۔ عمران نے پجاری سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا تو اس نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے اب نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو ۔

" تم بتاؤ پوریا ۔ کیا مسئلہ ہے "...... عمران نے کہا ۔

" عمران صاحب ۔ انہیں چھوڑیں ۔ دھماکوں کی وجہ سے ہم شدید خطرے میں ہیں "...... صفدر نے کہا ۔

" تم سب پھیل کر جھاڑیوں کی اوٹ لے لو "...... عمران نے کہا

تو سب ساتھی سوائے جوزف کے جو اس پجاری کے ساتھ کھڑا تھا تیزی سے ادھر ادھر بکھر کر جھاڑیوں کی اوٹ میں بیٹھ گئے ۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا تعلق تلسیائی فرقے سے ہے ۔ میرا باپ کاسرک تلسیائی معبد کا مہا پجاری ہے ۔ کالی دیوی کا اصل مہا پجاری تو کالی داس ہے لیکن اس کا نائب جسے مہا گرو کہا جاتا ہے شنکر ہے ۔ کالی دیوی کے استھان پر اس شنکر کا کنٹرول ہے ۔ وہ بے حد طاقتور شکتیوں کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی عیاش فطرت آدمی ہے ۔ میں اکثر کالی دیوی کی پراتھنا کے لئے یہاں آتی رہتی ہوں مہا پجاری کالی داس نے مجھے یہاں آنے کی باقاعدہ اجازت دے رکھی ہے ۔ مہا گرو شنکر نے مجھے کئی بار مخصوص اشارے کئے لیکن مجھے اس سے نفرت ہے ۔ میں پڑھی لکھی لڑکی ہوں ۔ آج میں دارالحکومت میں اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ مہا گرو کی کسی شکتی نے مجھ پر قابو پا لیا اور پھر جب میری آنکھیں کھلیں تو میں مہا گرو کے ایک عشرت کدے میں موجود تھی اور کمرے میں مہا گرو بھی موجود تھا ۔ اس کی آنکھوں سے ہوس جھلک رہی تھی ۔ میں نے اسے ایک طرف دھکیلا اور پھر وہاں سے بھاگ پڑی ۔ وہ مجھے پکڑنا چاہتا تھا ۔ میں اس سے بچنے کے لئے ادھر چلی آئی تو یہ پجاری میرے پیچھے بھاگ پڑا "...... پوریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ اس کا انداز واقعی قدرتی تھا اس لئے عمران کو یقین آ گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے درست کہہ رہی ہے ۔

" کالی داس کہاں رہتا ہے ۔ چلو ہمیں اس کے پاس لے چلو ۔ ہم

نے بھی اس سے ملنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ادھر۔ادھر رہتا ہے۔ مگر وہ پجاری۔ وہ تو مجھے پکڑ لیں گے"۔ پوریا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم بے فکر رہو۔آؤ میرے ساتھ۔ جوزف۔اس پجاری کے ہاتھ کھول دو۔ یہ بہتا ہے اگر اس نے کوئی حرکت کی تو اسے گولی مار دینا"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا اور پجاری کے ہاتھ کھولنے شروع کر دیئے۔

" پپ۔پپ۔پجاری کو مت مارنا ورنہ یہاں کے سب پجاری تمہارے خلاف ہو جائیں گے۔پجاری کو مارنا دنیا کا سب سے بڑا پاپ ہے"...... پوریا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جب پجاری شیطان بن جائے تو اس کا علاج گولی ہوتی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جوزف نے اس دوران بیلٹ کھول لی تھی۔

" سنو۔ واپس جاؤ اور اپنے مہا گرو کو بتا دو کہ اب اگر اس نے پوریا کے خلاف کوئی کارروائی کی تو یہاں موجود تمام پجاریوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔جاؤ دفع ہو جاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم پر کالی ماتا کا غضب پڑے گا"...... پجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر آبادی کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"یہاں خوفناک دھماکے ہوئے ہیں۔ٹاورز اڑا دیئے گئے ہیں اور

دس افراد کو گولیوں سے بھون دیا گیا ہے لیکن کوئی بھی ادھر نہیں آیا اس کی وجہ"...... عمران نے پوریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں صرف پجاری رہتے ہیں۔وہ صرف کالی دیوی کے استھان تک ہی محدود رہتے ہیں۔ ان کا تعلق اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ یہاں مہا پجاری کالی داس اور اس کے بارہ ساتھی سیکورٹی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ کیا تم نے سب کا خاتمہ کر دیا ہے ورنہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اور حکومت کی طرف سے یہاں تعینات ہیں"۔پوریا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

" کیوں۔یہاں ایسی کیا بات ہے جو یہاں باقاعدہ تربیت یافتہ سیکورٹی رکھی گئی ہے اور باقاعدہ واچ ٹاورز اور انتہائی حساس اسلحہ بھی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ سب اب پوریا کے ساتھ چلتے ہوئے آبادی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عمران کے ساتھی بھی جھاڑیوں کی اوٹ سے نکل کر بکھر کر چل رہے تھے لیکن وہ سب بے حد چوکنا اور محتاط نظر آ رہے تھے لیکن دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ پجاری بھی دوڑتا ہوا آبادی میں کہیں غائب ہو چکا تھا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ مہا پجاری کالی داس کو معلوم ہو گا"۔پوریا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اگر ہم کالی داس کو ہلاک کرتے ہیں تو تمہارا کیا رد عمل ہو گا"۔ عمران نے اچانک پوریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ نہیں۔ ایسا مت کرنا۔یہ بہت بڑا پاپ ہے۔وہ کالی ماتا کا

مہا پجاری ہے ۔ پھر تم پر کالی ماتا کا غضب ٹوٹ پڑے گا اور پوری دنیا میں تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی "....... پوریا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" ہم تمہاری اس کالی دیوی ماتا کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے کیونکہ یہ دیویاں اور دیوتا سب انسانی ہاتھوں اور انسانی ذہنوں کی پیداوار ہیں ۔ اصل مالک و آقا اللہ تعالیٰ ہے "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو پوریا نے منہ بنا کر ہونٹ بھینچ لئے ۔

تھوڑی دیر بعد وہ آبادی میں داخل ہو گئے ۔ یہاں درمیان میں ایک بہت بڑا معبد تھا جس پر سیاہ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا جبکہ اس کے چاروں طرف چھوٹے بڑے مکان بنے ہوئے تھے ۔

" کالی داس کا آفس کہاں ہے "....... عمران نے پوچھا ۔

" ادھر "....... پوریا نے بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب اس طرف کو بڑھ گئے ۔ وہاں پجاری ٹائپ لوگ آ جا رہے تھے لیکن وہ ان سے اس طرح غیر متعلق نظر آ رہے تھے جیسے ان کی یہاں آمد یا ان کے ہاتھوں میں موجود اسلحے سے ان کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہو ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آفس کا دروازہ تو بند ہے "....... پوریا نے ایک بند دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا ۔

" تو معلوم کرو کہ وہ کہاں ہے "....... عمران نے کہا ۔

" کسی پجاری سے پوچھنا ہو گا ۔ مہا پجاری یہاں اکیلا رہتا ہے "۔

پوریا نے جواب دیا اور پھر وہ ایک طرف جاتے ہوئے پجاری سے مخاطب ہوئی ۔

" مہاشے "....... پوریا نے اس پجاری سے کہا تو پجاری چونک کر رک گیا ۔

" کیا بات ہے بالکی ۔ کیوں مجھے پکارا ہے "....... اس ادھیڑ عمر پجاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" مہا پجاری کالی داس کہاں ہیں "....... پوریا نے پوچھا ۔

" مہا پجاری اپنے آشرم میں گئے ہیں ۔ یہاں جب بڑے خوفناک دھماکے ہوئے تو مہا پجاری یہاں سے آشرم میں چلے گئے ۔ میں نے انہیں آشرم میں دیکھا ہے "....... اس پجاری نے کہا اور آگے بڑھ گیا ۔

" یہ آشرم کہاں ہے "....... عمران نے پوچھا ۔

" معبد کے قریب ہے لیکن مہا پجاری تو صرف خاص خاص موقعوں پر ہی وہاں جاتے ہیں ۔ آج کیوں وہاں گئے ہیں "....... پوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" کیا تم نے دیکھا ہوا ہے وہ آشرم "....... عمران نے پوچھا ۔

" ہاں ۔ میں کئی بار وہاں گئی ہوں ۔ لیکن تم تو ہمارے دھرم کے نہیں ہو ۔ تم تو آشرم میں داخل نہیں ہو سکتے ۔ مہا پجاری کا آشرم کالی دیوی کے استھان کا حصہ ہے "....... پوریا نے جواب دیا ۔

" تم چلو تو سہی "....... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو پوریا نے اس طرح کاندھے اچکائے جیسے کہہ رہی ہو کہ اس کا کیا جائے گا ۔ تم خود

ہی بھگتو گے اور پھر مڑ کر وہ معبد کی طرف بڑھ گئی۔ آنے جانے والے پجاری انہیں حیرت سے دیکھتے لیکن بغیر کچھ کہے گزر جاتے تھے معبد کے سامنے سے ہو کر وہ ایک خاصے وسیع مکان کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ مکان کا پھاٹک نما دروازہ بند تھا اور دروازے کے باہر دو پجاری ہاتھوں میں ترشول اٹھائے دربانوں کے سے انداز میں کھڑے تھے۔

"یہ ہے مہا پجاری کالی داس کا آشرم"...... پوریا نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ان پجاریوں سے کہو کہ وہ مہا پجاری کو بلا لائیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے بلا سکتے ہیں۔ نہیں۔ ان کی تو جرأت نہیں ہو گی اندر جانے کی"...... پوریا نے کہا۔

"تو پھر تم اندر جاؤ اور کالی داس سے کہو کہ وہ ہم سے مل لے ورنہ ہم اس آشرم سمیت اسے بموں سے اڑا دیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرنا۔ میں بات کرتی ہوں"۔ پوریا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دربانوں کے قریب جا کر کوئی بات کی تو دونوں دربانوں نے سر جھکا دیئے اور پوریا چھوٹا پھاٹک کھول کر اندر چلی گئی جبکہ عمران اور اس کے ساتھی سڑک پار اس دروازے کے سامنے

کھڑے تھے۔

"عمران صاحب۔ اس پوریا کی اچانک آمد اور اس کا رویہ کچھ عجیب سا ہے۔ پھر اس طرح کسی پجاری کا اسے پکڑنا۔ مجھے تو یہ سب کچھ کوئی ٹریپ لگتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ بہرحال اس سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ ہم یہاں پہنچ گئے ہیں ورنہ ہمیں کسی پجاری پر تشدد کرنا پڑتا اور یہاں بے شمار پجاری ہیں وہ ہمارے لئے مسئلہ بن جاتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اپنے ٹاورز کی تباہی اور سیکورٹی افراد کی ہلاکت کے بعد کیا کالی داس ہم سے ملاقات پر تیار ہو جائے گا جبکہ اس نے ہمارے خلاف انتہائی سخت انتظامات کر رکھے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بہرحال ہم نے اس کالی داس کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کہیں ہمیں کسی ایسی جگہ نہ لے جایا جائے جہاں ہم بے بس ہو جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ کسی کالے بندی خانے کا ذکر تو آیا تھا لیکن اب بہرحال جدوجہد تو کرنا ہی پڑے گی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی چھوٹا دروازہ کھلا اور پوریا باہر آ گئی۔ اس کے ساتھ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا پجاری بھی باہر آ گیا۔ ان دونوں نے دربانوں سے بات کی تو دربانوں نے چونک کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ ان کے چہروں پر حیرت تھی اور پھر انہوں

نے سر جھکا دیئے ۔ وہ پجاری تو وہیں رک گیا البتہ پوریا سرہلاتی ہوئی عمران کی طرف آئی ۔

" مہا پجاری نے تمہیں ملاقات کا وقت دے دیا ہے ۔ وہ تو کسی صورت مان ہی نہیں رہے تھے کیونکہ تم نے ان کے سارے آدمی ہلاک کر دیئے ہیں لیکن میں نے ان کی بنتی کی اور انہیں اپنے بارے اور مہا گرو کے بارے میں بتایا تو مہا پجاری نے پہلے مہا گرو کو بلا کر اسے ڈانٹ پلائی اور پھر اس نے تمہیں ملاقات کی اجازت دے دی ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ لیکن یہ اسلحہ تمہیں باہر چھوڑنا ہو گا "...... پوریا نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ معبد تو نہیں ہے ۔ اس لئے اسلحہ کی پابندی کیوں ہے ۔ اندر موجود پجاری ہم پر ٹوٹ پڑے تب "...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ آشرم بھی معبد اور استھان کا حصہ ہوتا ہے ۔ یہاں کوئی پجاری دوسرے کو معمولی سی تکلیف پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا ۔ تم بے فکر رہو ۔ میری ذمہ داری ۔ ہاں اگر تم جانا نہیں چاہتے تو یہ دوسری بات ہے "...... پوریا نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ آؤ چلیں "...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب سڑک کراس کر کے دروازے پر پہنچ گئے ۔ عمران کے کہنے پر سب نے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں ان دربانوں کو پکڑا دیں ۔ گو ان کی جیبوں میں مشین پسٹل اور دوسرا اسلحہ موجود تھا لیکن چونکہ ان کی تلاشی نہیں لی گئی تھی اس لئے وہ اس اسلحہ سمیت اندر داخل

ہو گئے ۔ پھاٹک کی دوسری طرف ایک وسیع صحن تھا جس کے تین اطراف میں برآمدہ تھا اور برآمدے کے پیچھے بے شمار کمروں کے دروازے نظر آ رہے تھے ۔ یہاں بھی پجاریوں کی خاصی تعداد موجود تھی جو کمروں میں آ جا رہے تھے ۔ پوریا کی رہنمائی میں وہ صحن کراس کر کے برآمدے میں پہنچے اور پھر ایک کمرے کے کھلے دروازے پر پہنچ گئے جس کے باہر ایک دربان ہاتھ میں ترشول اٹھائے کھڑا تھا ۔

" آؤ اندر آ جاؤ "...... پوریا نے کہا اور خود کمرے میں داخل ہو گئی عمران کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے ۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں کرسیاں موجود تھیں ۔ ایک طرف ایک میز بھی موجود تھی لیکن کمرے میں کوئی آدمی نہیں تھا ۔

" بیٹھو ۔ میں معلوم کرتی ہوں کہ مہا پجاری کہاں ہیں "۔ پوریا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی ۔ عمران کرسی پر بیٹھ تو گیا لیکن اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے ۔ اسے یہ سب کچھ ڈرامہ سا لگ رہا تھا لیکن چونکہ پوریا نے دروازہ بند نہ کیا تھا اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد پوریا اندر داخل ہوئی ۔

" آؤ ۔ مہا پجاری تم سے اپنے خاص کمرے میں ملنا چاہتے ہیں "...... پوریا نے کہا۔

" جا کر اسے یہاں بلا لاؤ ۔ ہم اس کے ملازم نہیں کہ اس طرح مارے مارے پھرتے رہیں "...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ میں نے بڑی مشکل سے انہیں تم سے

ملاقات پر رضامند کیا ہے ورنہ وہ تو ملنا ہی نہ چاہتے تھے اور تم یہ بات کر رہے ہو۔ آؤ میرے ساتھ" ...... پوریا نے کہا۔

"کہاں ہے وہ" ...... عمران نے اٹھ کر پوریا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز خاصا جارحانہ تھا۔ عمران کے اٹھتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"یہ۔ یہ تم اس انداز میں کیوں میری طرف آ رہے ہو۔ میرا کیا قصور ہے۔ مت چلو۔ چلو واپس چلتے ہیں" ...... پوریا نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو۔ کہاں ہے وہ" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں قریب ہی ان کا خاص کمرہ ہے۔ آؤ۔ میں ان سے تمہاری سفارش کر دوں گی" ...... پوریا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ برآمدے میں آ گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آ گئے۔ پھر وہ بائیں طرف بڑھنے لگے۔ یہاں ایک کونے میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ پوریا سیڑھیاں اترتی چلی گئی اور عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ بندی خانہ بھی کسی تہہ خانے میں بنایا گیا ہے لیکن ظاہر ہے اب یہاں رکنا فضول تھا۔ چنانچہ وہ بھی پوریا کے پیچھے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ پوریا ایک بند دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کا رخ سیڑھیوں کی طرف ہی تھا۔ وہ اس طرح کھڑی تھی جیسے ان کے آنے کا انتظار کر رہی ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی جب اس

کے قریب پہنچ گئے تو اس نے دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ عمران اس کے پیچھے اندر داخل ہوا تو وہ چونک پڑا کیونکہ یہ کمرہ بھی خالی تھا۔ وہاں فرنیچر تک نہ تھا جبکہ پوریا اس کے سامنے والی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر وہ دروازے کے سامنے جا کر رک گئی تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے پہنچ گئے۔

"مہا پجاری۔ مہمان آ گئے ہیں" ...... پوریا نے اونچی آواز میں کہا۔

"انہیں اندر بھیج دو" ...... اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو پوریا نے دروازے کو دبا کر کھولا اور ایک طرف ہٹ گئی۔ عمران نے دیکھا کہ یہ کمرہ بڑے شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس میں کرسیاں بھی تھیں، میز بھی اور صوفے بھی رکھے ہوئے تھے۔ دیواروں پر کالی دیوی کی بڑی بڑی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ کمرے میں لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی کھڑا تھا جس نے کوٹ اور پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو گئے۔

"بیٹھو۔ میرا نام کالی داس ہے۔ تم نے جس انداز میں یہاں کارروائی کی ہے اس کے بعد میں تم سے ملنا تو نہ چاہتا تھا لیکن ایک تو خوبصورت پوریا کے اصرار پر اور دوسرے اس خیال کے تحت کہ اگر تم سے لڑائی کی بجائے مذاکرات کر لئے جائیں تو شاید کوئی بہتر حل نکل آئے اس لئے میں نے ملاقات کی اجازت دے دی" ...... اس

آدمی نے بھاری لہجے میں کہا۔

" شکریہ ۔ ہم تم سے صرف اس لئے ملنا چاہتے تھے کہ تم سے دو ٹوک بات ہو سکے "...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ کالی داس بھی میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

" کیسی بات "...... کالی داس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہمیں تمہاری اس دیوی یا اس کے معبد سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ہم کاشام جادو کے خاتمے کے لئے آئے ہیں اور تم چونکہ کاشام جادو کو اس جزیرے پر لے آئے ہو اور تم زبردستی اس کے مہا گرو بھی بن گئے ہو اس لئے ہمیں بھی یہاں آنا پڑا ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی تربیت یافتہ ہیں لیکن تم نے ان سب کا حشر خود دیکھ لیا ہے ۔ جہاں تک تمہاری شکتیوں کا تعلق ہے تو تمہاری یہ شکتیاں گندگی اور غلاظت کی پیداوار ہیں اور شیطان سے متعلق ہیں ۔ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں اس لئے تمہاری یہ شکتیاں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" پھر تم کیا چاہتے ہو "...... کالی داس نے کہا۔

" تم اس کاشام جادو کو خود ختم کر دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے "...... عمران نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم کاشام جادو اور اس کی شکتیوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ۔ وہ انتہائی طاقتور جادو ہے اور اس کی شکتیاں بھی انتہائی طاقتور ہیں "...... کالی داس نے کہا۔

" تمہارے لئے ہوں گی ہمارے لئے نہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم کس زعم میں بات کر رہے ہو ۔ لیکن جلد ہی تمہارا یہ زعم بھی ختم ہو جائے گا "...... کالی داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے اپنا بایاں ہاتھ اپنی کرسی کے بازو پر مارا تو یکلخت چھت سے سرخ رنگ کی تیز روشنی نکلی اور یہ روشنی صرف پلک جھپکنے تک رہی اور پھر غائب ہو گئی لیکن عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے یکلخت توانائی غائب ہو گئی ہو ۔ اس نے گردن ہلانے اور بولنے کی کوشش کی لیکن وہ مکمل طور پر بے حس ہو چکا تھا۔

" ہا ۔ ہا ۔ دیکھا تم نے مورکھو ۔ تم احمقوں کی طرح یہاں اندر چلے آئے ۔ ہاہا "...... کالی داس نے اونچی آواز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی ویسے ہی کرسیوں پر بیٹھے رہ گئے تھے ۔ عمران سوچ سکتا تھا، دیکھ سکتا تھا لیکن نہ بول سکتا تھا اور نہ ہی کوئی حرکت کر سکتا تھا اور وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اس سے واقعی حماقت ہوئی ہے ۔ اسے اپنے حربے کا پہلے ہی خیال رکھنا چاہئے تھا کیونکہ کالی داس عام پجاری نہ تھا بلکہ تربیت یافتہ آدمی تھا لیکن ظاہر ہے اب فوری طور پر کچھ نہ ہو سکتا تھا ۔ اسے معلوم تھا کہ توانائی سلب کرنے والی ایسی ریز کے اثرات کئی گھنٹوں تک باقی

رہتے ہیں اور کالی داس ایک مشین گن سے ان کا آسانی سے خاتمہ کر سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب کالی داس واپس اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے آٹھ جسمانی طور پر طاقتور پجاری تھے۔

" انہیں اٹھا کر کالے بندی خانے میں ڈال دو "...... کالی داس نے کہا تو وہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے ان سب کو اٹھایا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اس کمرے سے نکل کر وہ سائیڈ میں موجود دوسرے دروازے کی طرف بڑھے۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئے تو عمران کی ناک سے انتہائی تیز بو ٹکرائی۔ کمرے کی دیواریں اور فرش سرخ رنگ کا تھا اور یوں لگتا تھا جیسے یہ پینٹ نہ ہو بلکہ تازہ خون کو پینٹ بنا کر دیواروں پر لگایا گیا ہو۔ ایسا ہی پینٹ فرش پر بھی تھا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے دردی سے فرش پر پھینک دیا گیا۔

" اب تم جا سکتے ہو "...... کالی داس نے کہا تو آٹھوں پجاری واپس چلے گئے۔

" سنو مورکھو۔ تم اس وقت بندی خانے میں ہو۔ اس کی دیواروں اور فرش پر سور کا خون ملا گیا ہے اس لئے یہاں آنے کے بعد تمہارے لباسوں میں موجود روشنی کا کلام اور تمہارے ذہنوں میں موجود ایسی تمام چیزیں کام نہ کر سکیں گی اور تم یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ اپنے ہاتھوں سے تمہارے

جسموں میں مشین گن کے برسٹ اتار دوں لیکن میں مجبور ہوں کیونکہ میں کاشام جادو کا مہا پجاری ہوں اور کاشام جادو میں اس بات پر پابندی ہے کہ میں کسی بھی مسلمان کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہیں کر سکتا نہ کرا سکتا ہوں۔ یہ کام شکتیوں کا ہے۔ وہی یہ کام کرتی ہیں لیکن چونکہ ابھی وہ حصار میں ہیں اس لئے وہ بھی یہ کام نہیں کر سکتیں اس لئے مجبوراً مجھے تمہیں یہاں لے آنا پڑا ہے۔ اب تم یہاں ریز کے اثرات سے نکل آنے کے باوجود اس بندی خانے سے کسی صورت نہ نکل سکو گے کیونکہ اس کا راستہ بند کر دیا جائے گا اور یہ سن لو کہ پوریا کو میں نے استعمال کیا ہے۔ پوریا کو میری شکتی سوجانو نے دارالحکومت سے اٹھایا اور پھر یہاں لا کر وہ اس کے ذہن پر قابض ہو گئی لیکن وہ اس کے اندر نہ گئی تھی اس لئے تم اس بارے میں معلوم نہ کر سکے اور سوجانو تمہیں چکر دے کر یہاں لے آئی "...... کالی داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو وہ سمجھ گیا کہ دروازے کی دوسری طرف دیوار برابر ہو گئی ہے جبکہ اندر ویسے ہی وہی لکڑی کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وہ وہیں فرش پر پڑے پڑے سوچ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے کیونکہ فوری طور پر تو وہ حرکت میں نہ آ سکتا تھا اور بغیر حرکت میں آئے وہ یہاں سے نکل نہ سکتے تھے۔

" باس باس۔ میں حرکت میں آ گیا ہوں "...... اچانک عمران

کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے
جوزف کے قدموں کی آواز سن لی ۔ وہ اس کی طرف آ رہا تھا اور پھر وہ
اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا لیکن عمران خاموش پڑا اسے دیکھ رہا تھا
ظاہر ہے وہ بول نہ سکتا تھا اور جوزف آئی کوڈ بھی نہ جانتا تھا اس لئے
وہ پلکیں جھپکا کر بھی اس سے بات نہ کر سکتا تھا ۔

" باس ۔ آپ اپنے منہ میں موجود لعاب نگل لو ۔ تم بھی میری
طرح ٹھیک ہو جاؤ گے "...... جوزف نے کہا تو عمران ذہنی طور پر
بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکہ سا ہوا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے منہ میں موجود لعاب کو نگلنا شروع کر دیا
اور پھر جیسے ہی لعاب کی تھوڑی سی مقدار اس کے حلق سے نیچے اتری
اسے اپنے جسم میں حرکت کے تاثرات محسوس ہونے شروع ہو گئے
اور اس کے ساتھ ہی وہ سمجھ گیا کہ ان پر سلور کراس نامی بے حس
کرنے والی ریز فائر کی گئی ہیں ۔ ان ریز کا اب جدید دنیا میں استعمال
متروک ہو چکا تھا کیونکہ اس میں یہ خامی تھی کہ پانی یا منہ میں موجود
لعاب کی معمولی سی مقدار بھی حلق سے نیچے اترتے ہی اس کا سرکٹ
ٹوٹ جاتا تھا اور بے حس انسان دوبارہ حرکت میں آ جاتا تھا ۔ یقیناً
جوزف نے ویسے ہی لعاب نگلا ہو گا اور اس کے نتیجے میں وہ حرکت
میں آ گیا تھا ۔ عمران نے مزید لعاب نگلنے کی کوشش شروع کر دی اور
تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا ۔ اس کے
ساتھ ہی اس کی ناک میں انتہائی تیز بدبو ٹکرائی اور عمران کو یوں

محسوس ہوا جیسے وہ گندگی اور غلاظت کے کسی بڑے ڈھیر پر بیٹھا ہوا
ہو ۔ وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے لباس اور
ہاتھوں پر بھی فرش پر موجود ناپاک جانور کے خون کے دھبے موجود
تھے ۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے انہیں یہاں ڈالنے سے پہلے باقاعدہ
یہاں خون کا پینٹ کیا گیا ہو اور عمران سمجھ گیا کہ ایسا کس لئے کیا
گیا ہو گا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کی بیرونی لباس اور جسم ناپاک ہو گیا
تھا لیکن عمران کو معلوم تھا کہ خون کا دھبہ جیب کے اندر موجود
حروف مقطعات لکھے ہوئے کاغذ تک نہ پہنچا ہو گا اس لئے وہ ذہنی طور
پر مطمئن تھا اور پھر چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی
اسی طرح حرکت میں آتے چلے گئے ۔ انہوں نے اس پر حیرت کا اظہار
کیا لیکن عمران نے انہیں ریز کے بارے میں تفصیل بتائی تو وہ سب
سمجھ گئے کہ کالی داس کے پاس وہی پرانے زمانے کا ریز سسٹم ہو گا اور
شاید اس سے پہلے اسے استعمال نہ کیا گیا ہو گا اس لئے اسے معلوم
ہی نہیں ہو گا کہ اس میں کیا خامی ہو سکتی ہے ۔

" عمران صاحب ۔ ہمارے جسم تو ناپاک ہو گئے ہیں ۔ پھر اب " ۔
صفدر نے کہا ۔

" ہاں ۔ ایسا ہی ہے لیکن اس کے باوجود کالی داس ہمیں ہلاک
کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا کیونکہ ہماری جیبوں حروف مقطعات
کے کاغذ موجود ہیں ۔ البتہ تم میں سے کوئی انہیں ہاتھ نہ لگائے " ۔
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ان دیواروں کی طرف بڑھتا چلا

گیا جہاں دروازہ اب بھی موجود تھا۔ عمران نے دروازے کو تھپتھپایا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑنے لگی کیونکہ تھپتھپاہٹ سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ دوسری طرف موجود دیوار اور دروازے کے درمیان وقفہ موجود ہے اور دروازہ بھی اندر سے کھلتا تھا اس لئے اس وقفے کی وجہ سے وہ دیوار کے کنٹرولنگ سسٹم کو آسانی سے آپریٹ کر سکتا تھا۔ بو کی وجہ سے گو اس کی حالت خاصی خراب ہو رہی تھی اور یہی حالت دوسرے ساتھیوں کی بھی تھی لیکن وہ سب عمران سمیت اپنے آپ کو کنٹرول کئے ہوئے تھے ورنہ انہیں واقعی ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی آنتیں الٹ کر حلق سے باہر آجائیں گی۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس دروازے کو جھٹکا دے کر اندر کی طرف کھولو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کے دونوں پٹوں پر موجود ہینڈ گرپوں میں دونوں ہاتھ ڈالے اور دوسرے لمحے ایک زور دار کڑاکے کی آوازوں سے دروازہ اندر کی طرف کھل گیا۔ باہر سے لگا ہوا کنڈہ جوزف کے زور دار جھٹکے سے لکڑی سے ہی نکل گیا تھا۔ عمران کی توقع کے عین مطابق دوسری طرف دیوار موجود تھی جو ایک ہی بلاک کی صورت میں تھی۔ جوزف

کے پیچھے ہٹتے ہی عمران آگے بڑھا اور دہانے پر جھک کر نیچے دیکھنے لگا۔ کچھ دیر تک دیکھنے کے بعد اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب میں موجود مشین پسٹل نکال لیا۔

"دیوار ہٹتے ہی ہم نے باہر نکلنا ہے اور اب ہمارا ٹارگٹ کالی داس ہو گا اور جہاں تک مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی شکتی سوجانو کے ذریعے پوریا کے ذہن کو کنٹرول کر کے اب اس کے ساتھ ہماری ہلاکت کا جشن منا رہا ہو گا اس لئے اچانک جب اس پر فائر کھولا جائے گا تو اس کی کوئی شکتی اس کو نہ بچا سکے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر مشین پسٹل والا ہاتھ آگے کی طرف کر کے اس کی نال کا رخ دہلیز کے ایک کونے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور دیوار تیزی سے سائیڈ میں غائب ہو گئی۔ اب باہر سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران باہر آگیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی باہر آگئے تھے۔ عمران تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر گیا اور پھر یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والے اپنے ساتھیوں کو بھی روک دیا۔ سامنے راہداری کے آخر میں موجود دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازے کے سامنے ایک پجاری ہاتھ میں ترشول اٹھائے ان کی طرف پشت کئے کھڑا تھا۔ باہر صحن میں بھی پجاری آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔

"جوزف۔ تم جا کر اس پجاری کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے اندر

لے آؤ۔ میں دروازہ بند کر دوں گا"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور جوزف دونوں دبے قدموں آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ باقی ساتھی وہیں سیڑھیوں پر ہی رک گئے تھے۔ عمران دروازے کے قریب رک گیا۔ دوسرے لمحے جوزف اس دربان پر جھپٹا اور اس نے ایک ہاتھ عقب سے اس کے منہ پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد ڈالا اور پھر اسے اس طرح اندر اچک لیا گیا جیسے درخت سے اس نے کوئی پھل توڑا ہو۔ اس کے اندر آتے ہی عمران نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔ یہ سب کچھ اس تیزی اور پھرتی سے ہوا کہ کوئی اس طرف متوجہ ہی نہ ہو سکا تھا جوزف اپنے شکار کو اس طرح اٹھائے تیزی سے دوڑتا ہوا سیڑھیاں اتر کر اس بندی خانے میں پہنچ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے تھا۔ دربان کے ہاتھ میں جو ترشول تھا وہ عمران نے اچک لیا تھا اور بندی خانے کی طرف جاتے ہوئے بھی وہ اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ عمران نے اسے اس لئے اچک لیا تھا کہ اس کے فرش پر گرنے سے خاصی آواز پیدا ہو سکتی تھی البتہ بندی خانے میں پہنچ کر اس نے ترشول ایک طرف پھینک دیا۔

" اسے نیچے پھینک دو۔ اس کی گردن پر پیر رکھ کر بات ہو گی"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اپنے مضبوط بازوؤں میں بری طرح پھڑکتے ہوئے پجاری کو اٹھا کر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے فرش پر پھینک دیا۔ پجاری خاصے طاقتور جسم کا مالک نظر آ رہا تھا

اس لئے نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے بوٹ اس کی گردن پر رکھ کر پیر کو تیزی سے گھما دیا اور پجاری کا اٹھنے کے لئے حرکت میں آیا ہوا جسم ایک جھٹکے سے واپس فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ پجاری کا چہرہ تیزی سے مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا اور پجاری کا انتہائی حد تک مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا۔

" کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پیر کو معمولی سا اوپر کی طرف جھٹکا دے کر واپس کھینچ لیا۔

" مم۔ مم۔ میرا نام کاشو ہے۔ کاشو"...... اس پجاری نے رک رک کر کہا۔

"کالی داس کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مہا پجاری آشرم میں ہے اپنے خاص کمرے میں"...... کاشو نے جواب دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش سے عمران نے معلوم کر لیا کہ مہا پجاری اس آشرم کے دائیں ہاتھ پر موجود آخری کمرے میں ہے۔ اس کمرے کو اس نے اپنا عشرت کدہ بنایا ہوا تھا اور عمران کے اندازے کے عین مطابق پوریا اس کے ساتھ تھی۔

" تمہیں باہر کیوں کھڑا کیا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" تاکہ کوئی پجاری بھول کر بھی اندر نہ جا سکے"...... کاشو نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ مہا پجاری نے یہاں اس کی ڈیوٹی اس

لئے لگائی تھی کہ کوئی اسے ڈسٹرب نہ کر سکے لیکن یہ پجاری بندی خانے کے دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ شاید اس کی وجہ یہی ہو کہ کالی داس ان کا مہا پجاری تھا اور پھر اس کے پاس انتہائی طاقتور شکتیاں بھی تھیں اس لئے کاشو قریب نہ جانا چاہتا تھا۔ عمران نے گردن پر موجود پیر کو مخصوص انداز میں دبا کر جھٹکے سے اوپر کیا تو کاشو کا جسم یکلخت تڑپا اور چند لمحوں بعد ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"آؤ"...... عمران نے اس کی گردن سے پیر ہٹاتے ہوئے کہا تو جوزف جو ایک طرف کھڑا تھا سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ کیا معلوم ہوا ہے"...... صفدر نے جو دوسرے ساتھیوں کے ساتھ سیڑھیوں کے قریب ہی کھڑا تھا عمران کے قریب آنے پر پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس پجاری کے ہلاک ہوتے ہی یہاں اس آشرم سے بلکہ اس جزیرے سے نکلنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ کالی داس کی موت ان پجاریوں کو آسانی سے ہضم نہ ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سب کا خاتمہ کر دیں گے اور کیا ہو گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے عقب میں اوپر آ گئے۔

"مشین پسٹلوں کو جیبوں میں تیار رکھنا"...... عمران نے بند

دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور تیزی سے مڑ کر برآمدے میں دائیں ہاتھ آگے بڑھتا چلا گیا۔ جوزف اس کے پیچھے تھا جبکہ باقی ساتھی ان دونوں کے پیچھے چل رہے تھے۔

"باس۔ اس کے منہ پر کالا تسمہ باندھنا ہو گا"...... جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"اتنا وقت نہیں ہو گا"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ برآمدے کے آخر میں دیوار تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک لکڑی کا بھاری دروازہ تھا جو ساگوانی لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس پر لکڑی سے ہی انتہائی نفیس پھول بنائے گئے تھے۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال اس نے لاک والے سوراخ پر رکھ کر ہاتھ کو ذرا سا ٹیڑھا کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی لاک ٹوٹ گیا تو عمران نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں صرف کرسیاں اور میز تھی البتہ کونے میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔

"یہ کیسی آوازیں ہیں"...... پوریا کی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اور آواز سنائی دیتی عمران اچھل کر اس دروازے سے اندر داخل ہوا۔ یہ بڑا کمرہ تھا اور بیڈ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اور یہ واقعی کسی بادشاہ کی خوابگاہ کے انداز مین سجایا گیا تھا۔

بڑے سے پلنگ پر پوریا چادر لپیٹے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ کالی داس پلنگ سے نیچے اتر رہا تھا۔ شاید وہ آوازوں کی ماہیت معلوم کرنے کے لئے جا رہا تھا۔ اس کے نچلے جسم پر دھوتی بندھی ہوئی تھی جبکہ اس کے بالائی جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا۔

"تم۔ تم"...... کالی داس نے عمران کی طرف گردن موڑتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا پلٹ کر بیڈ پر جا گرا۔ پوریا نے بھی چیخنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ گولیوں کی دوسری باڑ اس پر پڑی اور وہ بھی چیختی ہوئی وہیں بیڈ پر ہی ڈھیر ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں اس طرح رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کسی کی موت پر بے شمار عورتیں مل کر بین کر رہی ہوں۔ عمران نے چونکہ کالی داس کے عین دل کا نشانہ لیا تھا اس لئے کالی داس بیڈ پر گرنے کے بعد معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا اور ہلاک ہو گیا جبکہ پوریا بھی ہلاک ہو گئی تھی۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور باہر والے کمرے میں آ کر اس نے سب کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ سب واپس برآمدے میں آ گئے۔ پھر برآمدے سے وہ جیسے ہی کھلے حصے کے سامنے آئے انہوں نے آشرم کے دوسرے حصے کی طرف سے دو لمبے تڑنگے پجاریوں کو دوڑ کر ادھر آتے دیکھا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں لیکن عمران نے ایک لمحہ توقف کئے بغیر ان پر فائر کھول دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے

اچھل کر نیچے گرے تو جوزف اور صفدر دونوں ان کی طرف دوڑ پڑے۔ صحن میں آتے جاتے پجاری ان دونوں کے نیچے گرتے ہی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل اور جولیا نے مشین پسٹلوں سے ان پر علیحدہ علیحدہ فائر کھول دیا جبکہ جوزف اور صفدر نے ان مرنے والے دونوں پجاریوں کے ہاتھوں سے گرنے والی مشین گنیں جھپٹیں اور دوسری سائیڈ پر موجود برآمدے کی طرف بڑھ گئے اور پھر چند لمحوں بعد پورے آشرم میں جیسے موت کا ہولناک کھیل شروع ہو گیا۔ فائرنگ کی آوازیں سن کر گیٹ سے باہر موجود پجاری بھی اندر آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی مشین گنیں تھیں۔ یہ وہ مشین گنیں تھیں جو عمران اور اس کے ساتھی باہر چھوڑ آئے تھے لیکن عمران پہلے ہی ان کی طرف سے ہوشیار تھا اس لئے اندر آتے ہی وہ گولیوں کا نشانہ بن گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد آشرم میں موجود تمام پجاری ختم ہو گئے۔ صفدر اور جوزف نے کمروں میں گھس کر ان پجاریوں کا خاتمہ کر دیا تھا اور جب ان کی تسلی ہو گئی کہ اب اس آشرم میں کوئی پجاری زندہ نہیں بچا تو وہ سب گیٹ کے قریب پہنچ گئے۔

"یہ کالی داس تو ختم ہو گیا۔ اب کاشام جادو کا خاتمہ کیسے ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہی سوچ رہا ہوں کہ اب کیا کیا جائے۔ اس کاشام جادو کے بارے میں تو ہم کچھ بھی نہیں جانتے"...... عمران نے

جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک
پرندہ اڑتا ہوا آیا اور ان کے سامنے زمین پر اتر گیا اور وہ سب چونک
کر اسے دیکھنے ہی لگے تھے کہ وہ پرندہ تیزی سے لوٹ پوٹ ہو کر
ایک چھوٹے سے لڑکے کے روپ میں آگیا۔ لڑکے کا رنگ گہرا سیاہ
تھا اور اس کی آنکھوں میں بھی سیاہی سفیدی سے زیادہ تھی۔

" تم۔ تم نے کاشام جادو کے مہا گرو کو ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن
اب تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ اگر تمہاری جیبوں میں روشنی
دینے والے کاغذ نہ ہوتے تو مہا پجاری کی شکتیاں تمہارا عبرتناک حشر
کر دیتیں لیکن وہ مجبور تھیں اور سنو۔ میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ
اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس جزیرے سے باہر بھجوا سکتا ہوں"۔ اس
لڑکے نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

" تم کون ہو اور کس کی شکتی ہو۔ کالی داس کی یا کاشام جادو
کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرا نام گھنا گو ہے اور میں آزاد شکتی ہوں۔ میرا کام کالی دیوی
کے استھان کی حفاظت ہے۔ یہاں آشرم میں عام پجاری رہتے تھے
اس لئے یہاں تمہارا داؤ ان پر چل گیا لیکن استھان کا رخ نہ کرنا۔
وہاں بڑی بڑی شکتیوں والے بڑے پجاری رہتے ہیں اور پھر یہاں
پورے جزیرے پر ایسی بے شمار شکتیاں موجود ہیں جو کسی نہ کسی
طرح تمہیں ہلاک کر دیں گی"...... گھنا گو نے کہا۔

" تمہیں ہم سے ہمدردی کیوں پیدا ہو گئی ہے"...... عمران نے

کہا۔

" مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں
کہ تم کالی دیوی کے استھان کا رخ نہ کرو"...... گھنا گو نے جواب
دیا۔

" ہمیں تمہاری اس کالی نیلی دیوی سے کیا لینا ہے۔ ہم یہاں
کاشام جادو کا خاتمہ کرنے آئے ہیں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ کالی داس جو
کاشام جادو کا مہا گرو تھا کی ہلاکت کے بعد اب کاشام جادو کی شکتیوں
کا وارث کون ہے اور یہ شکتیاں کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" کالی داس کی ہلاکت کے ساتھ ہی کاشام جادو پر خود بخود مہاراج
آتما رام کا قبضہ ہو گیا ہے کیونکہ مہاراج آتما رام مہاراج کالی داس کا
سب سے بڑا چیلا ہے اور مہاراج آتما رام یہاں نہیں رہتا۔ وہ ہا گو
جنگل میں واقع اپنے استھان پر رہتا ہے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر بعد یہاں
پہنچے گا اور پھر اس کی مرضی کہ وہ یہاں رہے یا پھر کاشام جادو کو اپنے
استھان پر لے جائے لیکن یہ سن لیں کہ وہ مہاراج کالی داس سے
زیادہ تیز اور چالاک ہے اور اسے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے اس لئے وہ
تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ میری مانو تو اس کے آنے سے پہلے
یہاں سے نکل جاؤ"...... گھنا گو نے جواب دیا۔

" کب پہنچے گا وہ یہاں"...... عمران نے کہا۔

" وہ پہنچنے ہی والا ہو گا۔ وہ خصوصی پراتھنا میں مصروف تھا اس
لئے اسے دیر ہو گئی"...... گھنا گو نے کہا۔

"اسے آنے دو۔ ہم اس سے بات کریں گے۔ اگر اس نے ہماری شرائط مان لیں تو ہم اس کے خلاف کام نہیں کریں گے ورنہ اسے بھی کالی داس کی طرح ہلاک کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری کیا شرائط ہیں۔ مجھے بتاؤ۔ میں اس سے بات کر سکتا ہوں"...... گھناگو نے کہا۔

"ہم اس سے وچن لینا چاہتے ہیں کہ وہ کاشام جادو اور اس کی شکتیوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال نہیں کرے گا۔ باقی جو چاہے وہ کرتا پھرے ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم یہیں رکو۔ میں آرہا ہوں"...... اس لڑکے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر دوبارہ پرندے کے روپ میں آیا اور اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی سائیں سائیں کی آواز کے ساتھ ہی وہ پرندہ ایک بار پھر ان کے سامنے آکر زمین پر گرا اور پھر لوٹ پوٹ ہو کر لڑکے کے روپ میں آگیا۔

"تمہاری شرط مہاراج کو منظور ہے اور اس نے وچن دیا ہے کہ وہ کاشام جادو کو مسلمانوں کے خلاف استعمال نہیں کرے گا"۔

گھناگو نے کہا۔

"ہمارے سامنے آکر وچن دے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کالی دیوی کے استھان پر وہ ایسا وچن نہیں دے سکتا۔ تم دارالحکومت پہنچ جاؤ۔ وہاں وچن دے سکتا ہے"...... گھناگو نے جواب دیا۔

"یہاں کیوں نہیں دے سکتا۔ وجہ"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کالی دیوی کا استھان ہے اور یہ کالی دیوی کی توہین ہے کہ یہاں اس کے دشمنوں کے حق میں وچن دیا جائے"...... گھناگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ کاشام جادو کی سب سے بڑی شکتی کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کاشام جادو کی سب سے بڑی شکتی کشاپی ہے۔ باقی تمام شکتیاں اس کے تحت ہیں"...... گھناگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ شکتی آتما رام کی اجازت کے بغیر ہم سے بات کر سکتی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جب تک ان کے گرد روشنی کا حصار ہے وہ ویسے بھی کچھ نہیں کر سکتی اور ویسے اب وہ مہاراج آتما رام کی اجازت کے بغیر بات ہی نہیں کر سکتی۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہاری شرط مہاراج آتما رام نے پوری کر دی ہے"...... گھناگو نے کہا۔

"اسی لئے تو میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ کشاپی اگر اس وچن کی

توشیق کر دیتی ہے تو پھر میں مطمئن ہو جاؤں گا کیونکہ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ روحانی حصار کے خاتمے پر شکتیاں ازخود اس وچن کی خلاف ورزی کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ مہاراج کی پابند ہیں"...... گھناگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس آتما رام کو یہاں بلاؤ ۔ پہلے ہم اس سے بات کریں گے پھر اگر ہماری تسلی ہو گئی تو وچن کی کارروائی دارالحکومت جا کر بھی کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں تمہاری بات مہاراج تک پہنچا دیتا ہوں"۔ گھناگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لوٹ پوٹ ہو کر پرندہ بنا اور پھر اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا ۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔

"مہاراج نے تمہاری یہ شرط بھی منظور کر لی ہے ۔ لیکن یہ ملاقات آشرم میں نہیں ہو گی ۔ وہ ساحل پر ملاقات کرنے کے لئے تیار ہیں"...... گھناگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ ہمیں کیا اعتراض ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو آؤ ۔ میں فضا میں اڑ کر تمہاری رہنمائی کرتا ہوں"۔ گھناگو نے کہا۔

"نہیں ۔ تم ہمیں جگہ بتا دو ۔ ہم خود وہاں پہنچ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"جہاں سے تم جزیرے کی زمین سے نکلے تھے جہاں بلند مینار ہے وہاں پہنچ جاؤ ۔ میں مہاراج کو لے آتا ہوں"...... گھناگو نے کہا اور پھر وہ پرندے کے روپ میں آیا اور اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران صاحب ۔ کیا آپ واقعی وچن لے کر واپس چلے جائیں گے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ لیکن اب اس پر کوئی بحث نہیں ہو گی ۔ آؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس آشرم کے گیٹ سے باہر نکل کر وہ تیزی سے اس واچ ٹاور کی طرف بڑھتے چلے گئے جو ابھی تک سلامت تھا اور جہاں سے انہوں نے دوسرے تین ٹاورز کو سپر میگا میزائل سے تباہ کر دیا تھا ۔ جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے ٹاور کے قریب ہی ایک بانس کی طرح دبلے پتلے آدمی کو کھڑے دیکھا ۔ گھناگو اس کے ساتھ کھڑا تھا ۔ اس بانس نما آدمی نے سر پر زرد رنگ کی بڑی سی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا ۔ اس کا چہرہ پتلا اور لمبوترا تھا ۔ ناک اونٹ کے کوہان کی طرح درمیان سے اوپر کو اٹھی ہوئی تھی ۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور وہ خاموش کھڑا تھا ۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ان کے قریب پہنچ گیا۔

"میرا نام آتما رام ہے ۔ تم نے میرے گرو کالی داس کی ہتھیا کی ہے اور کالی دیوی کے استھان کے اندر بے شمار پجاری مار ڈالے ہیں

یہ اتنے بھیانک جرائم ہیں کہ تم سب کی ہڈیاں کتوں کے آگے پھینکوائی جا سکتی ہیں لیکن گھنا گو نے میری منت کی ہے کہ میں تمہیں زندہ واپس جانے دوں اور میں نے گھنا گو کی بات مان لی ہے" ۔اس دبلے پتلے آدمی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کالی داس تمہارا گرو تھا"...... عمران نے اس کی بات کا برا منائے بغیر کہا جبکہ عمران کے ساتھیوں کے چہرے آتما رام کی بات سن کر کر غصے سے سرخ پڑ گئے تھے۔

"ہاں ۔وہ میرے گرو تھے ۔کیوں"...... آتما رام نے چونک کر کہا۔

"اگر تمہارے گرو کو ہلاک کیا جا سکتا ہے تو تم تو پھر اس کے چیلے ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔گرو مہاراج صرف اس لئے مار کھا گئے کہ وہ اس وقت سنبھلے ہوئے نہیں تھے اور تم نے انہیں سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر ہلاک کر دیا۔اگر انہیں ذرا سا بھی سنبھلنے کا موقع مل جاتا تو اب تک تمہاری ہڈیوں کو بھی کتے بھنبھوڑ چکے ہوتے اور یہ بھی سن لو کہ تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے جبکہ میں اگر چاہوں تو صرف میری ایک انگلی کے اشارے پر تمہارا عبرتناک حشر ہو سکتا ہے"۔آتما رام نے پہلے سے زیادہ غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم بار بار کتوں کی بات کر رہے ہو۔کیا تمہارے اندر کسی کتے کی روح تو نہیں ہے۔ہم بھی صرف گھنا گو کی وجہ سے یہاں آئے

ہیں ورنہ تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔تم جیسے سینکڑوں جادوگر اب تک ہمارے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں"۔عمران کا لہجہ بھی یکلخت غصیلا ہو گیا تھا۔

"گھنا گو ۔یہ کیا ہو رہا ہے۔کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہم ایسی باتیں سننے کے متحمل نہیں ہو سکتے"...... آتما رام نے چیخ کر قریب کھڑے گھنا گو نے مخاطب ہو کر کہا۔

"مہاراج ۔یہ نادان ہیں ۔آپ انہیں شما کر دیجئے اور سنو۔تم بھی سنو۔مہاراج اس وقت سب سے بڑے گرو ہیں ۔ان کی توہین اگر دوبارہ تم نے کی تو ان کی شکتیاں ویسے ہی تم پر ٹوٹ پڑیں گی اس لئے وچن کی بات کرو"...... گھنا گو نے آتما رام سے بات کرنے کے ساتھ ساتھ عمران سے بھی مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے مہاراج نے خود ہی ہمارے خلاف ایسی بات کی ہے۔بہرحال اب وچن کی بات ہونی چاہئے۔کیا تم وچن دینے کے لئے تیار ہو کہ روحانی حصار کے خاتمے کے بعد تم کاشام جادو کو مسلمانوں کے خلاف استعمال نہیں کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔میں وچن دینے کے لئے تیار ہوں اور ویسے بھی میں انہیں اس کام پر نہیں لگا سکتا کیونکہ مسلمانوں میں بڑی بڑی روحانی شخصیتیں موجود ہیں ۔پہلے بھی ایک ایسی ہی شخصیت نے کاشام جادو کو زمین میں دفن کر دیا تھا اور اب بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے اس لئے میں ایسا حکم نہیں دے سکتا۔البتہ میں انہیں اپنی طاقت کے لئے

استعمال کروں گا اور پوری دنیا میں مجھ سے بڑا جادوگر اور مہاپرش اور کوئی نہ ہو گا"...... آتمارام نے کہا۔

"کاشام جادو کی سب سے بڑی شکتی کو یہاں بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ روحانی حصار سے باہر نہیں آسکتی اور روحانی حصار کے ختم ہونے میں ابھی چند روز باقی ہیں"...... آتمارام نے جواب دیا۔

"ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ روحانی حصار اس پورے جزیرے کے گرد ہے اور اب تو ہم اندر موجود ہیں تو پھر یہ بات کیوں نہیں ہو سکتی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ روحانی حصار جزیرے کے گرد کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر تو یہاں کالی دیوی کا کوئی سیوک داخل ہی نہ ہو سکے۔ یہ حصار جزیرے کے اندر ایک خاص علاقے تک محدود ہے"...... آتمارام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ان سے مل سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ جب تک روحانی حصار ختم نہیں ہو جاتا میں اس میں داخل نہیں ہو سکتا"...... آتمارام نے کہا۔

"پھر تم ان کے گرو کیسے بن گئے"...... عمران نے کہا۔

"یہ اصول اور قانون کی بات ہے۔ گرو کے بعد اس کا سب سے بڑا چیلا گرو بن جاتا ہے"...... آتمارام نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جب تک روحانی حصار ختم نہ ہو تمہارا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"رابطہ تو ہے لیکن ملاقات نہیں ہو سکتی"...... آتمارام نے کہا۔

"ہمیں روحانی حصار کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہم اس میں داخل ہو کر کشاپی سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ گھناگو کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دو وہ ہمیں وہاں لے چلے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم اس سے کیا بات کرنا چاہتے ہو"...... آتمارام نے کہا۔

"میں اس سے یہ توثیق چاہتا ہوں کہ وہ تمہارے وچن کی پاسداری کرے گی یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... آتمارام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا جبکہ گھناگو لوٹ پوٹ ہو کر پرندے کے روپ میں آیا اور پھر اڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ آتمام رام کے ساتھ چلتے ہوئے وہ ساحل کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر جب وہ جزیرے کے ایسے حصے پر پہنچے جہاں سوائے گھنی جھاڑیوں کے دور دور تک کچھ نہ تھا وہاں آتمارام رک گیا۔ اسی لمحے گھناگو بھی اڑتا ہوا آیا اور ان کے قریب زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر دوبارہ لڑکے کے روپ میں آگیا۔

"یہ سارا علاقہ کاشام جادو کی شکتیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ان کے گرد روحانی حصار ہے اس لئے یہ یہاں سے باہر نہیں جا سکتیں"۔ گھناگو نے کہا۔

"آتمارام۔ تم اس کشاپی سے بات کرو۔ کیا کہتی ہے وہ"۔

عمران نے آتمارام سے کہا تو آتمارام نے اثبات میں سرہلایا اور پھر آنکھیں بند کر کے وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتا رہا اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ ہوا میں بلند کر کے اسے مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے ہاتھ نیچے کیا اور آنکھیں کھول دیں۔

"میں نے کشاپی کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہارے سامنے ظاہر ہو تم سے بات کرے۔ تم آگے چلے جاؤ۔ جہاں تمہیں زرد رنگ کی جھاڑیوں کا چکر نظر آرہا ہے یہاں روشنی کا حصار ہے۔ اس کے اندر کشاپی موجود ہو گی"...... آتمارام نے کہا۔

"تم سب یہیں رکو۔ میں اور جولیا اندر جائیں گے۔ آؤ جولیا"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلایا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔

"مجھے تو کوئی حصار نظر نہیں آرہا"...... جولیا نے کہا۔

"یہ روحانی حصار ہے۔ کوئی آگ یا دھوئیں کا حصار نہیں ہے۔ البتہ ان لوگوں کو یہ اس لئے نظر آرہا ہو گا کہ یہ لوگ غیر مسلم ہیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں زرد رنگ کی جھاڑیوں کے پاس پہنچ گئے اور پھر جیسے ہی انہوں نے ان جھاڑیوں کو کراس کیا یکلخت ایک جھاڑی میں سے ایک انتہائی خوبصورت عورت باہر آگئی۔ اس کے جسم پر قدیم دور کی شہزادیوں جیسا سرخ رنگ کا لباس تھا۔ وہ ہر لحاظ سے قدیم دور کی انتہائی خوبصورت شہزادی نظر آرہی تھی لیکن اس کے ہونٹوں کے

دونوں کناروں سے دو بڑے بڑے اور نوکیلے دانت باہر کو نکل کر اوپر کو مڑے ہوئے تھے۔ ان مڑے ہوئے دانتوں کی وجہ سے اس کا خوبصورت چہرہ بے حد کریہہ دکھائی دے رہا تھا۔

"میرا نام کشاپی ہے۔ میرے قریب مت آنا۔ تمہارے پاس تیز روشنی ہے اور میں اس روشنی کی تاب نہیں لا سکتی"...... اس عورت نے کہا تو عمران اور جولیا دونوں وہیں رک گئے۔

"تم کاشام جادو کی طاقت ہو یا کوئی عام عورت"...... عمران نے کہا۔

"میں کاشام جادو کی سب سے بڑی شکتی ہوں۔ ہمیں صدیوں پہلے زمین کی آخری تہہ میں دفن کر دیا گیا تھا۔ پھر ہمیں اب باہر نکالا گیا ہے لیکن ہمارے گرد روشنی کی دیوار ہے جسے ہم پار نہیں کر سکتیں۔ تم روشنی کے لوگ ہو۔ تم یہاں کیوں آئے ہو"...... اس عورت نے کہا۔

"اس وقت تمہارا گرو مہاراج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"مہاراج آتمارام"...... کشاپی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمیں وچن دے رہا ہے کہ روشنی کا حصار ختم ہونے کے بعد وہ تمہیں مسلمانوں کے خلاف استعمال نہیں کرے گا۔ کیا وہ درست وچن دے رہا ہے یا یہ اس کی کوئی چال ہے"...... عمران نے کہا۔

"مہاراج کا وچن درست ہے اور مہاراج ہی ہمیں کسی کام کا حکم

دے سکتا ہے ۔ ہم ازخود کچھ نہیں کر سکتیں "...... کشاپی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم مسلمانوں کا خاتمہ کس طرح کرتی ہو ۔ کیا طریقہ استعمال کرتی ہو "...... اچانک جولیا نے کہا۔

" ہم جس مسلمان کو ختم کرنا چاہیں اسے بے شمار دولت مہیا کر دیتی ہیں ۔ سونے کے ٹکڑوں کے ڈھیر اور مسلمانوں کو جب بے شمار دولت ملتی ہے تو وہ فوراً عورتوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں اور کاشام جادو کی شکتیاں عورتیں بن کر ان کے پاس پہنچ جاتی ہیں اور پھر کسی بھی کمزور لمحے میں اس مسلمان کی گردن توڑ دی جاتی ہے اس طرح یہ کام چند روز میں مکمل ہو جاتا ہے "...... کشاپی نے جواب دیا۔

" لیکن اس طرح تو پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کرنے کے لئے تمہیں لاکھوں سال چاہئیں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کاشام جادو کی لاکھوں کروڑوں شکتیاں ہیں جو پوری دنیا میں پھیل کر یہ کام شروع کر دیتی ہیں ۔ اس طرح پوری دنیا میں ہزاروں مسلمانوں کا خاتمہ روزانہ کر دیا جاتا ہے "...... کشاپی نے جواب دیا۔

" تمہیں کیسے فنا کیا جا سکتا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" یہ راز ہے جو کسی کو بھی نہیں بتایا جا سکتا "...... کشاپی نے

جواب دیا۔

" اگر تمہیں فنا کر دیا جائے تو کیا تمہارے ماتحت شکتیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی "...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ میرے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری ان شکتیوں کی سردار بن جائے گی ۔ ہماری تعداد لاکھوں میں ہے "۔ کشاپی نے جواب دیا۔

" کیا تم وچن دیتی ہو کہ اگر تمہیں آتما رام بھی حکم دے تو تم مسلمانوں کے خلاف کام نہیں کرو گی "...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ میں کوئی وچن نہیں دے سکتی ۔ نہ یہ ہمارا کام ہے ۔ ہمیں تو جو حکم ملے گا وہ ہم پورا کریں گے "...... کشاپی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ ہم جا رہے ہیں "...... عمران نے کہا اور واپس مڑنے لگا تو کشاپی یکلخت اس جھاڑی کے اندر غائب ہو گئی اور عمران جولیا سمیت ان زرد جھاڑیوں سے نکل کر واپس اس طرف کو بڑھنے لگا جہاں آتما رام، گھناگو اور عمران کے ساتھی موجود تھے ۔

" تم نے بات کر لی ۔ بولو کیا کہتے ہو "...... آتما رام نے کہا۔

" تم وچن دو کہ تم کاشام جادو کی شکتیوں کو مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کا حکم نہیں دو گے "...... عمران نے کہا۔

" اور اگر میں نہ دوں تو پھر "...... آتما رام نے کہا۔

" پھر کالی داس کی طرح تم بھی نرک میں پہنچ جاؤ گے "۔ عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... آتما رام نے تمسخرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم شاید اپنی شیطانی شکتیوں پر فخر کر رہے ہو لیکن یہ تمہاری شکتیاں روشنی کے مقدس کلام کے سامنے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتیں۔ اگر تم آزمانا چاہتے ہو تو بتاؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ یہ آدمی درست کہہ رہا ہے۔ آپ اپنی جان خطرے میں نہ ڈالیں"...... آتما رام کے بولنے سے پہلے اس کے ساتھ کھڑا گھنا گو بول پڑا۔ اس کے لہجے میں خوف کی لرزش نمایاں تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میں وچن دیتا ہوں"...... آتما رام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ وچن کے الفاظ دوہرانے شروع کر دیئے اور وچن دینے کے بعد اس نے ہاتھ نیچے کر لئے۔

"اب اگر تم وچن کو توڑو گے تو پھر اس کی ذمہ داری بھی تمہاری ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں سمجھتا ہوں"...... آتما رام نے جواب دیا۔

"ہم دارالحکومت کیسے پہنچیں گے۔ کیا یہاں کوئی لانچ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں جس لانچ پر آیا ہوں وہ تم لے جاؤ۔ میں نے ابھی کالی دیوی کو پرنام کرنا ہے"...... آتما رام نے کہا۔

"کہاں ہے لانچ"...... عمران نے کہا۔

"ادھر اس جگہ۔ جہاں تم ہم سے ملے تھے"...... آتما رام نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور اس طرف کو بڑھ گیا جہاں واچ ٹاور موجود تھا جو ابھی تک صحیح سلامت تھا۔ اس کے سب ساتھیوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"ہمیں اس پجاری کے وچن پر اعتبار نہیں ہے عمران صاحب"۔ آخر کار صفدر نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔

"یہ شیطان کا پجاری ہے اور شیطان کے کسی وچن کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تم کیا کہتے ہو جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ مجھے وچ ڈاکٹر گاگانی نے بتایا تھا کہ کسی بھی قسم کے وچن کی مدت دس یوم ہوتی ہے۔ اگر وچن کو دس یوم کے اندر توڑا جائے تو وچن توڑنے والا ہلاک ہو جاتا ہے لیکن دس یوم کے بعد وچن توڑنے پر وہ ہلاک نہیں ہوتا بلکہ اپنے دیوتا کو اسے کوئی بھینٹ دینا پڑتی ہے اور بس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"میں نے بھی یہی سنا ہوا ہے اور روحانی حصار کے خاتمے میں اب پانچ چھ روز باقی رہ گئے ہیں اور میں نے بے حد سوچا ہے لیکن اس وقت ہم جس پوزیشن میں ہیں ہم کاشام جادو کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔

زیادہ سے زیادہ ہم اس آتما رام کا خاتمہ کر سکتے ہیں لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس کی جگہ کوئی اور لے لے گا جیسے کالی داس کے خاتمے کے بعد یہ آتما رام سامنے آگیا ہے اس لئے ہم دارالحکومت پہنچ کر اس بارے میں سید چراغ شاہ صاحب سے فون پر رہنمائی حاصل کریں گے“...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”کالی داس سیکورٹی کا آدمی تھا اس لئے اس کی ہلاکت کا یہ فائدہ ہو گا کہ اب ہمیں واپس آنے پر یہاں شکتیوں سے تو پالا پڑ سکتا ہے لیکن سیکورٹی کے انتظامات سے نہیں کیونکہ یہ آتما رام عام سا پجاری ہے“...... صفدر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ تمام ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک بڑے سے کمرے میں بچھے ہوئے تخت پر ایک بوڑھا آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا اور وہ سر سے ننگا تھا۔ اس کے سر پر گھنے سیاہ بال تھے جو اس کے کاندھوں تک لٹک رہے تھے۔ اس کی سیاہ رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں جو لوہے کی سلاخوں کے انداز میں اکڑی ہوئی تھیں۔ چہرہ بڑا اور بھاری تھا۔ اس کی ایک آنکھ پر سیاہ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی جبکہ دوسری آنکھ میں تیز سرخ رنگ نمایاں طور پر جھلک رہا تھا۔ یہ پنڈت گوبند رام تھا اور کافرستان کے ایک علاقے کرناٹک میں موجود ایک قدیم ترین معبد کا سب سے بڑا پجاری تھا۔ گوبند رام کے بارے میں کرناٹک میں یہ بات مشہور تھی کہ یہ کرناٹک کے قدیم ترین سفلی عمل جسے وہاں عرف عام میں چاپڑا کہا جاتا ہے کا سب سے بڑا ماہر ہے اور یہ عمل صدیوں سے اس کے آباؤ اجداد میں چلا آ رہا ہے جس معبد کا وہ مہا پجاری تھا اس معبد کو بھی چاپڑا کا معبد کہا جاتا تھا

گوبند رام گو کافرستانی دھرم کا پیروکار تھا لیکن چاپڑا دیوتا کرناٹک کا مقامی دیوتا تھا اور کرناٹک میں یہ بات عام تھی کہ چاپڑا دراصل کافرستانی دھرم کے کرشن مہاراج کے مخالف دیوتا کا بیٹا تھا لیکن وہ اپنے باپ کے خلاف کرشن مہاراج سے مل گیا تھا اور کرشن مہاراج نے اسے دیوتا کا روپ دے دیا تھا لیکن اس کی پوجا صرف کرناٹک میں ہی کی جاتی تھی۔ ویسے عام طور پر کرناٹک میں چاپڑا دیوتا کو کالی دیوی سے بھی زیادہ طاقتور تسلیم کیا جاتا تھا اور اب تک اس چاپڑا دیوتا کے سامنے نوجوان لڑکیوں کو بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔ گو کافرستانی حکومت نے انسانوں کی بھینٹ کو جرم قرار دے دیا تھا لیکن یہاں چاپڑا دیوتا کے معبد میں خفیہ طور پر اس پر ابھی تک عمل جاری تھا لیکن اس کے لئے جو لڑکی لائی جاتی تھی وہ کرناٹک کی حدود سے باہر سے اغوا کر کے لائی جاتی تھی اور یہ سارا کام خاموشی سے کیا جاتا تھا۔ صرف گوبند رام اور کرناٹک میں پھیلے ہوئے اس کے خاص خاص آدمی اس عمل میں شریک ہوتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس طرح چاپڑا دیوتا ان سے خوش رہتا ہے اور انہیں دولت اور طاقت دیتا رہتا ہے۔ اس وقت گوبند رام اپنے تخت پر بیٹھا اپنے مخصوص جاپ میں مصروف تھا جبکہ سامنے دیوار پر ایک سیاہ رنگ کے خوفناک سانڈ کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کی سرخ آنکھیں بلبوں کی طرح روشن تھیں۔ یہ سانڈ چاپڑا دیوتا کا خاص سانڈ سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ چاپڑا دیوتا اس سانڈ پر بیٹھ کر اپنے بے شمار دشمنوں کو

آناً فاناً ہلاک کر دیتا تھا اس لئے اس سانڈ کو بھی چاپڑا والے انتہائی مقدس خیال کرتے تھے اور اسے چاپڑا دھرم میں بطور نشان استعمال کیا جاتا تھا۔ گوبند رام جاپ میں مصروف تھا کہ سائیڈ پر موجود کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور تخت کے قریب آ کر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں آئے ہو"...... گوبند رام نے گردن گھماتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت کے تلسیائی معبد کا مہا پجاری کاسرک آپ سے ملنے آیا ہے"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو گوبند رام چونک پڑا۔

"ہاں۔ وہ ہمارا دوست ہے۔ اسے بڑے کمرے میں پہنچاؤ اور اس کی سیوا کرو۔ ہم جاپ مکمل کر کے ابھی آ رہے ہیں"...... گوبند رام نے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ کاسرک یہاں کیوں آیا ہو گا"...... گوبند رام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تخت پر ہاتھ مار دیا۔

"ستا گو حاضر ہو جاؤ"...... گوبند رام نے کہا تو تخت کے نیچے سے ایک گہرے سیاہ رنگ کا جانور نکل کر سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس جانور کی تھوتھنی لمبی تھی اور اس کے بڑے بڑے دانت تھوتھنی سے باہر نکلے ہوئے تھے اور سرخ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"ستا گو حاضر ہے آقا"...... جانور کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

" تلسیائی معبد کا مہا پجاری کاسرک ہم سے ملنے اچانک اور بغیر کسی اطلاع کے آیا ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کیوں آیا ہے"۔ گوبند رام نے کہا۔

"آقا۔ اس کی اکلوتی بیٹی پوریا کو کاشام جادو کے دشمنوں نے کالی ناتھ جزیرے پر ہلاک کر دیا ہے اور مہا پجاری اپنی بیٹی کا انتقام لینا چاہتا ہے"...... ستا گو نے کہا تو گوبند رام بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی اکلوتی آنکھ میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں نظر آنے لگ گئیں۔

"کاشام جادو۔ یہ کون سا جادو ہے۔ ہم تو اس کا نام ہی پہلی بار سن رہے ہیں اور پاکیشیائی دشمن۔ وہ کون ہیں اور انہوں نے کیوں پوریا کو ہلاک کیا ہے۔ کاسرک تو خود مہا پجاری ہے۔ وہ اپنی بیٹی کا انتقام خود لینے کی بجائے ہمارے پاس کیوں آیا ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... گوبند رام نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا تو اس جانور نے شروع سے لے کر اب تک کاشام جادو کے سلسلے میں ہونے والے واقعات دوہرانے شروع کر دیئے۔ گوبند رام حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھتا ہوا یہ سب کچھ سنتا رہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ کاشام جادو یقیناً کوئی بڑا جادو ہو گا اس لئے کالی داس نے اس پر قبضہ کر لیا ہو گا"...... گوبند رام نے کہا

"ہاں آقا۔ یہ قدیم دور کا سب سے بڑا اور سب سے طاقتور جادو

ہے۔ جو اس جادو کا مہا گرو ہو گا وہ پوری دنیا پر راج کرے گا"۔ ستا گو نے کہا۔

"لیکن آتما رام نے کیوں ان پاکیشیائیوں کو وچن دیا ہے۔ کیا اس کے پاس شکتیاں نہیں تھیں جن کی مدد سے ان پاکیشیائیوں کا خاتمہ کر دیا جاتا"...... گوبند رام نے کہا۔

"آقا۔ یہ پاکیشیائی روشنی کے لوگ ہیں۔ ان کے پاس ان کا ایسا مقدس کلام ہے جو روشنی کا کلام ہے جس کے قریب بھی اندھیرا نہیں جا سکتا اور آقا۔ آپ تو جانتے ہیں کہ تمام جادو اور جادو کی شکتیاں اندھیرے کی پیداوار ہیں۔ ان لوگوں نے کالی داس کو ختم کر دیا جبکہ کالی داس کے پاس بے شمار شکتیاں تھیں اور وہ کاشام جادو کا مہا گرو بھی تھا اس لئے آتما رام ان لوگوں سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔ ویسے بھی وہ بزدل آدمی ہے لیکن اس نے یہ وچن اس لئے دیا ہے کہ وہ حالات پر پوری طرح قابو پانے کے بعد وچن توڑ دے گا اور پھر کالی دیوی کے معبد میں بھینٹ دے کر وچن سے مکمل طور پر چھٹکارا حاصل کر لے گا"...... ستا گو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے حالات پر قابو پائے گا۔ کیا کرے گا وہ"...... گوبند رام نے کہا۔

"آقا۔ پانچ چھ روز بعد کاشام جادو کی شکتیوں کے گرد موجود روشنی کا حصار ختم ہو جائے گا اور کاشام جادو کی شکتیاں آزاد ہو جائیں گی لیکن وہ مزید ایک ماہ تک کالی ناتھ جزیرے سے باہر نہ جا سکیں گی

اور آتما رام یہ چند دن گزارنا چاہتا ہے۔ جب یہ دن گزر جائیں گے تو پھر آتما رام کاشام جادو کی انتہائی طاقتور شکتیوں کو پوری دنیا کے خلاف استعمال کرے گا اور پھر اس کا مقابلہ دنیا میں کوئی نہ کر سکے گا"...... سٹا گو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ کاشام جادو تو ہمارے پاس ہونا چاہیے"...... گوبند رام نے کہا۔

"آقا۔ اگر آپ اس جادو پر قبضہ کر لیں تو آپ پوری دنیا کے آقا بن جائیں گے لیکن آقا۔ یہ پاکیشیائی بے حد تیز ہیں۔ یہ ہر صورت میں کاشام جادو کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں"...... سٹا گو نے کہا۔

"لیکن ابھی تم نے بتایا ہے کہ وہ وچن لے کر واپس چلے گئے ہیں پھر"...... گوبند رام نے کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ کالی ناتھ سے واپس چلے گئے ہیں لیکن ابھی دارالحکومت میں موجود ہیں۔ وہ روشنی کے لوگ ہیں اس لئے میں ان کے خیالات معلوم نہیں کر سکتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ اس طرح واپس جانے والے نہیں ہیں کیونکہ کاشام جادو کو مسلمانوں کے خاتمے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اس لئے یہ لوگ بھی بغیر کاشام جادو کے خاتمے کے واپس جانے والے نہیں ہیں"...... سٹا گو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان پاکیشیائیوں کے پاس کون سا جادو ہے"...... گوبند رام نے کہا۔

"ان کے دھرم میں جادو حرام ہے آقا۔ یہ اپنے مقدس روشنی کے کلام سے کام لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے پاس بے پناہ ذہانت اور تجربہ ہے"...... سٹا گو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سے کیسے نمٹا جا سکتا ہے"...... گوبند رام نے کہا۔

"آقا۔ انہیں حرام پلا دیا جائے۔ ان پر گندگی اور غلاظت ڈال دی جائے تو یہ بے بس ہو جائیں گے پھر آپ کی کوئی شکتی بھی ان کا خاتمہ کر سکے گی"...... سٹا گو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو کوئی بات نہیں۔ اس طرح تو میں ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکتا ہوں"...... گوبند رام نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو سٹا گو نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش رہا۔

"ارے ہاں۔ اس آتما رام کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے اور کاشام جادو پر کیسے قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بتاؤ"...... گوبند رام نے کہا۔

"آقا۔ آپ آتما رام پر گھماؤ چکر چلا دیں۔ یہ ایسی شکتی ہے جس کا کوئی توڑ آتما رام کے پاس نہیں ہے اور روحانی حصار کی وجہ سے کاشام جادو کی شکتیاں بھی اس کی مدد نہ کر سکیں گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا اور جیسے ہی وہ ہلاک ہو گا آپ خود بخود کاشام جادو کے مہا گرو بن جائیں گے"...... سٹا گو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ اب تم جا کر دوگنا بھینٹ لے لو"...... گوبند رام نے خوش ہو کر کہا تو سٹا گو نے مسرت بھرے انداز میں قلقاری ماری اور دوسرے لمحے وہ تخت کے نیچے غائب ہو گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان کے دارالحکومت کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ کالی ناتھ جزیرے سے وہ لانچ کے ذریعے ساحل پر پہنچے اور پھر وہاں سے وہ ٹیکسیوں کے ذریعے مین مارکیٹ آ گئے۔ یہاں عمران نے ایک پراپرٹی سینڈیکیٹ کو کیش سیکورٹی دے کر یہ رہائشی کوٹھی حاصل کر لی جس میں ایک کار بھی موجود تھی۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پہنچے تھے۔ راستے میں مارکیٹ سے وہ اپنے لئے نئے لباس خرید لائے تھے۔ اس لئے سب سے پہلے انہوں نے غسل کر کے لباس تبدیل کئے اور پھر اس کمرے میں آ بیٹھے تھے۔ یہاں باقاعدہ کچن موجود تھا اور ضرورت کی تمام چیزیں بھی اس میں موجود تھیں اس لئے جولیا کچن میں کافی بنانے چلی گئی تھی جبکہ صفدر اس کی مدد کے لئے ساتھ تھا اور سٹنگ روم میں اس وقت عمران اور کیپٹن شکیل موجود تھے کیونکہ جوزف باہر برآمدے میں ازخود پہرہ

دینے کے لئے چلا گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ کاشام جادو تو گورکھ دھندہ ہی بن گیا ہے۔ ہر روز ایک نیا پجاری اس پر قبضہ کر لیتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں اور مجھے یقین ہے کہ یہ آتما رام بھی زیادہ دیر اس کا مہا گرو نہیں رہ سکتا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس لئے کہ آتما رام بزدل آدمی ہے۔ جس طرح ہم سے فوری پیچھا چھڑانے کے لئے اس نے وچن دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں جرأت کا فقدان ہے اور یہاں کافرستان میں ایک سے ایک بڑھ کر پجاری بھرے پڑے ہیں اور کاشام جادو میں ایسی کشش ہے کہ ہر پجاری اس کا مہا گرو بننے کی کوشش کر سکتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ جب تک کاشام جادو کے گرد روحانی حصار ختم نہیں ہو جاتا اور آتما رام اس کی شیطانی شکتیوں کو ہمارے خلاف استعمال نہیں کر سکتا اس وقت تک اسے مہلت چاہئے تھی"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اسی لمحے صفدر ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا تھی۔ ٹرے میں کافی کے برتن رکھے ہوئے تھے۔

"ایک کپ باہر موجود جوزف کو دے دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرے کو میز پر رکھ کر اس نے ایک کپ اٹھایا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ جولیا اس دوران کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ چند لمحوں بعد صفدر بھی واپس آ گیا۔

"عمران صاحب۔ سید چراغ شاہ صاحب کو فون تو کریں"۔ صفدر نے کہا۔

"میں مسلسل یہی سوچ رہا ہوں کہ فون کروں یا نہ کروں یا امام مسجد مولوی حبیب الدین سے بات کی جائے"...... عمران نے کہا۔

"مولوی صاحب نے تو جو کچھ بتانا تھا وہ پہلے ہی بتا چکے ہیں اور ان کی ترکیب پر عمل کرنے کے لئے ہمیں وہاں گہرا تالاب بنوانا پڑے گا جس میں انتہائی تیز تیزاب بھرا جائے اور پھر کاشام جادو کی تمام شکتیوں کو پکڑ پکڑ کر اس میں ڈالا جائے اور یہ کام بہر حال ناممکن ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہ شکتیاں ویسے ہی ہماری نظروں سے غائب ہیں اس لئے بھی اس پر عمل نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ سید چراغ شاہ صاحب کو کیوں فون نہیں کرنا چاہتے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جس طرح مجھے تمہارے چیف سے ڈر لگتا ہے اسی طرح سید چراغ شاہ صاحب سے بھی ڈر لگتا ہے۔ تمہارا چیف بھی ناکامی کا لفظ سنتے ہی موت کی سزا سنا دیتا ہے اسی طرح سید چراغ شاہ صاحب بھی

اسے ہماری ناکامی قرار دے کر ہمیں سزا دے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ سید چراغ شاہ صاحب بے حد شفیق بزرگ ہیں اور ویسے بھی انہیں آپ کی مشکلات کا بخوبی احساس ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ کر لیتے ہیں فون"...... عمران نے کہا اور پھر کافی پینے کے بعد اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اسے چونکہ کافرستان سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر معلوم تھا اس لئے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ فون میں لاؤڈر موجود تھا اس لئے اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"السلام علیکم"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہ سید چراغ شاہ صاحب کے صاحبزادے کی آواز ہے۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سید چراغ شاہ صاحب سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ ابھی مسجد سے واپس تشریف نہیں لائے۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں۔ جب وہ تشریف لائیں گے تو میں آپ کو فون کر کے بات کرا دوں گا"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا

گیا۔

" میں کافرستان کے دارالحکومت سے بات کر رہا ہوں۔ وہ کب تک آجائیں گے۔ میں خود دوبارہ فون کر لوں گا "....... عمران نے کہا۔

" ایک منٹ ہولڈ کریں۔ شاید وہ تشریف لے آئے ہیں۔ معلوم کرتا ہوں "....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور علیحدہ رکھنے جانے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں "....... تھوڑی دیر بعد سید چراغ شاہ صاحب کی شفیق اور انتہائی نرم آواز سنائی دی۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران عرض کر رہا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے صاحبزادے نے بتایا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم نے کیوں فون کیا ہے۔ ویسے عمران بیٹے۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے جس ذہانت سے کالی ناتھ جزیرے کے اس بڑے شیطان کالی داس کا خاتمہ کیا ہے وہ واقعی قابل مبارک باد ہے۔ انسان کو اسی طرح حق کی راہ میں اپنی بھرپور ذہانت کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور یہ تم اور تمہارے ساتھی ہی ہیں کہ جو اس انداز کی جدوجہد کر سکتے ہیں۔ اب رہ گیا ہے کاشام جادو کا خاتمہ۔ تو مولوی حبیب

الدین نے جو کچھ بتایا ہے اس پر عمل ناممکن ہے اور تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ ان شکتیوں کا خاتمہ کیسے کیا جائے "....... سید صاحب نے خود ہی ساری بات کرتے ہوئے کہا۔

" آپ روشن ضمیر ہیں جناب۔ واقعی یہی بات ہے اور آپ کی اس شاباش نے ہمارے حوصلے اور بلند کر دیئے ہیں "....... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران بیٹے۔ کاشام جادو اس طرح ختم نہیں ہو گا جس طرح تم سوچ رہے ہو۔ اس کی شیطانی طاقتوں کا خاتمہ کافرستان کے علاقے کرناٹک میں باروتی علاقے میں ہو سکتا ہے کیونکہ وہاں کے جنگل میں بے شمار انتہائی خوفناک ابلتی ہوئی دلدلیں موجود ہیں اور یہ دلدلیں صدیوں سے ہونے کی وجہ سے اپنے اندر انتہائی خوفناک تیزابیت رکھتی ہیں۔ ان میں اگر کوئی ہاتھی بھی گر جائے تو چند لمحوں میں گل سڑ جاتا ہے۔ کاشام جادو کی سب سے بڑی اور طاقتور شکتی کشاپی جس سے تم باتیں کر چکے ہو انتہائی ذہین اور خطرناک شیطانی طاقت ہے۔ اس کے تحت اس کی ہزاروں چھوٹی بڑی طاقتیں ہیں اور اگر تم اس کشاپی اور اس کے گرو دونوں کو بیک وقت اس دلدل میں گرا سکو تو پھر یہ دونوں بیک وقت ہلاک ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی کاشام جادو کی تمام شکتیاں بھی خود بخود ہلاک ہو جائیں گی اور کاشام جادو کا قیامت تک کے لئے خاتمہ ہو جائے گا "۔ سید صاحب نے کہا۔

"لیکن شاہ صاحب ۔کاشام جادو کی طاقتیں تو کالی ناتھ جزیرے پر ہیں اور ان کا موجودہ گرو آتما رام بھی وہیں ہے جبکہ کرناٹک کافرستان دارالحکومت سے بہت دور ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کاشام جادو اس وقت روحانی حصار میں ہے اور پانچ روز بعد اس حصار کی مدت ختم ہو جائے گی ۔ اس کے بعد تو یہ طاقتیں آزاد ہو جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"یہ طاقتیں روحانی حصار ختم ہونے کے باوجود ایک ماہ تک کالی ناتھ جزیرے سے ازخود باہر نہیں جا سکتیں اور چونکہ ان کا خاتمہ کرناٹک میں ہو سکتا ہے کالی ناتھ میں نہیں اس لئے ہم نے کرناٹک کے علاقے باروتی کے ایک پجاری گوبند رام کو آمادہ کر دیا ہے کہ وہ آتما رام کی جگہ لے کر کاشام جادو کا گرو بن جائے اور وہ یہ کام آسانی سے کر لے گا۔اس کے بعد اس کے پاس اتنی شیطانی طاقت ہے کہ وہ کاشام جادو کی ان شکتیوں کو کالی داس کی طرح روحانی حصار سمیت کرناٹک کے علاقے باروتی لے جائے ۔ روحانی حصار کی مدت وہاں ختم ہو جائے گی لیکن اس کے باوجود ایک ماہ تک یہ طاقتیں باروتی سے باہر نہ جا سکیں گی اور تم نے ان کا خاتمہ وہیں کرنا ہے لیکن یہ بات سن لو کہ تمہاری معمولی سی کوتاہی یا غفلت تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بھی ان دلدلوں میں دھکیل سکتی ہے اس لئے ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہو گا تمہیں"...... سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان طاقتوں کے خلاف کوئی خصوصی حفاظتی انتظام اگر ہو سکتا ہو تو وہ بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"سب شیطانی طاقتیں بہرحال شیطانی طاقتیں ہوتی ہیں اور تم اب اچھی طرح جان گئے ہو کہ شیطان اور اس کی ذریات سے تحفظ کے لئے تمہیں کیا کرنا چاہئے اس لئے بار بار ایسی بات مت پوچھا کرو"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

"جی اچھا ۔ میں سمجھ گیا ۔ تو اب ہمیں یہاں سے باروتی جانا ہو گا"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا کرتے ہو کیا نہیں ۔ اس کی فیصلہ تم نے خود کرنا ہے ۔ اللہ حافظ"...... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ۔ سید چراغ شاہ صاحب کا حکم غیر مسلموں پر بھی چلتا ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"انہوں نے اس گوبند رام کو گرو بننے کا حکم دیا ہو گا ورنہ کہاں کالی ناتھ جزیرہ اور کہاں کرناٹک"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق کی اطاعت کرتا ہے اس کی اطاعت دنیا کی ہر مخلوق کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے"...... عمران نے

جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب ہمیں باروتی جانا ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں اور اب اصل کھیل شروع ہو گا اس لیئے ہمیں بہر حال ہر طرح سے محتاط رہنا ہو گا۔ پہلے اس کرناٹک کا تفصیلی نقشہ ہمیں دیکھنا چاہیئے تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ یہ کس ٹائپ کا علاقہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ اجازت دیں تو میں یہ نقشہ خرید لاؤں"....... صفدر نے کہا تو عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پنڈت گوبند رام اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کے سامنے ایک بوڑھا آدمی دوزانوں ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔ بوڑھا آدمی لمبے قد اور اکہرے جسم کا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو منڈس۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کس کے سامنے بیٹھے ہوئے ہو"....... گوبند رام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ آقا ہیں مہاراج۔ میں آپ کا انتہائی ادنیٰ غلام ہوں اور بحیثیت خادم میرا یہ فرض ہے کہ میں اپنے آقا کو آئندہ پیش آنے والے خطرے سے آگاہ کروں"....... اس بوڑھے نے اسی طرح سر جھکائے جھکائے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے منڈس کہ عام سے پاکیشیائی مجھ جیسے بڑے
پجاری کے لئے خطرہ بن سکیں۔ میں تو انہیں مکھیوں کی طرح مسل
کر رکھ دوں گا"...... گوبند رام نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔
"وہ عام پاکیشیائی نہیں ہیں آقا۔ انتہائی خطرناک حد تک ذہین
اور تجربہ کار ہیں۔ انہوں نے کالی داس جیسے مہا گرو کا خاتمہ کر دیا اور
آپ کی شکتیاں تو ان کے قریب بھی نہیں جا سکتیں۔ ان کے پاس
مقدس روشن کلام ہوتا ہے اور پھر وہ پاکیزگی اور روشنی کے حصار
میں رہتے ہیں آقا۔ آپ کو روشنی کے حصار کا تو علم ہے کہ کاشام جادو
کی انتہائی طاقتور شکتیاں اور کوئی پنڈت اس روحانی حصار کو نہیں
توڑ سکا جو کاشام جادو کی شکتیوں کے گرد موجود ہے"...... بوڑھے
منڈس نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ آتما رام کے خاتمے کے بعد
میں نے کوشش کی تھی اس حصار کو ختم کر دوں لیکن میں ناکام رہا۔
ٹھیک ہے۔ یہ لوگ واقعی خطرناک ہیں۔ لیکن اب تم بتاؤ کہ مجھے
کیا کرنا چاہئے کہ ان کا خاتمہ یقینی طور پر ہو سکے"...... گوبند رام نے
اس بار نرم لہجے میں کہا۔
"آقا۔ یہ لوگ باروتی آئیں گے تاکہ آپ کو ہلاک کر سکیں۔
جس طرح انہوں نے کالی داس کا خاتمہ کیا ہے لیکن آپ خود بھی
دلدلی علاقے میں چلے جائیں اور اپنی شکتیوں کو بھی وہیں لے جائیں
دلدلی علاقے میں جوکھو قبیلہ رہتا ہے۔ وہ آپ کا غلام ہے۔ آپ

انہیں حکم دے دیں کہ وہ ان پاکیشیائیوں کو گھیر کر کسی دلدل میں
گرا دیں۔ اس طرح یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے"...... منڈس
نے جواب دیا تو گوبند رام بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر
یکلخت جوش کے تاثرات ابھر آئے۔
"بہت خوب منڈس۔ بہت خوب۔ تم نے واقعی حق ادا کر دیا
ہے۔ میرے تو ذہن میں یہ بھی خیال نہ آیا تھا۔ باروتی کے دلدلی
علاقے کنٹرو کے جوکھو گاؤں میں ہمارا معبد ہے۔ ہم اس معبد میں جا
کر ڈیرہ جما لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم کاشام جادو کی تمام
شکتیوں کو بھی وہیں لے جاتے ہیں۔ یہ پاکیشیائی اگر ہمارے پیچھے
باروتی آئیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم باروتی کی بجائے
جوکھو گاؤں میں ہیں تو یقیناً وہ وہاں پہنچیں گے اور جوکھو قبیلے کے
سینکڑوں افراد انہیں بے حد آسانی سے گھیر کر کسی نہ کسی دلدل میں
گرا سکتے ہیں۔ اس طرح ہماری شکتیاں بھی دیکھ لیں گی اور کاشام
جادو کی شکتیاں بھی کہ ہم انتہائی طاقتور گرو ہیں"...... پنڈت گوبند
رام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ واقعی بے پناہ ذہین ہیں آقا۔ ان پاکیشیائیوں کے خاتمے
کے بعد آپ پوری دنیا کے حاکم بن جائیں گے۔ ساری دنیا آپ کے
قابو میں ہو گی"...... منڈس نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو"...... پنڈت گوبند رام نے کہا تو
بوڑھا اٹھا۔ اس نے پنڈت کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور کمرے

سے باہر چلا گیا۔

" مانڈی حاضر ہو "....... پنڈت گوبند رام نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو کمرے کی چھت سے ایک چھپکلی فرش پر گری اور دوسرے لمحے اس کے گرد دھواں سا نمودار ہوا اور پھر وہ ایک چھوٹے قد کی قبائلی عورت کے روپ میں آ گئی اور سر جھکا کر پنڈت گوبند رام کے سامنے بیٹھ گئی۔

" حکم آقا۔ مانڈی حاضر ہے "....... اس عورت نے باریک اور چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

" مانڈی۔ ابھی منڈس نے مجھے پاکیشیائیوں کے خطرے سے آگاہ کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ پاکیشیائی اب میرے خلاف کام کرنے کے لئے کرناٹک پہنچ رہے ہیں لیکن وہ یہ نہیں بتا سکا کہ انہیں کس طرح میرے بارے میں معلوم ہوا جبکہ میں نے جب وہاں جا کر آتما رام کا خاتمہ کیا تو پاکیشیائی وہاں سے جا چکے تھے "....... گوبند نے کہا۔

" آقا۔ ان پاکیشیائیوں کا رابطہ روشنی کی بڑی بڑی طاقتوں سے رہتا ہے اور روشنی کی بڑی طاقتیں سب کچھ جان لیتی ہیں اس لئے انہیں معلوم ہو گیا ہو گا "....... مانڈی نے جواب دیا۔

" لیکن اگر روشنی کی طاقتیں ان کو بتا سکتی ہیں تو وہ خود ہمارے خلاف کام کیوں نہیں کرتیں۔ ان عام سے پاکیشیائیوں کو کیوں آگے کیا جاتا ہے "....... گوبند رام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آقا۔ جس انداز میں یہ پاکیشیائی کام کرتے ہیں ویسے روشنی کی بڑی طاقتیں کام نہیں کر سکتیں کیونکہ یہ انتہائی تجربہ کار لوگ ہیں اور آپ نے دیکھ لیا ہو گا کہ کالی داس نے کالی ناتھ جزیرے پر حفاظت کے انتہائی سخت ترین انتظامات کر رکھے تھے لیکن انہوں نے سب کچھ تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ پھر کالی داس نے انہیں کالے بندی خانے میں ڈال دیا تھا جہاں سے کوئی باہر نہیں آ سکتا۔ لیکن یہ لوگ وہاں سے بھی باہر آ گئے اور انہوں نے کالی داس پر اس قدر اچانک حملہ کیا کہ اسے سنبھلنے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا۔ اس طرح کے کام یہی لوگ کر سکتے ہیں "....... مانڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" منڈس نے مجھے جو تجویز بتائی ہے کیا وہ کامیاب رہے گی "۔ گوبند رام نے کہا۔

" ہاں آقا۔ لیکن آپ کو پھر بھی انتہائی ہوشیار رہنا ہو گا "۔ مانڈی نے جواب دیا۔

" کس قسم کی ہوشیاری۔ کھل کر بات کرو "...... گوبند رام نے کہا۔

" آقا۔ ان لوگوں کی بھی یہی کوشش ہو گی کہ آپ کو دلدل میں گرا کر ہلاک کر دیں جبکہ آپ بھی ان کے بارے میں یہی چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی ذہانت استعمال کریں گے جبکہ آپ کے جوکھو سادہ سے جنگلی لوگ ہیں اور آپ کی شکتیاں۔ بہرحال ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔

حالانکہ آپ کی شکتیاں اس قدر طاقتور ہیں کہ آتما رام کی شکتیاں ان کا معمولی سا مقابلہ بھی نہ کر سکیں اور آپ نے آتما رام کو اس طرح ہلاک کر دیا جیسے کسی مچھر کو مسل دیا جاتا ہے"...... مانڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گو تم نے گھما پھرا کر بات کی ہے لیکن بہرحال میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ جوکھو واقعی سادہ سے لوگ ہیں۔ وہ ان کے چکر میں بھی آ سکتے ہیں اور جب میری شکتیاں بھی کام نہ کر سکیں گی تو پھر یہ لوگ آسانی سے مجھ پر ہاتھ ڈال سکیں گے اس لئے اب تم یہ بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... گوبند رام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ جوکھوں کو ان سے لڑنے کا حکم نہ دیں بلکہ آپ انہیں حکم دیں کہ جو بھی اجنبی وہاں پہنچے اسے انتہائی عزت و احترام سے آپ کے پاس لایا جائے۔ البتہ آپ جوکھوں میں موجود کالے جوکھوں کو علیحدگی میں حکم دے سکتے ہیں کہ وہ زرد جوکھوں کے ساتھ رہیں اور جیسے ہی یہ لوگ کسی خطرناک جگہ پر پہنچیں وہ اچانک ان پر حملہ کر کے انہیں دلدل میں گرا دیں۔ اس طرح یہ لوگ مار کھا جائیں گے"۔ مانڈی نے جواب دیا۔

"کیا کالے جوکھوں پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"...... گوبند رام نے کہا۔

"ہاں آقا۔ کالے جوکھو آپ کے انتہائی وفادار ہیں اور زرد جوکھوں سے زیادہ ذہین بھی ہوتے ہیں"...... مانڈی نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"لیکن اگر اس کے باوجود وہ لوگ مجھ تک پہنچ گئے تو پھر"۔ گوبند رام نے کہا۔

"تو آپ اس علاقے کی معروف شکتی بھونری کو اپنی حفاظت کا کام سونپ دیں۔ بھونری ایسی شکتی ہے جس پر روشنی اثر نہیں کرتی اور وہ انتہائی طاقتور شکتی ہے۔ وہ آپ کا تحفظ آسانی سے کر سکتی ہے"۔ مانڈی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اب تم جا سکتی ہو"...... گوبند رام نے کہا تو عورت نے سر جھکا کر پرنام کیا اور پھر وہ دھوئیں میں تبدیل ہو گئی۔ چند لمحوں بعد وہ چھپکلی کے روپ میں آ کر دوڑتی ہوئی دیوار پر چڑھ کر غائب ہو گئی۔ گوبند رام اٹھا اور تخت کے نیچے موجود سلیپر پہن کر وہ اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں سے گزر کر ایک اور کمرے میں آیا گیا۔ یہاں ایک اونچی پشت کی کرسی موجود تھی۔ وہ اس کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان پجاری اندر داخل ہوا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"گھاشو"...... گوبند رام نے کہا۔

"حکم مہاراج"...... نوجوان نے اور زیادہ سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ساسول کلب کے ساسول کو پیغام بھیجو۔ ہم اس سے فوری

ملاقات چاہتے ہیں "...... گوبند رام نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج"...... گھاشو نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو گوبند رام اٹھا اور عقبی کمرے میں جا کر پلنگ پر لیٹ گیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد گھاشو کی آواز سنائی دی تو گوبند رام نے جو آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا آنکھیں کھول دیں۔

"ساسول حاضری کی اجازت چاہتا ہے مہاراج"...... گھاشو نے کہا۔

"اسے بڑے کمرے میں بٹھاؤ ہم وہیں اس سے ملاقات کریں گے"...... گوبند رام نے کہا تو گھاشو مڑ کر واپس چلا گیا۔ گوبند رام اٹھا اور ایک طرف پڑے ہوئے سلیپر پہن کر وہ قدم بڑھاتا ہوا اس کمرے میں آیا جہاں ایک کرسی پڑی ہوئی تھی اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا تو وہاں موجود کئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں کانوں میں سونے کے بالے تھے اور اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بڑا تھا اور چہرہ زخموں کے بے شمار مندمل شدہ نشانات سے بھرا ہوا تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ وہ کرناٹک کے علاقے باروتی کا معروف بدمعاش اور مجرم تھا۔ باروتی میں اس کے نام کا سکہ چلتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ باروتی میں اڑنے والی مکھی بھی ساسول کی اجازت کے بغیر اپنے پر نہیں ہلا سکتی۔ اس کے گروپ کے بے شمار افراد تھے اور ان کی خاص نشانی کانوں

میں چاندی کے بالے تھے جبکہ ساسول خود سونے کے بالے پہنتا تھا۔ اسے باروتی کا کنگ بھی کہا جاتا تھا لیکن وہ گوبند رام کا خاص مرید تھا اور گوبند رام کے حکم پر اپنی گردن بھی خود کاٹ سکتا تھا کیونکہ اس کے مطابق وہ جو کچھ بھی تھا مہاراج گوبند رام کی وجہ سے تھا ورنہ پہلے وہ ایک عام سا مزدور تھا۔ پھر وہ گوبند رام سے ملا اور گوبند رام نے اپنی شکتیوں کی مدد سے اسے یہاں تک پہنچا دیا تھا اس لئے جیسے ہی گوبند رام اندر داخل ہوا ساسول نہ صرف اٹھ کر کھڑا ہو گیا بلکہ رکوع کے بل جھک گیا۔

"بیٹھو ساسول"...... گوبند رام نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود آگے بڑھ کر ایک اونچی پشت کی کرسی پر بڑے فاخرانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ ساسول سامنے موجود کرسی پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ چند پاکیشیائی ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے باروتی پہنچ رہے ہیں اور ہم ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں"...... گوبند رام نے کہا تو ساسول بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون ہیں یہ پاکیشیائی مہاراج جنہیں اتنی جرأت ہوئی ہے"۔ ساسول نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی تعداد پانچ ہے جن میں ایک عورت، ایک افریقی حبشی

اور تین پاکیشیائی مرد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... گوبند رام نے کہا۔

"سیکرٹ سروس۔ لیکن ایسی سروس تو ملکی سلامتی کے خطرات کے خلاف کام کرتی ہے مہاراج۔ اس کا آپ سے کیا تعلق"۔ ساسول نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کافرستان میں صدیوں پرانے ایک جادو کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے جس کا نام کاشام جادو ہے۔ اس جادو کی شکتیاں انتہائی طاقتور ہیں اور وہ مسلمانوں کو ہلاک کر سکتی ہیں۔ مسلمانوں کے بڑے بزرگوں نے اس جادو کے گرد روشنی کا حصار قائم کر دیا جس کی مدت کل ختم ہو رہی ہے۔ اس طرح اس جادو کی شکتیاں کام نہ کر سکیں۔ ان پاکیشیائیوں کو روشنی کی بڑی طاقتوں نے اس کاشام جادو کے خاتمے کا حکم دیا تو انہوں نے اس کے مہاگرو شری پدم کو ہلاک کر دیا شری پدم کی ہلاکت کے بعد مہاراج کالی داس نے کاشام جادو پر قبضہ کر لیا اور وہ انہیں اپنے خاص جزیرے کالی ناتھ میں لے گیا لیکن ان پاکیشیائیوں نے اس جزیرے پر پہنچ کر اس کے تمام حفاظتی انتظامات کو تہس نہس کر کے اس کالی داس کا بھی خاتمہ کر دیا اور کالی داس کے خاتمے کے بعد اس کا بڑا چیلا آتما رام اس جادو پر قابض ہو گیا۔ لیکن دارالحکومت کے تلسیائی فرقے کا مہاراج کاسرک میرے پاس آیا کیونکہ اس کی بیٹی پوریا بھی کالی ناتھ جزیرے پر ان پاکیشیائیوں کے

ہاتھوں ہلاک ہو گئی تھی اور اس کی خواہش پر میں نے آتما رام کو ہلاک کر کے کاشام جادو پر قبضہ کر لیا اور اسے یہاں لے آیا۔ ان پاکیشیائیوں کو اس کا علم ہو گیا ہے اور اب وہ مجھے ہلاک کرنے اور کاشام جادو کا خاتمہ کرنے یہاں آ رہے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ یہاں سے زندہ واپس نہ پہنچ سکیں"...... گوبند رام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا مہاراج۔ میں ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑوں گا لیکن مہاراج۔ کیا ان پر کسی شکتی کا وار نہیں چلتا"...... ساسول نے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام ہے اور پھر یہ لوگ پاکیزگی کے حصار میں رہتے ہیں اس لئے شکتیاں ان پر قابو نہیں پا سکتیں لیکن گولیاں ان کا خاتمہ کر سکتی ہیں"...... گوبند رام نے کہا۔

"ان کے حلیئے کیا ہیں"...... ساسول نے کہا تو گوبند رام نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر دیوار پر پھونک ماری تو دیوار کا ایک حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ اس منظر میں ایک بڑی سی بس چلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر منظر بدلا اور بس کا اندرونی منظر سکرین پر نظر آنے لگ گیا۔ بس مسافروں سے بھری ہوئی تھی لیکن پھر سارے مسافر نظر آنا بند ہو گئے اور صرف پانچ افراد نظر آنے لگے جن میں ایک

عورت، ایک افریقی حبشی اور تین مرد تھے ۔ ایک عورت اور ایک مرد ایک سیٹ پر جبکہ ان کی عقبی سیٹ پر دو پاکیشیائی مرد اور سائیڈ سیٹ پر افریقی حبشی بیٹھا ہوا تھا ۔

" یہ ہیں وہ لوگ ۔ انہیں اچھی طرح دیکھ لو ۔ یہ باروتی کی طرف آ رہے ہیں "...... گوبند رام نے کہا ۔

" ٹھیک ہے مہاراج ۔ اب یہ بچ کر نہ جا سکیں گے ۔ میں ان کی لاشیں آپ کے سامنے پیش کروں گا "...... ساسول نے کہا تو گوبند رام کا چہرہ کھل اٹھا ۔

" سنو ساسول ۔ اگر تم انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم تمہارا اقتدار پورے کرناٹک میں پھیلا دیں گے ۔ تم پھر صرف باروتی کے ہی نہیں بلکہ پورے کرناٹک کے کنگ بن جاؤ گے "۔ گوبند رام نے کہا تو اس بار ساسول کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا ۔

" آپ کی دیا ہے مہاراج ۔ اب بھی ہم آپ کی وجہ سے ہی سب کچھ ہیں "...... ساسول نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اب تم جا سکتے ہو "...... گوبند رام نے کہا تو ساسوال اٹھا ۔ اس نے جھک کر پرنام کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا تو گوبند رام نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا ۔ یہ کارروائی اس نے اپنے طور پر کی تھی جبکہ اب وہ جوکھوں کو تیار کرنا چاہتا تھا تاکہ مانڈی کی ہدایت کے مطابق وہاں بھی ان پاکیشیائیوں کے خلاف جال تیار کر سکے ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بس میں سوار باروتی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ کافرستانی دارالحکومت سے وہ فلائٹ کے ذریعے کرناٹک پہنچے تھے اور کرناٹک سے انہیں بس پر باروتی پہنچنا تھا کیونکہ باروتی کرناٹک کا انتہائی شمالی علاقہ تھا ۔ یہ سارا علاقہ پہاڑی تھا اور پورے علاقے پر جنگل موجود تھے جن میں وہ دلدلی علاقہ بھی تھا جسے جوکھو کہا جاتا تھا ۔ یہ باروتی سے مغرب کی طرف تھا اور وہاں ایسی ایسی خوفناک دلدلیں تھیں کہ لوگ اس علاقے کا نام سن کر ہی کانپ اٹھتے تھے ۔ عمران نے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق اس سارے علاقے میں چھوٹی بڑی بے شمار دلدلیں تھیں اور یہاں ایک ہی گاؤں تھا جہاں جوکھو قبیلہ رہتا تھا ۔ جوکھو قبیلہ یہاں صدیوں سے آباد تھا اس لئے انہیں ان دلدلوں کے بارے میں بخوبی علم تھا ۔ جوکھوں کے بارے میں اس نے جو معلومات دارالحکومت

سے حاصل کی تھیں ان کے مطابق جوکھو انتہائی جفاکش اور بہادر لوگ تھے۔ ان کی دو نسلیں تھیں جن میں سے ایک نسل کا رنگ زرد تھا جبکہ دوسری نسل کا رنگ گہرا سانولا تھا اور انہیں کالے جوکھو کہا جاتا تھا۔ جوکھو گاؤں میں یہ دونوں نسلیں اکٹھی رہتی تھیں لیکن ان دونوں کے سردار علیحدہ علیحدہ تھے۔ یہ کافرستانی دھرم کے ہی لوگ تھے اور گاؤں میں ایک بڑا معبد تھا جہاں دونوں نسلوں کے لوگ پوجا کرنے جاتے تھے۔ دونوں نسلیں چونکہ صدیوں سے اکٹھی رہتی چلی آرہی تھیں اس لئے ان میں کوئی دشمنی نہیں تھی۔ وہ سب مل جل کر رہتے تھے۔ بس میں اس وقت عمران کے ساتھ سیٹ پر جولیا موجود تھی جبکہ عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے اور سائیڈ سیٹ پر اکیلا جوزف بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اس کے لئے پوری سیٹ ہی ریزرو کرالی تھی تاکہ وہ اطمینان سے بیٹھ سکے۔

"ہم نے اب جوکھو جانا ہے یا باروتی میں ہی کام ہو جائے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"گوبند رام تو باروتی میں ہی رہتا ہے جبکہ دلدلیں جوکھو میں ہیں اس لئے دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ ہمیں دیکھا جارہا ہے"...... اچانک سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف نے چونک کر کہا تو عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا جبکہ جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب"...... عمران سے پہلے جولیا بول پڑی۔

"جوزف۔ تمہیں کیسے احساس ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ نیلی مکھی نے ہم پانچوں کے گرد چکر کاٹا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"نیلی مکھی۔ وہ کیا ہوتی ہے"...... عمران نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ جب کوئی وچ ڈاکٹر اپنے جادو کی مدد سے دور کسی آدمی کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ ایک نیلی مکھی بھیجتا ہے جو ان آدمیوں کے گرد چکر لگاتی ہے۔ اس طرح وہ وچ ڈاکٹر انہیں دور سے دیکھ لیتا ہے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں تو کوئی مکھی دکھائی نہیں دی"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں نے دیکھی ہے یہ مکھی"...... جوزف نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمیں کون دیکھ رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں باس۔ میں وچ ڈاکٹر شوگانی کی روح سے رابطہ کرتا ہوں۔ وہ اس نیلی مکھی کا اصل آقا ہے"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیٹ کی پشت سے کمر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا چہرہ تیزی سے سرخ پڑتا جارہا تھا۔ عمران اور جولیا دونوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں جبکہ عقبی سیٹ پر بیٹھے صفدر اور کیپٹن شکیل آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔ تھوڑی دیر بعد جوزف نے ایک

جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں ۔اس کا چہرہ سکڑ سا گیا تھا۔

" باس ۔وچ ڈاکٹر شوگانی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ نیلی لکھی باروتی کے پنڈت گوبند رام نے بھیجی تھی اور اس نے ہمیں ایک غنڈے ساسول کو دکھایا ہے ۔اس نے ساسول کو حکم دیا ہے کہ ہم جیسے ہی باروتی پہنچیں وہ ہم پر حملہ کر کے ہمیں ہلاک کر دے "...... جوزف نے کہا۔

" اوہ ۔تو یہ بات ہے ۔ہمارے بارے میں اس گوبند رام کو تفصیلی اطلاعات مل چکی ہیں اور یہ ساسول یقیناً باروتی کا کوئی بڑا گینگسٹر ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" یہ تو اچھا ہوا کہ جوزف کی وجہ سے ہمیں پیشگی اطلاع مل گئی ورنہ تو وہ اچانک ہم پر فائر کھول دیتے "...... جولیا نے کہا۔

" اب ہمیں باروتی سے پہلے آنے والے اڈے کراشو پر ڈراپ ہونا ہو گا ۔کراشو میں ہم پہلے اس ساسول کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں گے اور پھر آگے بڑھیں گے "...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی جب کراشو اڈا آیا تو عمران اور جولیا اٹھ کھڑے ہوئے ۔انہیں اٹھتے دیکھ کر جوزف بھی اٹھ کھڑا ہوا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل انہیں اٹھتے دیکھ کر چونک پڑے۔

" کیا ہوا عمران صاحب ۔کیا باروتی اڈا آگیا ہے "...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔کراشو اڈا ہے اور ہم نے یہاں ڈراپ ہونا ہے "۔ عمران نے کہا اور بس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔تھوڑی دیر بعد وہ کراشو شہر کے ایک ہوٹل میں موجود تھے ۔یہ عام سا ہوٹل تھا ۔عمران اور اس کے ساتھیوں نے پہلے ڈائننگ ہال میں بیٹھ کر کھانا کھایا اور پھر کافی پینے کے لئے وہ بڑے ہال میں آکر بیٹھ گئے ۔یہاں عام سا ماحول تھا اور خاصے لوگ موجود تھے جو شراب پینے کے ساتھ ساتھ دیگر مشروب بھی استعمال کر رہے تھے ۔عمران نے ویٹر کو کافی لانے کا کہہ دیا ۔تھوڑی دیر بعد ادھیڑ عمر ویٹر نے میز پر کافی کے برتن لگانے شروع کر دیئے تو عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور خاموشی سے ادھیڑ عمر ویٹر کے ہاتھ میں دبا دیا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔

" یہ ۔یہ "...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تمہاری ٹپ ہے ۔اگر تم اس جیسے چار نوٹ اور حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہمیں چند معلومات مہیا کر دو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ جناب ضرور ۔لیکن یہاں نہیں ۔آپ باہر برآمدے میں آجائیں ۔وہاں بات ہو سکتی ہے "...... ویٹر نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہاں کوئی سپیشل روم نہیں ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہے جناب ۔سائیڈ راہداری میں آجائیں سپیشل روم نمبر چار

میں"...... ویٹر نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ کافی پی کر آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اطمینان سے کافی پی ۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو میں اس ویٹر سے بات چیت کر کے آ رہا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم اپنے کمروں میں نہ چلے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم بڑھاتا وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کی سائیڈ میں راہداری تھی ۔ راہداری میں واقعی سپیشل رومز کی طویل قطار موجود تھی ۔ عمران نے سپیشل روم نمبر چار کا دروازہ کھولا اور اندر جا کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ادھیڑ عمر ویٹر اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"یس سر"...... ویٹر نے عمران کے قریب مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ اور اپنا نام بتاؤ تاکہ بات چیت میں آسانی رہے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا نام اشوک ہے جناب"...... ویٹر نے کہا اور عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔

"دیکھو اشوک ۔ مجھے بے حد معمولی سی معلومات چاہئیں ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم نے کوئی غلط بیانی نہیں کرنی ورنہ تم تجربہ کار آدمی

ہو ۔ تمہیں معلوم ہے کہ جو لوگ دل کھول کر رقم دے سکتے ہیں وہ غلط بیانی پر اس سے زیادہ عبرتناک انجام سے بھی دوچار کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب ۔ جو کچھ مجھے معلوم ہو گا میں سچ سچ بتا دوں گا"...... اشوک نے جواب دیا۔

"ہمیں باروتی میں ایک اہم کام کرنا ہے لیکن سنا ہے کہ وہاں ساسول گروپ بے حد بااثر ہے ۔ وہ ہمارے آڑے آ سکتا ہے جبکہ ہم پہلی بار باروتی جا رہے ہیں اس لئے ہمیں اس ساسول گروپ کے بارے میں معلومات چاہئیں تاکہ ہم اپنا دامن بچا کر کام کر سکیں ۔ تم ساسول گروپ کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو وہ سچ سچ بتا دو اور اگر نہ بتانا چاہو تو بھی کوئی بات نہیں لیکن غلط بیانی مت کرنا"۔ عمران نے کہا تو اشوک کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"جناب ۔ اگر میرا نام سامنے آ گیا تو میں کیا میرے پورے خاندان کو اس دنیا میں کہیں امان نہیں ملے گی ۔ ہم مکمل طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ جائیں گے"...... اشوک نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم اعتماد کر سکو تو کر لو ۔ تمہارا نام کسی صورت سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ پر نجانے کیوں مکمل اعتماد کرنے کو جی چاہتا ہے ۔ بہرحال میں جو کچھ جانتا ہوں وہ بتا دیتا ہوں ۔ میں باروتی کے ساسول کلب

میں بطور ڈسٹ قلی میرا مطلب ہے وہاں جھاڑ پھونک کرنے پر ملازم تھا اور میں نے وہاں اس حیثیت سے چار سال گزارے ہیں ۔اس کے بعد میں اور میری فیملی یہاں کراشو شفٹ ہو گئے اور اب دو سال سے یہاں ہوں "...... اشوک نے کہا۔

" ٹھیک ہے بتاؤ ۔ یہ لوگ کون ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں ۔ ان کا مرکزی اڈا کہاں ہے ۔سب تفصیل سے بتا دو "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کے کئی نوٹ نکال کر اشوک کی طرف بڑھا دیئے ۔

" شکریہ جناب "...... اشوک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور نوٹ لے کر جلدی سے جیب میں ڈال لئے ۔

" جناب ۔ یہ گروپ باروتی کا اصل حاکم ہے ۔ وہاں ان کی مرضی کے بغیر مکھی بھی نہیں پر مار سکتی ۔ان کا مرکزی اڈا ساسول کلب ہے اور ان کے بڑے کا نام ساسول ہے ۔وہ کنگ بھی کہلاتا ہے ۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ساسول کا ہر ممبر کانوں میں چاندی کے بڑے بڑے بالے پہنتا ہے جبکہ کنگ کے کانوں میں سونے کے بالے ہوتے ہیں یہ لوگ انتہائی ظالم، سفاک اور بے رحم ہیں ۔ انتہائی خطرناک لڑاکے ہیں اور انسانوں کو مکھیوں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے ۔ پورے باروتی پر ان کا ہولڈ ہے ۔وہاں کوئی ساسول کے خلاف ایک حرف بھی نہیں بول سکتا ۔ وہاں کی انتظامیہ وغیرہ سب ان کے ماتحت ہے "...... اشوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ساسول یا کنگ کا کوئی تعلق پنڈت یا مہاراج وغیرہ سے بھی ہے "...... عمران نے کہا تو اشوک چونک پڑا۔

" جی ہاں ۔ ساسول کا تعلق باروتی کے سب سے بڑے رشی مہاراج گوبند رام سے ہے ۔ساسول پہلے ایک عام سا نوجوان تھا پھر مہاراج گوبند رام نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور آج وہ کنگ ہے "...... اشوک نے جواب دیا۔

" اس گوبند رام کا ٹھکانہ کہاں ہے "...... عمران نے کہا۔

" باروتی میں سب سے بڑا معبد ان کا ٹھکانہ ہے جناب ۔ ساسول اگر باروتی کا جسمانی کنگ ہے تو مہاراج گوبند رام روحانی کنگ ہیں "...... اشوک نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم کبھی جوکھو گاؤں گئے ہو "...... عمران نے کہا تو اشوک چونک پڑا۔

" جی ہاں ۔ دو بار گیا ہوں ۔ لیکن آپ وہاں کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں "...... اشوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں جوکھو سردار سے کام ہے "...... عمران نے کہا۔

" کس سردار سے ۔ زرد یا کالے سے "...... اشوک نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا دونوں کے سردار علیحدہ علیحدہ ہیں "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" دونوں جوکھو گاؤں میں رہتے ہیں لیکن ان کے سردار علیحدہ علیحدہ

ہیں"...... اشوک نے کہا۔

"کیا سرداروں کی آپس میں دشمنی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہ سب مل جل کر صدیوں سے رہ رہے ہیں لیکن نسلیں بہرحال علیحدہ علیحدہ ہیں"...... اشوک نے جواب دیا۔

"جوکھوں کا پجاری کون ہے اور وہ کس دیوتا کی پوجا کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"دونوں نسلوں کے جوکھو کافرستانی دھرم کے لوگ ہیں اور جوکھو گاؤں میں معبد موجود ہے جہاں پنڈت رہتے ہیں اور کبھی کبھی مہاراج گوبند رام بھی وہاں جاتے ہیں۔ کالے جوکھو ان کے خاص چیلے ہیں۔ وہ ان کے حکم پر اپنی گردنیں کٹوا سکتے ہیں جبکہ زرد جوکھو اتنے وفادار چیلے نہیں ہیں۔ لیکن بہرحال ہیں وہ بھی ان کے چیلے"...... اشوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں جوکھو علاقے میں ابلتی ہوئی دلدلیں ہیں۔ کیا تم نے دیکھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہاں سینکڑوں کی تعداد میں دلدلیں ہیں۔ چھوٹی بھی اور بڑی بھی۔ آدمی کو وہاں بے حد محتاط رہنا پڑتا ہے"...... اشوک نے جواب دیا۔

"یہ بتاؤ کہ اگر کوئی ان دلدلوں میں گر جائے تو اسے کیسے بچایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ان دلدلوں میں گرنے والا کسی صورت نہیں بچ

سکتا۔ ایک لمحے میں وہ ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ جوکھوں کے پاس اس کا تریاق موجود ہے۔ ان دلدلوں کے ارد گرد سرخ رنگ کی جھاڑیاں ہوتی ہیں جن پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے بیروں جیسے پھل لگتے ہیں۔ یہ انتہائی کڑوے ہوتے ہیں لیکن جوکھو ان کو اتار کر سکھا لیتے ہیں اور پھر انہیں پیس کر کھاتے رہتے ہیں۔ ہر جوکھو انہیں لازماً کھاتا ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے منہ میں یہی سفوف ڈالا جاتا ہے اور مرتے دم تک وہ اسے استعمال کرتا ہے لیکن اسے مہینے میں ایک بار ضرور کھایا جاتا ہے۔ جوکھو اسے کرونجا کہتے ہیں اور صدیوں سے اسے استعمال کر رہے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی جوکھو دلدل میں گر جائے تو وہ ہلاک نہیں ہوتا اور دوسرے جوکھو اسے صحیح سلامت نکال لیتے ہیں ورنہ دوسرا آدمی گر جائے تو چند لمحوں میں دھواں بن کر غائب ہو جاتا ہے"...... اشوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں جوکھوں کے علاوہ بھی لوگ جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہاں اس علاقے میں دلدلوں کے کناروں پر سیاہ رنگ کے موتی ملتے ہیں۔ جوکھو انہیں اکٹھا کرتے رہتے ہیں اور سردار کے پاس جمع کر دیتے ہیں۔ یہ موتی جوکھو موتی کہلاتے ہیں اور انتہائی قیمتی سمجھے جاتے ہیں۔ پوری دنیا سے لوگ ان موتیوں کو خریدنے وہاں جاتے رہتے ہیں"...... اشوک نے جواب دیا۔

"کیا وہاں ہوٹل وغیرہ بھی ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ڈیرے ہیں سرداروں کے اور سرداروں سے ہی وہ موتی خریدے جاتے ہیں"....... اشوک نے جواب دیا۔

"زیادہ موتی کس کے پاس ہوتے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"کالے جوکھو سردار کے پاس"....... اشوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بتاؤ کہ باروتی میں اگر ہم پرائیویٹ رہائش گاہ اور جیپ وغیرہ حاصل کرنا چاہیں تو کہاں سے مل سکتی ہے"....... عمران نے کہا۔

"وہاں دو کمپنیاں ہیں۔ ایک کا نام باروتی کمپنی ہے اور دوسری کا نام نیشنل کمپنی ہے۔ یہ دونوں کمپنیاں کام کرتی ہیں"....... اشوک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بس کافی ہے۔ شکریہ"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اشوک بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اپنے کمرے میں داخل ہوا تو ساری ٹیم وہاں موجود تھی۔

"ارے۔ یہ میرے کمرے پر ہی آخر ناجائز قبضہ کیوں کیا جاتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ کیا کیا باتیں ہوئیں"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے مختصر طور پر ساری باتیں بتا دیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ گوبند رام کو ہماری آمد کی اطلاع مل چکی

ہے اور اس نے اپنی شکتیوں کی بجائے اس ساسول گروپ کو ہمارے مقابلے پر آگے کیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب ہم نے سب سے پہلے اس ساسول کا خاتمہ کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن ان کی تعداد تو بے شمار ہے"....... صفدر نے کہا۔

"ہم سب کا تو خاتمہ نہیں کر سکتے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس ساسول کی جگہ کسی ایسے آدمی کو لایا جائے جو اس گوبند رام کا چیلا نہ ہو"....... عمران نے کہا۔

"ایسا آدمی کہاں سے ملے گا۔ نہیں عمران صاحب اس سارے ساسول گروپ کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ اس بڑے ساسول کو گھیر کر اس کے ذریعے تمام گروپ کو کسی جگہ اکٹھا کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ بہرحال پہلے اس بڑے کنگ کو دیکھ لیں۔ پھر جیسے ہی آگے راستہ ملے گا ویسے ہی چل پڑیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

کنگ ساسول اپنے کلب کے تہہ خانے میں بنے ہوئے اپنے شاندار آفس میں موجود تھا۔ اس نے باروتی کے بس اسٹینڈ پر اپنے چار آدمی بھیجے ہوئے تھے اور انہیں اس نے آنے والے پاکیشیائیوں کے حلیئے اور قدوقامت کی تفصیل کے ساتھ ساتھ لباسوں کے بارے میں بتا دیا تھا اور اس نے حکم دیا تھا کہ جیسے ہی یہ لوگ یہاں اتریں انہیں گولیوں سے ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں یہاں کلب میں لائی جائیں اور اب وہ بیٹھا ان لاشوں کا انتظار کر رہا تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ساسول نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کنگ بول رہا ہوں"...... ساسول نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"راجو بول رہا ہوں کنگ۔ بس اڈے سے"...... دوسری طرف سے منمناتی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ اس قدر مؤدبانہ تھا

جیسے کنگ سے بات نہ کر رہا ہو بلکہ اس سے بھیک مانگ رہا ہو۔

"ہاں۔ وہ لاشیں کہاں ہیں۔ ابھی تک کیوں نہیں پہنچیں"۔ کنگ ساسول نے سخت اور کھردرے لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ کراشو میں اتر گئے ہیں کنگ۔ باروتی نہیں پہنچے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ ساسول بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ان کی منزل تو باروتی ہی تھی"۔ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس باروتی اڈے پر پہنچی تو ہم نے اسے گھیر لیا لیکن ہمارے مطلوبہ افراد اس میں موجود نہیں تھے۔ ہم نے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ ایک عورت اور چار مرد جن میں ایک قوی ہیکل حبشی تھا اچانک کراشو میں اتر گئے ہیں حالانکہ ان کے پاس ٹکٹیں باروتی کی تھیں"...... راجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ عام نہیں ہیں بلکہ خاصے ہوشیار اور چالاک لوگ ہیں۔ بہرحال وہ باروتی آئیں گے۔ تم نے اب باروتی داخل ہونے والے ہر راستے کی نگرانی کرنی ہے اور ہر جیپ اور اس کے مسافروں کو اچھی طرح چیک کرنا ہے۔ جن پر شک ہو انہیں گولیوں سے اڑا دینا"...... کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس کنگ۔ میں نے پہلے ہی گروپ کو یہ ہدایات دے دی ہیں یہ لوگ جیسے ہی باروتی میں داخل ہوئے ان کا خاتمہ ہو جائے گا"...... راجو نے جواب دیا۔

"اور سنو۔ اب مجھے ناکامی کی خبر مت دینا ورنہ تم سمیت سارے گروپ کو گولیوں سے اڑا دوں گا۔ مجھے ان لوگوں کی لاشیں چاہئیں سمجھے"....... کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس کنگ۔ ایسا ہی ہوگا"....... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو کنگ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ایک بار باروتی میں داخل تو ہوں پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے بچ کر جاتے ہیں"....... کنگ نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب کی بوتل سائیڈ ریک سے اٹھا کر اسے کھولا اور منہ سے لگا لیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کنگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"راجو بول رہا ہوں کنگ"....... دوسری طرف سے راجو کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"....... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کامیابی کنگ۔ ہم نے انہیں مار گرایا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تفصیل بتاؤ"....... کنگ نے کہا۔

"یہ لوگ ایک بڑی جیپ میں سوار بس والے راستے سے ہی باروتی میں داخل ہوئے۔ ان کے حلیئے اور قدوقامت وہی تھے جو آپ نے بتائے تھے۔ البتہ وہ دیوہیکل افریقی حبشی ان کے ساتھ نہیں تھا

ہم نے انہیں روک کر چیک کیا تو وہ گھبرا گئے۔ ان کی گھبراہٹ کی وجہ سے ہم سمجھ گئے کہ یہی لوگ ہمارا شکار ہیں اور ہم نے انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا"....... راجو نے کہا۔

"وہ حبشی کہاں ہے"....... کنگ نے پوچھا۔

"وہ شاید کراشو میں ڈراپ ہو گیا ہے کنگ"....... راجو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ان کی لاشیں کلب پہنچا دو۔ کرشن انہیں وصول کرے گا اور تم اپنے ممبرز کو کہہ دو کہ اب انہیں مزید تلاش کی ضرورت نہیں ہے"....... کنگ نے کہا۔

"اس افریقی حبشی کا کیا ہوگا"....... راجو نے پوچھا۔

"اسے ویسے ہی چیک کرتے رہو۔ پھر جیسے ہی وہ باروتی میں نظر آئے گولیوں سے اڑا دو۔ وہ اکیلا کچھ نہ کر سکے گا"....... کنگ نے کہا۔

"یس کنگ"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ ہٹا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس کنگ"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرشن۔ راجو چند لاشیں لے کر آ رہا ہے تم نے انہیں سپیشل روم میں ڈال کر ان کے میک اپ وغیرہ واش کر کے مجھے اطلاع دینی ہے"....... کنگ نے کہا۔

"یس کنگ" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کنگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کنگ بول رہا ہوں" ...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرشن بول رہا ہوں سپیشل روم سے" ...... دوسری طرف سے کرشن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ...... کنگ نے کہا۔

"راجو ایک عورت اور تین مقامی مردوں کی لاشیں چھوڑ گیا تھا۔ میں نے انہیں سپیشل روم میں ڈال دیا ہے اور پھر سپر میک اپ واشر سے ان کے میک اپ چیک کئے گئے لیکن وہ میک اپ میں نہیں ہیں" ...... کرشن نے مؤدبانہ لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اصل چہروں میں تھے جبکہ میرا خیال تھا کہ وہ میک اپ میں ہوں گے۔ ٹھیک ہے۔ تم ان کی لاشیں کولڈ روم میں پہنچا دو" ...... کنگ نے کہا۔

"یس کنگ" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب ان لاشوں کو مہاراج کے پاس پہنچانا ہے لیکن وہ حبشی۔ اس کا کیا ہوگا۔ کہیں مہاراج ناراض نہ ہو جائیں کہ ایک آدمی کم

ہے" ...... کنگ نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کولڈ روم میں لاشیں کئی روز تک خراب تو نہیں ہو سکتیں۔ جب اس حبشی کی لاش آ جائے گی تو پھر اکٹھے ہی انہیں لے جاؤں گا" ...... کنگ نے ایک بار پھر خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے کمر لگائی اور میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے مہاراج کے حکم کی تعمیل کر دی تھی۔

ایک بڑی سی جیپ تیزی سے باروتی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور جوزف موجود تھے۔ عمران نے جیپ بھی کراشو سے حاصل کی تھی اور وہیں سے نقشہ لے کر اس نے کراشو سے باروتی جانے والے عام راستے سے ہٹ کر ایک مشکل راستے کا انتخاب کیا تھا۔ یہ کچا راستہ تھا اور اس میں کئی جگہوں پر راستہ اس قدر تنگ تھا کہ وہاں سے بڑی جیپ کا گزرنا خاصا مشکل ہوتا تھا۔ سڑک بننے سے پہلے باروتی جانے کے لئے یہی راستہ استعمال کیا جاتا تھا لیکن پھر حکومت نے دوسرے راستے پر سڑک بنا دی تھی اور تب سے یہ راستہ متروک ہو چکا تھا۔ صرف ایڈونچر کے شوقین لوگ ہی اس راستے پر سفر کر کے باروتی جاتے تھے۔

"عمران صاحب۔ باروتی میں ہمیں کہاں ٹھہرنا ہو گا۔ آپ نے

اس کا کوئی بندوبست کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم نے وہاں ٹھہرنا نہیں بلکہ وہاں سے جوکھو پہنچنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ساسول گروپ جو ہمیں ٹریس کر رہا ہے اس کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے اس لئے اس راستے کا انتخاب کیا ہے کہ ہم باروتی میں داخل ہوتے ہوئے چیک نہ ہو سکیں۔ دوسری بات یہ کہ ہم جن حلیوں میں کراشو میں پہنچے تھے اب ان حلیوں میں نہیں ہیں اس لئے اگر ہمارے حلیوں کے بارے میں ان کے پاس کوئی اطلاع ہو گی تو یہ ہمارے پرانے حلیئے کے لوگوں کو ٹریس کرتے رہ جائیں گے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہماری تعداد تو بہرحال وہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مجبوری ہے۔ بہرحال اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر ہمارا ٹکراؤ اس گروپ سے بھی ہو گیا تو پھر ہمیں ان کا خاتمہ کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے اس کنگ ساسول کا خاتمہ کرنا چاہئے اور پھر آگے بڑھنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں"...... صفدر نے فوراً ہی جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ہمیں روکا گیا تو پھر ایسا ہی کریں گے اور اگر نہ روکا گیا تو پھر

ہمیں اس چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں "...... عمران نے جواب دیا
اور اس بار جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیپ تیزی سے آگے
بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد وہ باروتی کے قریب پہنچ
گئے کیونکہ دور سے انہیں مکانوں کی دوسری منزلیں نظر آنے لگ گئی
تھیں۔

"اب ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم باروتی میں داخل ہونے والے
ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی
دیر بعد جیپ باروتی میں داخل ہو کر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن
کسی نے انہیں روکا نہیں تھا۔ باروتی میں ٹریفک جیپوں کی ہی تھی۔
اچانک عمران نے جیپ کو موڑا اور ایک کھلے گیٹ سے اندر داخل
ہو کر دائیں ہاتھ پر موجود پارکنگ کی طرف لے گیا۔ یہاں پہلے سے
چار پانچ جیپیں موجود تھیں اور عمارت پر کنگ کلب کا بڑا سا بورڈ
موجود تھا۔

"تم کلب میں آ گئے۔ کیوں۔ پہلے تو تم نے کہا تھا کہ ہم جوکھو
جائیں گے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اچانک یہ کلب نظر آ گیا اور میں نے سوچا کہ اس کنگ سے
معلوم کر لیں کہ گوبند رام یہاں موجود ہے یا جوکھو میں کیونکہ گوبند
رام کے بغیر جوکھو جانا فضول ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے جیپ پارکنگ میں روک دی۔

"آؤ"...... عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے

سارے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے ہال میں
داخل ہوئے تو ہال کی فضا دیکھ کر انہوں نے بے اختیار ہونٹ سکیڑ
لئے کیونکہ وہاں شراب اور منشیات کا عام استعمال ہو رہا تھا۔ چاندی
کے بالے کانوں میں ڈالے چار مسلح افراد ہال کے کونوں میں موجود
تھے۔ ہال میں موجود عورتیں اور مرد سب ایک ہی رنگ میں رنگے
ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو مرد موجود تھے
جن میں سے ایک ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھا اور دوسرا
فون سامنے رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں ہی اپنے انداز سے غنڈے نظر آ
رہے تھے۔ عمران ہال کا جائزہ لے کر کاؤنٹر کی طرف مڑا ہی تھا کہ
اچانک ایک آدمی نے اٹھ کر جولیا کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"آؤ ہنی میرے پاس"...... اس آدمی نے بڑے اوباشانہ لہجے میں
کہا لیکن دوسرے لمحے تھپڑ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا
فرش پر جا گرا۔ جولیا کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا اور تھپڑ کی
آواز سے پورے ہال پر ایک لمحے کے لئے سکتہ سا طاری ہو گیا۔ وہ
آدمی نیچے گر کر تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے
ساتھ ہی نہ صرف وہ آدمی بلکہ ہال کے کونوں میں موجود چاروں مسلح
افراد بھی چیختے ہوئے نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ یہ فائرنگ صفدر کی طرف
سے کی گئی تھی کیونکہ جولیا کے تھپڑ کی آواز سن کر چاروں مسلح افراد
بجلی کی سی تیزی سے سیدھے ہوئے تھے اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ
کسی بھی لمحے ان پر فائر کھول سکتے ہیں اس لئے صفدر نے ان پر فائر

کھول دیا تھا۔ اس کے لئے گو اسے فائرنگ کرتے ہوئے کسی لٹو کی طرح گھومنا پڑا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا نشانہ خطا نہ ہوا تھا۔ پورے ہال پر ایک بار پھر سکوت طاری ہو گیا تھا۔

"اب اگر کسی نے حرکت کی تو پورے ہال کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"....... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھا جہاں موجود دونوں افراد حیرت سے بت بنے کھڑے تھے۔

"کہاں ہے کنگ"....... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نن۔ نن۔ نیچے تہہ خانے میں اپنے آفس میں"....... کاؤنٹر پر موجود آدمی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے راستہ"....... عمران نے پوچھا تو ایک آدمی نے سائیڈ راہداری کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور میز پر موجود فون پیس کے ٹکڑے اڑ گئے۔

"یہ گولیاں تمہارے سینے پر بھی پڑ سکتی تھیں اس لئے اگر تم نے ہمارے جانے کے بعد کوئی حرکت کی تو پورے ہال کو اڑا دیا جائے گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ اس دوران صفدر نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر پڑی مشین گن اٹھا لی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی سائیڈ

راہداری میں داخل ہوئے تو راہداری خالی پڑی تھی۔ آگے جا کر راہداری بند ہو گئی تھی۔ البتہ وہاں ایک دروازہ تھا۔

"صفدر۔ تم یہاں رکو۔ جب ہم نیچے اتر جائیں تو پھر تم ہمارے پیچھے آ جانا"....... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا راہداری کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ البتہ صفدر مشین گن سمیت وہیں راہداری کے سرے پر ہی رک گیا تھا۔ دروازہ لاکڈ تھا۔ عمران نے مشین پسٹل کی نال کو اس لاک پر رکھ کر فائر کھول دیا۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی لاک کے پرخچے اڑ گئے۔

"ہم نے نیچے سوائے کنگ کے باقی سب کا خاتمہ کر دینا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کو لات ماری اور دروازہ کھول کر نیچے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے نیچے آ گئے۔ یہاں نیچے ایک ہال کمرہ تھا جس میں جوئے کی میزیں موجود تھیں لیکن صرف ایک میز کے گرد چند آدمی موجود تھے۔ البتہ یہاں بھی چار مسلح آدمی ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا عمران اور اس کے ساتھیوں نے فائر کھول دیا اور مسلح افراد سمیت سب افراد ان مکھیوں کی طرح مرتے چلے گئے جن پر انتہائی زہریلا سپرے کیا گیا ہو۔ ایک طرف راہداری تھی جس کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا۔ یہاں بھی دو مسلح افراد موجود تھے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی فائرنگ کا شکار ہو گئے۔

"یہاں کی تلاشی لو اور جو بھی نظر آئے اسے اڑا دو"....... عمران

نے کہا اور دوڑتا ہوا اس بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی جبکہ جوزف، صفدر اور کیپٹن شکیل وہیں پیچھے ہی رہ گئے تھے۔ صفدر اوپر سیڑھیوں والے دروازے پر موجود تھا تاکہ اوپر کی طرف سے اگر کوئی آئے تو اسے کور کر سکے جبکہ جوزف اور کیپٹن شکیل نیچے ہال میں گھومتے پھر رہے تھے۔ عمران نے اس دروازے کے لاک کو بھی گولیوں سے اڑا دیا اور اس کے ساتھ ہی لات مار کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جولیا بھی اندر داخل ہوئی۔ اندر میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک آدمی انہیں اس طرح اندر آتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران اس کے سر پر پہنچ گیا دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا میز کی سائیڈ سے اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات پوری قوت سے حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا آدمی ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا تو عمران نے اسے گھسیٹ کر آگے کر کے ایک جھٹکے سے اٹھا کر صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بھرپور تھپڑ اس آدمی کے چہرے پر پڑا تو اس آدمی کے منہ سے خون کی لکیر بہہ نکلی۔ عمران نے دوسرا تھپڑ جڑ دیا جبکہ جولیا تیزی سے اس کے عقب میں آ کر کھڑی ہو گئی تھی دوسرے تھپڑ پر اس آدمی نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے مشین پسٹل کی نال اس کی پیشانی پر رکھ دی۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو کھوپڑی اڑا دوں گا"...... عمران نے جو

اس کی سائیڈ پر کھڑا تھا غراتے ہوئے کہا اور لاشعوری طور پر اٹھتے ہوئے اس آدمی کا جسم یکلخت ساکت ہو گیا اور اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم۔ کون ہو۔ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ساسول کنگ ہے۔ بولو"...... عمران نے نال کو دباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں کنگ ہوں۔ مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو"۔ کنگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہم وہی ہیں جنہیں تمہارے آدمی تلاش کر رہے تھے"۔ عمران نے کہا تو کنگ کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا سا لگا۔

"مم۔ مم۔ مگر وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں تو کولڈ روم میں پڑی ہیں"...... کنگ نے رک رک کر کہا۔

"کون لوگ۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے چونک کر کہا تو اس نے راجو سے ملنے والی تفصیل دوہرا دی تو عمران سمجھ گیا کہ ان کی جگہ کوئی اور بے گناہ گروپ ان کے ہاتھوں مارا گیا ہے اس لئے یہ مطمئن تھا اور اسی لئے انہیں یہاں پہنچنے تک کہیں نہیں روکا گیا۔

"کون ہے تمہارے گروپ کا انچارج جو ہمیں تلاش کر رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"راجو۔ راجو ہے گروپ کا انچارج"...... کنگ نے جواب دیا۔

"اس سے تمہارا رابطہ کیسے ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فون پر۔ اس کا آفس علیحدہ ہے"...... کنگ نے جواب دیا اور پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"تم اس سے بات کرو اور اسے حکم دو کہ اب ہماری تلاش بند کر دے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ صرف افریقی حبشی کو چیک کیا جا رہا تھا"...... اس بار کنگ نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کی تلاش بھی بند کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بیٹھو میں کرتا ہوں اسے فون"...... کنگ نے کہا۔

"جولیا۔ فون اٹھا کر لے آؤ اور نمبر پریس کر کے رسیور اس کے کان سے لگا دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کی ہدایت پر عمل کر دیا۔ البتہ اس نے لاؤڈر کا بٹن ازخود ہی دبا دیا تھا۔ گھنٹی بجنے کی آواز کے ساتھ ہی رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ راجو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے کہا۔

"یس کنگ۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا وہ حبشی ٹریس ہوا ہے یا نہیں"...... کنگ نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ابھی تک تو ٹریس نہیں ہوا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب اسے ٹریس کرنا بند کر دو۔ اسے کراشو میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی لاش بھی مجھ تک پہنچ چکی ہے"...... کنگ نے کہا۔

"یس کنگ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے اشارے پر جولیا نے کریڈل دبا کر رسیور رکھ دیا۔

"اب تم بتاؤ کہ گوبند رام کہاں ہے"...... عمران نے کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مہاراج جوکھو قبیلے کے معبد میں چلے گئے ہیں"...... کنگ نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ چند پاکیشیائی ایجنٹ بس پر باروتی آ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی شکتیوں کی مدد سے دیوار روشن کر کے ان سب کی تصویریں دکھائی تھیں۔ وہ بس میں سوار تھے اور باروتی آ رہے تھے۔ انہوں نے حکم دیا کہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں باروتی معبد میں پہنچا دی جائیں جبکہ وہ خود جوکھو قبیلے کے معبد جا رہے ہیں تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ یہاں ہم سے نہ مارے جائیں تو وہ انہیں وہاں دلدلوں میں گرا کر ہلاک کر دیں۔ میں نے راجو کو حکم دے دیا اور پھر مجھے اطلاع ملی کہ تم باروتی کی بجائے کراشو میں

ڈراپ ہو گئے ہو ۔ میں نے راجو کو حکم دیا کہ جیسے ہی تم لوگ کسی بھی راستے سے آؤ تو تمہیں ہلاک کر دیا جائے اور پھر اس نے ایسا ہی کیا ۔ ایک عورت اور تین مرد ایک جیپ میں سوار تھے ۔ ان کے حلیئے وہی تھے اس لئے انہیں ہلاک کر دیا گیا ۔ البتہ وہ افریقی حبشی ان کے ساتھ نہ تھا ۔ ان کی لاشیں یہاں بھجوائی گئیں تو میرے آدمیوں نے ان کے میک اپ چیک کئے لیکن وہ میک اپ میں نہیں تھے ۔ میں نے ان کی لاشیں کولڈ روم میں رکھوا دیں تاکہ جب افریقی حبشی کی لاش آئے گی تو اکٹھی سب لاشیں معبد بھجوا دوں گا“...... کنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” وہاں جوکھو معبد میں گوبند رام سے رابطہ کیسے ہوتا ہے ۔ کیا وہاں فون ہے “...... عمران نے کہا۔

” نہیں ۔ وہاں فون کیسے ہو سکتا ہے ۔ باروتی معبد سے کوئی پجاری جا کر وہاں اطلاع دے سکتا ہے “...... کنگ نے جواب دیا۔

” وہاں زرد جوکھو گوبند رام کے چیلے ہیں یا کالے جوکھو“ ۔ عمران نے کہا تو کنگ چونک پڑا۔

” دونوں ہی مہاراج کے چیلے ہیں لیکن مہاراج کالے جوکھوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ زرد جوکھوں سے عقل اور سمجھ میں زیادہ ہیں اور انتہائی تیز طرار بھی “...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” یہاں گوبند رام کے بعد باروتی معبد کا پجاری کون ہے “۔

عمران نے کہا۔

” مہاراج کے بعد یہاں کے معبد کا بڑا پجاری سیوا رام ہے ۔ مہاراج سیوا رام “...... کنگ نے جواب دیا۔

” کیا یہاں باروتی میں بھی یہ جوکھو آتے جاتے ہیں یا ان کا کوئی پجاری یہاں ہے “...... عمران نے کہا۔

” مجھے نہیں معلوم “...... کنگ نے جواب دیا تو عمران نے ٹریگر دبا دیا اور ایک لمحے میں کنگ کی کھوپڑی سینکڑوں حصوں میں تبدیل ہو کر فرش پر بکھر گئی۔

” آؤ چلیں “...... عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ باہر ہال میں جوزف، کیپٹن شکیل اور اوپر سیڑھیوں پر صفدر موجود تھا۔

” یہاں بہت سے کمرے ہیں عمران صاحب ۔ ایک کمرے میں ایک مقامی عورت اور تین مردوں کی لاشیں بھی پڑی ہیں ۔ ہم نے یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دیا ہے “...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

” یہاں سے کوئی خفیہ راستہ بھی تلاش کیا ہے “...... عمران نے کہا۔

” ہاں باس ۔ ادھر ہے راستہ ۔ آئیے “...... جوزف نے کہا۔

” صفدر نیچے آ جاؤ “...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک خفیہ راستے سے نکل کر عقبی گلی میں پہنچ گئے۔

" یہ ماسک اتار دو اور دوسرے ماسک پہن لو ورنہ جیسے ہی کنگ کی ہلاکت کی اطلاع ملے گی ساسول گروپ ہماری تلاش شروع کر دے گا اور ہمارے حلیئے بہرحال ہال میں موجود افراد کے ذریعے ان تک پہنچ جائیں گے "....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ ماسک باکس ان کے پاس موجود تھا اس لئے تھوڑی دیر بعد ان سب کے حلیئے پہلے سے مختلف ہو چکے تھے ۔ البتہ لباس وہی تھے لیکن ظاہر ہے فوری طور پر وہ لباس تبدیل نہ کر سکتے تھے ۔ پھر عمران کے کہنے پر صفدر جا کر پارکنگ سے جیپ لے آیا ۔

" وہاں کلب کی کیا پوزیشن ہے "....... عمران نے کہا ۔

" پارکنگ بھی خالی تھی اور میرا خیال ہے کہ کلب بھی خالی ہو چکا ہے "....... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" اب ہم نے باروتی میں اس گوبند رام کے معبد تک پہنچنا ہے "....... عمران نے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر خود بیٹھ گیا ۔ جولیا پہلے ہی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی جبکہ جوزف اور کیپٹن شکیل عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے ۔ آخر میں صفدر بھی عقبی طرف سے چڑھ گیا تو عمران نے جیپ آگے بڑھا دی ۔

جوکھو قبیلے کے بڑے معبد کے ایک کمرے میں گوبند رام موجود تھا ۔ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں جو بڑے اٹھلاتے ہوئے انداز میں اسے شراب پلانے میں مصروف تھیں کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس کے جسم پر پجاریوں جیسا لباس تھا ۔

" کیا بات ہے گومو داس "....... گوبند رام نے سخت اور غصیلے لہجے میں کہا ۔ شاید اسے گومو داس کی مداخلت پسند نہ آئی تھی ۔

" مہاراج ۔ باروتی معبد سے پجاری ہریش کوئی پیغام لے کر آیا ہے "....... اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" اوہ اچھا ۔ بھیجو اسے ۔ وہ دشمنوں کی لاشیں پہنچنے کی اطلاع لے کر آیا ہو گا "....... گوبند رام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو وہ نوجوان پجاری واپس چلا گیا ۔

"تم بھی جاؤ"...... گوبند رام نے لڑکیوں سے کہا تو وہ دونوں تیزی سے کمرے سے باہر چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر پجاری اندر داخل ہوا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں گوبند رام کو سلام کیا اور پھر اس کے سامنے زمین پر ہی دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔ یہ باروتی معبد کا پجاری تھا۔

"کیا خبر لائے ہو"...... گوبند رام نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مہاراج۔ پنڈت سیوا رام نے کہا ہے کہ آپ کو بتا دیا جائے کہ باروتی میں آپ کے چیلے کنگ کو اس کے کلب کے تہہ خانے میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو گوبند رام جو شاید لاشوں کی خبر سننے کی امید میں تھا اس پجاری کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... گوبند رام نے انتہائی حیرت بھرے اور یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ پنڈت سیوا رام کا ایک آدمی وہاں کلب میں موجود تھا اس نے پنڈت سیوا رام کو فون پر اطلاع دی اور یہی اطلاع دے کر انہوں نے مجھے بھیجا ہے مہاراج"...... پجاری نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ اور سیوا رام کو کہنا کہ دشمن اگر وہاں زندہ ہیں تو ان کا خاتمہ کرا دے"...... گوبند رام نے کہا تو وہ پجاری اٹھا اور سلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ ساسول کیسے مارا گیا"...... گوبند رام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ہاتھ اس تخت پر مارا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا تو اس کے سامنے کی زمین پھٹی اور ایک سرخ رنگ کی بلی باہر آ گئی۔ اس بلی کا رنگ گہرا سرخ تھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔

"مہاگی حاضر ہے آقا"...... بلی کے منہ سے باریک سی انسانی آواز نکلی۔

"ہمیں ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہمارا سیوک ساسول مارا گیا ہے۔ تم بتاؤ کہ کس نے اسے مارا ہے۔ کیوں اور کیسے"...... گوبند رام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ یہ وہی کاشام جادو کا سلسلہ ہے۔ پاکیشیائی دشمن باروتی پہنچے تو انہیں اطلاع مل گئی کہ آپ کا سیوک کنگ اور اس کے آدمی انہیں مارنا چاہتے ہیں۔ ادھر آپ کے سیوک کنگ کے آدمیوں نے غلط آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور وہ سب مطمئن ہو گئے تو دشمن آپ کے سیوک کنگ کے کلب میں پہنچے اور انہوں نے وہاں قتل و غارت کر کے سب کا خاتمہ کر دیا۔ پھر انہوں نے کنگ کو پکڑا اور اس سے معلوم کر کے کہ آپ یہاں جوکھو معبد میں ہیں اسے بھی ہلاک کر دیا اور نکل گئے"...... مہاگی نے باریک سی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب وہ کہاں ہیں"...... گوبند رام نے کہا۔

" آقا ۔ یہ سب اس وقت باروتی معبد میں موجود ہیں اور انہوں نے پنڈت سیوا رام کو ہلاک کر دیا ہے اور وہاں کے پجاریوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ جوکھو کی طرف بڑھنے والے ہیں ۔ وہ آپ کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں "...... مہاگی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ معبد کے پجاریوں کو ہلاک کر دیا جائے "...... گوبند رام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" آقا ۔ وہ لوگ ایسا کر رہے ہیں اور آقا ۔ آپ نے انہیں نہ روکا تو وہ یہاں پہنچ جائیں گے "...... مہاگی نے جواب دیا ۔

" ہم انہیں دلدلوں میں گرا کر ہلاک کر دیں گے "...... گوبند رام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" آقا ۔ آپ نے جو انتظام کرنا ہے فوری کر لیں ۔ وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں اور میں جا رہی ہوں آقا "...... مہاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین میں غائب ہو گئی تو گوبند رام نے دونوں ہاتھ اٹھا کر زور سے تالی بجائی تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور نوجوان پجاری اندر داخل ہوا ۔

" حکم مہاراج "...... اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا ۔

" کالے جوکھوں کے سردار کیلاش کو حاضر کرو ۔ ابھی ۔ اسی وقت " ۔ گوبند رام نے چیخ کر کہا ۔

" حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج "...... نوجوان پجاری نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا ۔ گوبند رام نے اس کے باہر جاتے ہی منہ

ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا ۔ چند لمحوں کمرے میں دھواں سا بھرنے لگا اور پھر یہ دھواں مجسم ہو کر ایک خوبصورت عورت کے روپ میں آگیا جس نے سرخ رنگ کا قدیم دور کا لباس پہنا ہوا تھا ۔

" کشاپی حاضر ہے آقا "...... اس عورت نے مترنم لہجے میں کہا ۔

" کشاپی ۔ تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیائی دشمن کاشام جادو کے خاتمے کی کوشش میں مصروف ہیں "...... گوبند رام نے کہا ۔

" ہاں آقا ۔ اور وہ یہاں پہنچنے والے ہیں ۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہمیں یہاں کی دلدلوں میں پھینک کر فنا کیا جا سکتا ہے "...... کشاپی نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کیا مطلب ۔ کیا واقعی ۔ ہم تو خود یہاں اس لئے آئے ہیں اور تمہیں بھی ساتھ لے آئے کہ ہم انہیں یہاں دلدلوں میں پھینک کر ہلاک کرنا چاہتے ہیں اور تم یہ بات کر رہی ہو " ۔ گوبند رام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" آقا ۔ آپ کو کاشام جادو کے بارے میں علم نہیں ہے اور ابھی ایک ماہ تک ہم اس علاقے سے باہر نہیں جا سکتیں ۔ لیکن یہاں ہم اپنا کام کر سکتی ہیں ۔ یہ بات درست ہے کہ اگر مجھے اور آپ کو کسی دلدل میں ڈال دیا جائے تو کاشام جادو ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہے ۔ اب یہاں ہمارا زور چل سکتا ہے ۔ ہم انہیں ہلاک کر دیں گی "...... کشاپی نے کہا ۔

" کیسے ۔ کیا تم ان پر قابو پا سکتی ہو "...... گوبند رام نے کہا ۔

"نہیں ۔ ہم تو اندھیرے کی پیداوار ہیں اور وہ روشنی کے لوگ ہیں ۔ ان کے پاس مقدس روشنی کا کلام بھی ہے اس لئے ہم براہ راست ان پر قابو نہیں پا سکتیں لیکن انہیں معلوم نہیں ہے کہ ہم ان سے ٹکرائے بغیر بھی ان کا خاتمہ کر سکتی ہیں "...... کشاپی نے جواب دیا۔

"وہ کیسے ۔ مجھے بتاؤ ۔ میں تمہارا آقا ہوں "...... گوبند رام نے کہا۔

"آقا ۔ یہ بڑی آسان سی بات ہے ۔ یہاں جوکھو قبیلے کے لوگ موجود ہیں ۔ ہم ان پر کنٹرول کر سکتی ہیں اور پھر ان کی مدد سے ان دشمنوں کو گھیر کر دلدل میں پھینکا جا سکتا ہے "...... کشاپی نے کہا۔

"میں نے جوکھوں کے سردار کیلاش کو بلایا ہے تاکہ اسے بھی حکم دے سکوں لیکن اگر تم ان پر کنٹرول کر کے کارروائی کر سکتی ہو تو پھر یہ زیادہ بہتر رہے گا "...... گوبند رام نے کہا۔

"آپ نے انہیں جو حکم دینا ہو دے دیں لیکن آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اور میری ساتھی شکتیاں ان کے خلاف کام کر سکیں ۔ پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے ۔ البتہ یہ بات یاد رکھیں کہ اس وقت آپ ہمارے آقا ہیں اس لئے اگر انہوں نے آپ پر قابو پا لیا تو پھر ہم بھی بے بس ہو جائیں گی "...... کشاپی نے کہا۔

"مجھ پر وہ قابو کیسے پا سکتے ہیں "...... گوبند رام نے چونک کر اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آقا ۔ وہ لوگ ذہنی طور پر بے حد تیز ہیں ۔ وہ کوئی بھی طریقہ استعمال کر سکتے ہیں اس لئے آپ ہوشیار رہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ آپ سیاہ غار میں جا کر غار کو بند کرا دیں اور ہمیں آزاد کر دیں تاکہ ہم ان کا خاتمہ کر سکیں "...... کشاپی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آزاد کر دیں کا کیا مطلب "...... گوبند رام نے چونک کر کہا۔

"میرا مطلب ہے آقا کہ آپ ہمیں اپنے حکم کا پابند نہ کریں اور ہمیں آزادی دے دیں کہ ہم جس طرح چاہیں ان کا خاتمہ کر دیں ورنہ ہمیں ہر مرحلے پر آپ سے ہدایات لینی پڑیں گی "...... کشاپی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میری طرف سے اجازت ہے کہ تم اور تمہاری ساتھی شکتیاں جس طرح چاہیں ان پاکیشیائی دشمنوں سے نمٹیں "۔ گوبند رام نے کہا۔

"بے حد شکریہ آقا ۔ اب ان کا براہ راست ہم سے مقابلہ ہو گا اور ہم یقینی طور پر ان کا خاتمہ کر دیں گی "...... کشاپی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا خیال ہے کہ ہم سیاہ غار میں بند ہو جائیں جبکہ اب تم براہ راست ان کے مقابلے پر آؤ گی تو پھر میں کیوں نہ دوسرے راستے سے واپس باروتی پہنچ جاؤں "...... گوبند رام نے کہا۔

"یہ آپ کی مرضی ہے آقا ۔ جو مناسب سمجھیں کریں ۔ بہرحال آپ کو ان کے ہاتھ نہیں آنا چاہئے "...... کشاپی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم جا سکتی ہو" .... گوبند رام نے کہا تو وہ عورت دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ دھواں غائب ہو گیا ۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا اور اس کا رنگ گہرا سانولا تھا ۔

"کیلاش حاضر ہے مہاراج" .... اس آدمی نے اندر داخل ہو کر سر جھکاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا ۔

"کیلاش ۔ پاکیشیائی دشمن یہاں میرے خاتمے کے لئے آ رہے ہیں ۔ ان کی تعداد پانچ ہے ۔ ایک عورت اور چار مرد ہیں ۔ وہ اس لئے مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہیں کہ کاشام جادو کو فنا کر سکیں ۔ وہ عام سے لوگ ہیں اور مسلمان ہیں ۔ ان کے پاس کوئی شکتی نہیں ہے لیکن وہ انتہائی ذہین اور تیز لوگ ہیں ۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اپنے کالے جوکھوں کو ان کی گھات پر لگا دو اور زہریلے تیروں سے ان کا خاتمہ کر دو اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو انہیں دلدل میں دھکیل دو" .... گوبند رام نے کہا ۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا ۔ یہ ہمارے لئے معمولی سا کام ہے ۔ یہ تو صرف پانچ ہیں ۔ یہاں تو پوری فوج کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے" .... کیلاش نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ جاؤ اور میرے حکم کی تعمیل کرو ۔ میں واپس باروتی جا رہا ہوں" .... گوبند رام نے کہا تو کیلاش نے سر جھکا کر پرنام کیا اور پھر اٹھ کر مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا ۔

"کشاپی ٹھیک کہہ رہی ہے ۔ مجھے واپس باروتی جانا چاہئے ۔ وہ خود ان سے آسانی سے نمٹ لے گی ۔ چاپڑا شکتیاں بھی روشنی کے کلام کے خلاف کچھ نہیں کر سکتیں" .... گوبند رام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تخت سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جیپ میں سوار باروتی سے جوکھو علاقے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ تمام علاقہ نہ صرف پہاڑی تھا بلکہ یہاں گھنے جنگلات بھی موجود تھے۔ راستہ بے حد تنگ اور کچا تھا اس لئے جیپ کی رفتار خاصی آہستہ تھی۔ راستے میں کوئی ٹریفک نہ تھی کہ اچانک ایک موڑ آتے ہی عمران نے جیپ روک دی تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم غلط راستے پر جا رہے ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے احساس ہوا ہے تمہیں۔ کیا کوئی بورڈ نظر آیا ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچانک مجھے خیال آیا ہے کہ چار میل پہلے چوک پر جوکھو کے لئے

جو بورڈ موجود تھا اس پر موجود تیر کا نشان اس طرف نہ تھا جبکہ میں نے اسے اس طرف سمجھ لیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر واپس جانا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے بائیں طرف گہرائی میں سے دھواں دکھائی دے رہا ہے۔ یقیناً وہاں کوئی موجود ہو گا۔ اس سے کنفرمیشن ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے روکا اور پھر نیچے اتر آیا۔

"تم لوگ یہیں رہو۔ جوزف میرے ساتھ آئے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ جوزف اس کے پیچھے تھا جبکہ جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں جیپ سے اتر کر وہیں رک گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران اس جگہ پہنچ گیا جہاں سے دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ ایک عام سی جھونپڑی تھی جو گھنے درختوں کے درمیان بنی ہوئی تھی۔ جھونپڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور دھواں جھونپڑی کے اوپر سائیڈ میں بنے ہوئے ایک سوراخ سے باہر آ رہا تھا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ جھونپڑی میں ایک سفید ریش آدمی چولہے پر مٹی کی ہانڈی چڑھائے کچھ پکانے میں مصروف تھا۔ ایک طرف لکڑیوں کا ڈھیر تھا اور چولہے میں کئی لکڑیاں جل رہی تھیں۔ آہٹ کی آواز سن کر اس بوڑھے نے دروازے کی طرف دیکھا اور پھر دروازے پر موجود عمران اور اس کے پیچھے کھڑے جوزف کو دیکھ کر وہ بے اختیار اٹھ

کھڑا ہوا۔

"آؤ۔ آؤ۔ اندر آجاؤ۔ میں نے خرگوش شکار کیا ہے۔ اسے پکا رہا ہوں۔ ابھی پک جائے گا تو میں تمہیں بھی کھلاؤں گا"....... بوڑھے نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جیسے عمران اور جوزف کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر کے اسے دلی مسرت محسوس ہو رہی ہو۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرا ساتھی جوزف ہے"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو بوڑھا آدمی ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا۔ تم مسلمان ہو"....... بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ الحمدللہ میں مسلمان ہوں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی میری خوش نصیبی ہے۔ میرا نام ابراہیم ہے اور میں بھی الحمدللہ مسلمان ہوں۔ بیٹھو بیٹے بیٹھو۔ آج بڑے طویل عرصے بعد کسی مسلمان سے ملاقات ہوئی ہے"....... بوڑھے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص چلہ کشی کرتے ہیں آپ"....... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران بیٹے۔ میں باروتی کا رہنے والا ہوں۔ میری بیوی اور بچوں کو باروتی میں غنڈوں نے ہلاک کر دیا۔ میں ان دنوں بیمار تھا اور ہسپتال میں داخل تھا۔ جب مجھے اطلاع ملی تو میری نظروں

میں دنیا اندھیر ہو گئی۔ میں تندرست ہونے پر ہسپتال سے واپس آیا تو میرا دل دنیا سے اچاٹ ہو گیا۔ میں باروتی چھوڑ کر یہاں جنگل میں آگیا اور اب صرف اللہ اللہ کرتا ہوں"....... بابا ابراہیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کتنے عرصے سے یہاں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"مجھے یہاں رہتے ہوئے کئی سال گزر گئے ہیں۔ میں نے تو کبھی گنتی ہی نہیں کی۔ تم اس طرف کہاں آگئے ہو۔ یہ سارا علاقہ تو انتہائی خوفناک ہے۔ یہاں انتہائی خوفناک دلدلیں ہیں اور یہاں جوکھوں کا قبیلہ رہتا ہے جو کافرستانی دھرم رکھتا ہے"....... بابا ابراہیم نے کہا۔

"یہاں جوکھوں کے علاقے میں باروتی کا ایک پنڈت گوبند رام چھپا ہوا ہے جو ایک سفلی جادو جسے کاشام جادو کہا جاتا ہے کا عامل ہے اور جس سے وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کرانا چاہتا ہے۔ ہم اسے اور کاشام جادو کے خاتمے کے لئے وہاں جا رہے ہیں"۔ عمران نے کہا تو بابا ابراہیم حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مقصد انتہائی نیک ہے لیکن"....... بابا ابراہیم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ جو کچھ سوچ رہے ہیں اس کا مجھے علم ہے۔ بس آپ ہمارے حق میں دعا کرتے رہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بابا ابراہیم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ کیا تم مجھے چند لمحے دے سکتے ہو" ۔ بابا ابراہیم نے کہا ۔

"وہ کس لئے بابا ۔ کیا کوئی خاص بات ہے" ...... عمران نے چونک کر کہا ۔

"ہاں ۔ اب جب تم نے مجھے اصل حقیقت بتا دی ہے تو پھر میرا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ جو کچھ مجھ سے ہو سکے میں تمہاری مدد کروں ۔ شاید یہی نیکی میرے کام آ جائے اور آخرت میں مجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو کر دے" ...... بابا ابراہیم نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا ۔

"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"صرف چند منٹ دے دو ۔ تمہاری مہربانی ہو گی ۔ میں ابھی آ رہا ہوں" ...... بابا ابراہیم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا جھونپڑی سے باہر چلا گیا ۔

"تم نے چیک کیا ہے اسے جوزف" ...... عمران نے خاموش بیٹھے ہوئے جوزف سے کہا ۔

"یس باس ۔ یہ عام سا آدمی ہے" ...... جوزف نے لاتعلقانہ انداز میں کہا تو عمران ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا ۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد بابا ابراہیم واپس آیا تو اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا ۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی درست ہے لیکن گوبند رام تو جوکھو علاقے سے چلا گیا ہے اور اس نے کالے جوکھوں کے سردار کیلاش کو بلا کر حکم دیا ہے کہ کالے جوکھو دلدلوں کے قریب گھات لگا کر بیٹھیں اور جیسے ہی آپ لوگ وہاں پہنچیں وہ اچانک آپ پر زہریلے تیروں کی بارش کر کے آپ کو ہلاک کر دیں یا پھر دلدلوں میں دھکا دے کر آپ کا خاتمہ کر دیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ کاشام جادو کی سب سے بڑی شکتی کشاپی بھی اس علاقے میں آزادی سے کام کر سکتی ہے اور وہ اپنی ہزاروں طاقتوں کے ساتھ جوکھوں کے علاقے میں آپ لوگوں کی منتظر ہے" ...... بابا ابراہیم نے ان کے ساتھ گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

"یہ سب باتیں آپ کو کیسے معلوم ہو گئیں" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے والوں کا دل آئینہ بنا دیتا ہے اور اس آئینے میں وہ کچھ نظر آ جاتا ہے جو عام حالات میں نظر نہیں آتا" ...... بابا ابراہیم نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے ۔ کیا ہم واپس لوٹ جائیں" ۔ عمران نے کہا ۔

"اوہ نہیں ۔ راہ حق میں اٹھتے ہوئے قدم واپس نہیں جا سکتے ورنہ تم لوگ ذلت کی گہرائیوں میں جا گرو گے ۔ تمہارا مقصد کاشام جادو کا خاتمہ ہے اور تم نے بہرحال اس پر کام کرنا ہے" ...... بابا ابراہیم

نے بڑے پریقین لہجے میں کہا تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا ۔ اس کے ذہن میں بابا ابراہیم کے بارے میں جو شک پیدا ہوا تھا وہ بابا ابراہیم کے اس جواب سے دور ہو گیا تھا ۔

" پھر آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں " .... عمران نے کہا ۔

" تمہیں سب سے پہلے گوبند رام کا خاتمہ کرنا ہو گا ۔ جب تک اس کا خاتمہ نہ ہو گا اس وقت تک تم کاشام جادو کے خاتمے میں کامیاب نہیں ہو سکتے " .... بابا ابراہیم نے کہا ۔

" لیکن اس کے ہلاک کرنے کا کیا فائدہ ہو گا ۔ کوئی دوسرا اس کی جگہ لے لے گا ۔ پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے " .... عمران نے کہا ۔

" گوبند رام اس پورے علاقے کا سب سے بڑا سفلی عامل ہے ۔ چاپڑا بہت طاقتور سفلی جادو ہے اور گوبند رام اس کا عامل ہے ۔ اس کی ہلاکت کے بعد جوکھوں کے علاقے میں اور کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس کی جگہ لے سکے ۔ اس کی ہلاکت کے ساتھ ہی کاشام جادو کی طاقتیں مکمل طور پر آزاد ہو جائیں گی لیکن وہ ایک ماہ تک اس علاقے سے باہر نہیں جا سکتیں اس لئے وہ اس علاقے میں رہنے پر مجبور ہو جائیں گی ۔ پھر تمہیں اس کی سب سے بڑی شکتی کشاپی کو ختم کرنا ہو گا کیونکہ کشاپی کاشام جادو کی سب سے بڑی طاقت ہے اور گوبند رام کے ہلاک ہوتے ہی کشاپی خود مختار ہو جائے گی اور پھر اس کے خاتمے کے ساتھ ہی پورا کاشام جادو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے گوبند رام کو یہاں سے باہر

نکال دیا ہے ورنہ اگر وہ یہاں ہوتا تو لامحالہ تمہیں دونوں کو بیک وقت ختم کرنا پڑتا جو ناممکن تو نہیں بہرحال انتہائی مشکل تھا ۔ بابا ابراہیم نے کہا ۔

" گوبند رام تو واپس باروتی چلا گیا ہے " .... عمران نے کہا ۔

" نہیں ۔ وہ باروتی نہیں گیا بلکہ یہاں سے مشرق کی طرف ایک پہاڑی ہے جس کے دامن میں ایک گاؤں ہے جس کا نام بھی چاپڑا ہے ۔ وہ چاپڑا جادو کا گڑھ ہے اور گوبند رام چونکہ چاپڑا جادو کا عامل ہے اس لئے وہ وہیں موجود ہے ۔ اس کے خیال کے مطابق وہاں وہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے " .... بابا ابراہیم نے جواب دیا ۔

" چاپڑا گاؤں میں وہ کہاں ہو گا " .... عمران نے کہا ۔

" چاپڑا معبد کے ساتھ اس کی پختہ حویلی ہے ۔ اس پورے گاؤں میں یہی پختہ حویلی ہے ۔ باقی سب کچے مکان اور لکڑی کے کیبن ہیں " .... بابا ابراہیم نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے چاپڑا کی شکتیوں سے لڑ کر اس گوبند رام کا خاتمہ کرنا ہو گا ۔ پھر اس کاشام جادو کا " .... عمران نے کہا ۔

" چاپڑا جادو کی طاقتیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں ۔ البتہ تمہیں اپنے اور اپنے ساتھیوں پر آیت الکرسی کا حصار قائم کرنا ہو گا لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ اس گوبند رام کو آخری لمحے تک معلوم نہ ہو سکے کہ تم اس کے خاتمے کے لئے وہاں پہنچ گئے ہو ورنہ وہ غائب

ہو جائے گا"...... بابا ابراہیم نے کہا۔

"لامحالہ اسے معلوم ہو جائے گا۔ اس گاؤں میں ہم اجنبی ہوں گے اور پھر اس کی شکتیاں بھی اسے اطلاع دے سکتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"غائب ہونے سے میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ دھواں بن کر غائب ہو جائے گا۔ میرا مطلب تھا کہ وہ کسی نہ کسی راستے سے فرار ہو جائے گا اس لئے تم نے اس کا باقاعدہ گھیراؤ کرنا ہے۔ گوبند رام کی ایک آنکھ ختم ہو چکی ہے اور وہ اس پر ایک سیاہ رنگ کی پٹی باندھے رکھتا ہے۔ اگر اس کی دوسری آنکھ بھی ختم کر دی جائے یا اس پر پٹی باندھ دی جائے تو اس کی تمام سفلی طاقتیں اس کا ساتھ چھوڑ جائیں گی۔ سفلی طاقتوں سے میرا مطلب چاپڑا جادو کی طاقتیں ہیں۔ کاشام جادو کی طاقتیں اس وقت آزاد ہوں گی جب وہ ہلاک ہو جائے گا"...... بابا ابراہیم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی۔ آپ نے ہماری رہنمائی کی ہے۔ اب اجازت دیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ میں تو کسی قطار شمار میں نہیں ہوں۔ ویسے جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ میں نے اپنے ناقص عقل کے تحت بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بے پناہ عقل اور ادراک سے نوازا ہے اس لئے اپنی عقل استعمال کرنا۔ میں دعا کرتا رہوں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے"...... بابا ابراہیم نے کہا تو عمران سلام

کر کے جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ جوزف اس کے پیچھے تھا۔

"باس۔ اس شیطان کو آپ مجھ پر چھوڑ دیں"...... جوزف نے باہر آتے ہی کہا۔

"تم پر چھوڑ دوں۔ کیا مطلب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ جنگل میں وہ مجھ سے بچ کر نہ جا سکے گا"...... جوزف نے کہا۔

"تم نے بابا ابراہیم کی بات نہیں سنی کہ ہمیں عقل استعمال کرنا ہو گی اس لئے ہم اس گوبند رام کو ہلاک نہیں کریں گے بلکہ اسے مجبور کر کے اس کے ذریعے کاشام جادو کا خاتمہ کر دیں گے ورنہ یہاں کالے جوکھوں کے زہریلے تیروں سے بچنے کا ہمارے پاس کوئی راستہ نہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ باس۔ آپ واقعی وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر ہیں"۔ جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جیپ کے پاس پہنچ گئے۔

"آپ نے بہت دیر لگا دی۔ ہم تو پریشان ہو گئے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہاں ایک رہنما مل گیا تھا۔ اس سے بات چیت میں دیر ہو گئی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بابا ابراہیم سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے چاپڑا جانا ہو گا لیکن اس کی نشاندہی کون کرے گا"...... جولیا نے کہا۔

"میرے پاس یہاں کا تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ اس میں چیک کر لیتے ہیں لیکن ہم نے چاپڑا کے علاقے میں داخل نہیں ہونا ورنہ گوبند رام کو لازماً پیشگی اطلاع مل جائے گی اور وہ وہاں سے نکل کر کسی اور جگہ پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا ہو گا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام جوزف کرے گا۔ یہ سارا علاقہ گھنے جنگل پر مشتمل ہے اور جوزف جنگل کا شہزادہ ہے۔ وہ نہ صرف اچانک اس تک پہنچ جائے گا بلکہ اسے اٹھا کر بھی اس طرح لے آئے گا کہ کسی کو اس کے پاس پہنچنے کا علم تک نہ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ بالکل ایسے ہی ہو گا"...... جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ سفلی عامل ہے اور جوزف"...... صفدر کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا۔

"جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو وہ میں سمجھتا ہوں لیکن بے فکر رہو۔ جوزف ایسے سفلی عاملوں کو بے بس کرنے کا فن ہم سے زیادہ جانتا ہے اور بابا ابراہیم نے بتا دیا ہے کہ اس گوبند رام کی ایک آنکھ پہلے ہی ختم ہو چکی ہے اگر اس کی دوسری آنکھ ختم کر دی جائے یا اس پر سیاہ پٹی باندھ دی جائے تو اس کی سفلی طاقتیں اس کا ساتھ چھوڑ

جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ چاہے کتنا بڑا جادوگر ہو لیکن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ ہامانی قبیلے کے وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا جوزف کوئی گندی طاقت تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی"...... جوزف نے کہا تو صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گوبند رام باروتی جانے کی بجائے چاپڑا گاؤں میں اپنی مخصوص حویلی میں پہنچ گیا کیونکہ یہ اس کا خاص علاقہ تھا اور یہاں چاپڑا شکتیاں اس کی حفاظت کر سکتی تھیں جبکہ اسے خطرہ تھا کہ باروتی میں دشمن پہنچ گئے تو وہ ان کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اب اسے اپنے دشمنوں کی کالے جوکھوں اور کشاپلی کے ہاتھوں مارے جانے کی اطلاع کا انتظار تھا۔ اس نے چاپڑا طاقتوں کو جوکھو اور چاپڑا سرحد پر بھجوا دیا تھا تاکہ اسے ان دشمنوں کی ہلاکت کی فوری اطلاع مل سکے اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں جھینگر کی تیز آواز گونج اٹھی تو گوبند رام بے اختیار چونک پڑا۔

"آ جاؤ ڈوگی"...... گوبند رام نے سخت لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک انسانی ڈھانچہ سا لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کی ہڈیوں کی آواز بھی چلتے ہوئے سنائی دے رہی

تھی۔ یہ چاپڑا شکتی تھی۔ چاپڑا مرے ہوئے جانوروں کی ہڈیوں کا جادو تھا اور اس کی تمام طاقتیں جب مجسم ہوتی تھیں تو جانوروں کی ہڈیوں سے بنے ہوئے ڈھانچوں کی شکل میں ہی ظاہر ہوتی تھیں۔ آنے والے ڈھانچے کے جسم کی تمام ہڈیاں مختلف جانوروں کی تھیں جبکہ ڈھانچے کے اوپر کھوپڑی کسی بندر کی تھی۔ کھوپڑی کی آنکھیں بندر کی تھیں جبکہ نہ کھوپڑی پر اور نہ ہی اس کے جسم پر کوئی کھال یا گوشت تھا۔ بس ہڈیاں ہی ہڈیاں نظر آ رہی تھیں۔

"کیا بات ہے ڈوگی۔ کیوں آئے ہو"...... گوبند رام نے سخت لہجے میں کہا۔

"آقا۔ آپ کا ایک دشمن جنگل میں داخل ہوا ہے اور وہ آپ کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے"...... ڈھانچے کے منہ سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میرا دشمن اور یہاں۔ کون ہے وہ"...... گوبند رام نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ افریقی حبشی ہے آقا"...... ڈوگی نے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر اسے ہلاک کیوں نہیں کیا تم نے"...... گوبند رام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کے پاس روشنی ہے آقا۔ ہم تو اس کے قریب بھی نہیں جا سکتے۔ آپ چاپڑوں کو حکم دیں وہ اسے جال میں ڈال کر آپ کے پاس

حاضر کر سکتے ہیں "...... ڈوگی نے جواب دیا۔

" کہاں موجود ہے وہ "...... گوبند رام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کالے جنگل کے پاس ہے آقا۔ اس کا رخ گاؤں کی طرف ہے "۔ ڈوگی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور اس کا خیال رکھو۔ میں چاپڑوں کو حکم دیتا ہوں لیکن اگر وہ چاپڑوں کے جال میں نہ آئے تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے "...... گوبند رام نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا "...... ڈوگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اسی طرح ہڈیاں کھڑکھڑاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ ایک بار پھر جھینگر جیسی تیز آواز سنائی دی جو دور جاتی ہوئی ختم ہو گئی تو گوبند رام نے دونوں ہاتھوں سے زور سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔

" چاپڑا سردار بوکو کو بلاؤ۔ فوراً "...... گوبند رام نے چیختے ہوئے کہا تو وہ آدمی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

" یہ افریقی حبشی کیوں یہاں آ رہا ہے اور وہ بھی اکیلا "...... گوبند رام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک دیوہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے بھی مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔

" حکم آقا "...... آنے والے نے دونوں ہاتھ جوڑ کر انتہائی مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

" ہمیں ہماری شکتی نے اطلاع دی ہے کہ کالے جنگل کے پاس ایک افریقی حبشی ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے گاؤں کی طرف آ رہا ہے۔ ہماری شکتیاں اس کے قریب نہیں جا سکتیں کیونکہ وہ افریقی ساحر ہے لیکن اس کی شکتیاں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اس لئے تم اپنے آدمی لے کر جاؤ اور اسے جال میں پھنسا کر ہمارے سامنے حاضر کرو "...... گوبند رام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" زندہ یا مردہ آقا "...... سردار بوکو نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" زندہ۔ تاکہ ہم اس سے پوچھ گچھ کر سکیں "...... گوبند رام نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا "...... سردار بوکو نے کہا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو گوبند رام نے دوبارہ شراب پینا شروع کر دی پھر وقت گزرتا چلا گیا کہ اچانک جھینگر کی آواز ایک بار پھر دروازے کے باہر سے سنائی دی۔

" آ جاؤ ڈوگی "...... گوبند رام نے چیخ کر کہا تو دروازہ کھلا اور وہی ڈھانچہ لڑکھڑاتا ہوا ہڈیاں بجاتا اندر داخل ہوا۔

" آقا۔ چاپڑوں نے آپ کے دشمن کو جال میں جکڑ لیا ہے اور بے ہوش بھی کر دیا ہے۔ وہ اسے یہاں لا رہے ہیں۔ میں آپ کو اطلاع دینے حاضر ہوا ہوں "...... ڈھانچے نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہونا تھا۔ ٹھیک ہے تم جاؤ"...... گوبند رام نے کہا۔

"آقا۔ یہ انتہائی خطرناک دشمن ہے اس لیئے آپ ہوشیار رہیں"۔ ڈوگی نے کہا۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں چاپڑا اور کاشام جادو کا مہاراج ایک افریقی حبشی سے خوفزدہ ہو جاؤں گا۔ جاؤ"...... گوبند رام نے چیختے ہوئے کہا تو ڈھانچہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی جھینگر جیسی آواز سنائی دی جو دور ہوتی ہوئی ختم ہو گئی۔

"ہونہہ۔ مجھے ایک آدمی سے ڈرا رہا تھا۔ ہونہہ"...... گوبند رام نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور چاپڑا سردار اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار قوی ہیکل مقامی آدمی تھے جنہوں نے جال میں پھنسے ہوئے ایک قوی ہیکل حبشی کو اٹھایا ہوا تھا۔ وہ حبشی بے حس و حرکت تھا۔

"شکار حاضر ہے آقا"...... چاپڑا سردار نے کہا۔

"اسے جال سے نکال کر رسی سے جکڑ دو"...... گوبند رام نے کہا تو اس کے حکم پر افریقی حبشی کو زمین پر ڈال دیا گیا۔ ایک آدمی مڑ کر تیزی سے باہر چلا گیا جبکہ باقیوں نے اس افریقی حبشی کو جال سے نکالنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی جو باہر چلا گیا تھا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی تھی۔ پھر اس نے دوسرے ساتھیوں سے مل کر اس افریقی حبشی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں باندھ کر باقی

رسی سے اس کے پورے جسم کو جکڑ کر آخر میں دونوں پیروں کو بھی باندھ دیا۔

"اب اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ بٹھا دو"...... گوبند رام نے کہا تو اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... گوبند رام نے کہا تو چاپڑا سردار نے اس افریقی حبشی کا ایک ہاتھ سے سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر افریقی حبشی ہوش میں آگیا تو چاپڑا سردار پیچھے ہٹ گیا۔

"اب تم جاؤ۔ میں خود ہی اس کا عبرتناک حشر کر دوں گا۔ البتہ ایک خنجر مجھے دے دو"...... گوبند رام نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا تو چاپڑا سردار نے اپنے لباس میں اڑسا ہوا ایک خنجر نکال کر گوبند رام کو دیا اور خود مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی باہر چلے گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... گوبند رام نے تخت سے نیچے اتر کر اس افریقی حبشی کی طرف بڑھتے ہوئے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوزف ہے۔ جوزف دی گریٹ۔ تم گوبند رام ہو شیطان کے چیلے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام مہاراج گوبند رام ہے۔ تمہارے ساتھی کہاں ہیں اور انہوں نے تمہیں اکیلے کیوں بھیجا ہے"...... گوبند رام نے اس کے قریب جا کر رکتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھی چاپڑا علاقے سے باہر موجود ہیں اور میں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آیا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہارے آدمیوں نے اچانک مجھ پر جال پھینک کر مجھے بے بس کر دیا اور پھر میرے سر پر ضربیں لگا کر مجھے بے ہوش کر دیا لیکن یہ اچھا ہوا کہ اس طرح میں تم تک پہنچ گیا ہوں"...... جوزف نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اب تمہارا عبرتناک حشر کروں گا"...... گوبند رام نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ ہاتھ تیزی سے اونچا کیا جس ہاتھ میں خنجر تھا کہ یکلخت وہ اچھل کر چیختا ہوا واپس تخت پر جا گرا جبکہ جوزف اچھل کر کھڑا ہو چکا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ رسیوں سے آزاد کرا لئے تھے اور دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر اس نے گوبند رام کو واپس پنچ دیا تھا۔ اسی لمحے باہر سے جھینگر جیسی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن جوزف جس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا نے جمپ لگایا اور پھر اس سے پہلے کہ گوبند رام اٹھتا جوزف کا ہاتھ اس کے چہرے پر پڑا اور کمرہ گوبند رام کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا جوزف نے اس کی دوسری آنکھ پھوڑ دی تھی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کے باہر سے رونے کی ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے ہزاروں روحیں مل کر چیخ رہی ہوں جبکہ گوبند رام کا ذہن تاریک پڑ چکا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت چوپڑا حدود سے باہر جیپ کے قریب موجود تھا۔ جوزف کو گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہ ہو سکی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ کو اکیلے جوزف کو نہ بھیجنا چاہئے تھا۔ اس گوبند رام کی شکتیوں کے علاوہ یہاں اس کا بڑا قبیلہ موجود ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ جوزف جنگل کا شہزادہ ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ ہے۔ وہ اکیلا پورے قبیلے پر بھاری رہے گا"۔ عمران نے کہا لیکن حقیقتاً اس کے اندر بھی بے چینی نے ڈیرہ ڈال لیا تھا۔

پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ جنگل کے اندر سے ایک انسانی چیخ کی آواز سنائی دی اور یہ چیخ سن کر وہ سب ہی بے اختیار اچھل پڑے لیکن

دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ قوی ہیکل مقامی افراد نیم دائرے کی صورت میں ان کی طرف بڑھ رہے تھے جبکہ ان کے درمیان جوزف کاندھے پر کسی کو اٹھائے بڑے فاتحانہ انداز میں چلا آ رہا تھا جبکہ قوی ہیکل افراد اس کے پیچھے بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہے تھے۔ پھر ان میں سے ایک نے اچانک چیخ ماری اور اس کے ساتھ ہی وہ سب وہیں رک گئے جبکہ جوزف نے مڑ کر ان سے کچھ کہا تو وہ سب رکوع کے بل جھکے اور پھر دوڑتے ہوئے واپس جنگل میں غائب ہو گئے۔

"کمال ہے۔ جوزف نے تو ان سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ جوزف اس دوران قریب آ گیا اور اس نے کاندھے پر لدے ہوئے لحیم شحیم آدمی کو گھاس پر پٹخ دیا۔ اس کی ایک آنکھ پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی جبکہ دوسری آنکھ ختم ہو چکی تھی اور وہ بے ہوش تھا اس لئے سب سمجھ گئے تھے کہ یہ گوبند رام ہے۔

"کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں جنگل میں آگے بڑھتا ہوا گاؤں کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک مجھ پر جال پھینکا گیا اور میں جال میں جکڑا گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ میں جال کو توڑتا میرے سر پر ضربیں لگا کر مجھے بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک کمرے میں

رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا اور کمرے میں پانچ قوی ہیکل افراد موجود تھے جبکہ یہ گوبند رام شیطان کا چیلا سامنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا پھر اس نے ان آدمیوں کو جانے کا حکم دیا تو میں ان کی زبان سمجھ گیا کیونکہ یہ زبان افریقہ کے ایک قبیلے کی زبان سے ملتی جلتی تھی اور مجھے معلوم تھا کہ اس قبیلے کا دیوتا شوشائی ہے۔ کالے منہ والا اور دو سینگوں والا جس کا جسم سانڈ جیسا ہے۔ شوشائی دیوتا افریقہ کے کالے چوپڑوں کا دیوتا ہے۔ ایسے کالے چوپڑ جو آنکھیں ختم کر دیتے ہیں۔ گوبند رام خنجر لے کر میرے قریب آیا تو میں اس دوران ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کھول چکا تھا اور پھر میں نے اسے اس کے تخت پر پٹخ دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا میں نے جھپٹ کر اس کے چہرے پر پنجہ مارا اور اس کی دوسری آنکھ پھوڑ دی اور یہ تڑپ تڑپ کر بے ہوش ہو گیا تو میں نے اپنے جسم کے گرد اور پیروں سے بندھی ہوئی رسیاں کھول دیں۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ قوی ہیکل شوشائی دیوتا کے پجاری باہر موجود ہوں گے اس لئے میں نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا اور پھر میں نے ان کی زبان میں انہیں بتایا کہ میں شوشائی دیوتا کا اوتار ہوں اور اس گوبند رام نے شوشائی دیوتا کے دشمنوں سے مل کر سازش کی ہے اس لئے میں نے اسے سزا دی ہے اور اب میں اس پورے علاقے کو اس کے وجود سے پاک کرنے کے لئے اسے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ پھر میں نے انہیں شوشائی دیوتا کا خاص منتر پڑھ کر سنایا تو یہ سب میرے سامنے جھک گئے اور انہوں نے مجھے دیوتا کا

اوتار تسلیم کر لیا۔ پھر میں انہیں ساتھ لے کر یہاں آیا اور یہاں آکر انہیں حکم دیا کہ وہ واپس جائیں اور وہ واپس چلے گئے"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو کافرستانی دھرم کے لوگ ہیں۔ یہ شوشائی دیوتا کے کہاں سے پجاری بن گئے۔ شوشائی دیوتا تو افریقہ کا دیوتا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"یہ شوشائی دیوتا کے ہی پجاری تھے باس۔ وہاں باہر شوشائی دیوتا کا لکڑی کا مجسمہ بھی موجود تھا۔ وہی کالے منہ اور دو سینگوں اور سانڈ کے جسم والا کالے چوپڑوں کا دیوتا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان کے آباؤاجداد افریقہ سے یہاں پہنچے تھے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم باس۔ بہرحال یہ شوشائی دیوتا کے ہی پجاری ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی پرنس آف افریقہ ہو"...... عمران نے کہا تو جوزف کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"جوزف واقعی جنگل کا شہزادہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں تو باس کا غلام ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"اس کی آنکھ سے پٹی ہٹاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جھک کر گوبند رام کی آنکھ پر بندھی ہوئی پٹی ہٹا دی۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے جھک کر دو انگلیوں کی مدد سے اس کی آنکھ کو کھول

کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر وہ سیدھا ہو گیا۔

"اس کی یہ آنکھ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ جوزف۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب گوبند رام کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد گوبند رام نے یکلخت چیختے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن چونکہ اسے کچھ نظر نہ آرہا تھا اس لئے وہ دوبارہ نیچے گر پڑا۔

"گوبند رام۔ تم اندھے ہو چکے ہو اس لئے تمہاری چاپڑا شکتیاں تمہیں چھوڑ گئی ہیں اور ابھی جب خنجر تمہاری شہہ رگ میں اترے گا تو پھر نہ تم رہو گے اور نہ ہی تمہارا کاشام جادو"...... عمران نے گوبند رام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کاش میں اس افریقی حبشی کا باہر ہی خاتمہ کرا دیتا"...... گوبند رام نے ہاتھ کے سہارے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری پہلی آنکھ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ میں ابھی چند لمحوں میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں۔ وہ آنکھ جس پر تم نے پٹی باندھ رکھی ہے"...... عمران نے کہا تو گوبند رام بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ تم کیسے اسے ٹھیک کر سکتے ہو۔ وہ تو پہلے ہی اندھی ہو چکی ہے"...... گوبند رام نے کہا۔

"صرف چند منٹ مجھے لگیں گے اور تمہاری آنکھ ٹھیک ہو جائے گی اور تمہیں نظر آنا شروع ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہے تو دیوتا کے نام پر مجھے ٹھیک کر دو۔ میں کبھی تمہارے آڑے نہیں آؤں گا۔ میں وچن دیتا ہوں"۔ گوبند رام نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں تمہارے وچن پر کوئی اعتماد نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں عظیم شوشائی دیوتا کا وچن دیتا ہوں۔ اس دیوتا کا وچن جس کا وچن اگر توڑا جائے تو وچن دینے والا عبرتناک موت مر جاتا ہے"...... گوبند رام نے کہا۔

"میری چند شرائط ہیں۔ اگر تم یہ شرائط پوری کر دو تو میں تمہاری ایک آنکھ ٹھیک کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہاری تمام شرائط ماننے کے لئے تیار ہوں"...... گوبند رام نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی شرط تو یہ ہے کہ تم کاشام جادو کی بڑی شکتی کشاپی کو یہاں طلب کرو"...... عمران نے کہا۔

"وہ نہیں آ سکتی۔ وہ جوکھوں کے علاقے سے باہر نہیں آ سکتی"۔ گوبند رام نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ آ سکتی ہے لیکن باہر آ کر وہ اپنی طاقت استعمال نہیں کر سکتی اور میں نے اس سے وچن لینا ہے۔ ہمیں اس

کی طاقت سے کوئی سروکار نہیں۔ سوچ لو۔ اگر تم انکار کرو گے تو باقی ساری عمر اسی طرح اندھے رہ کر گزارو گے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اندھے کی زندگی کیسے گزرتی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم مجھے ٹھیک کر دو۔ میں اسے بلواتا ہوں"...... گوبند رام نے کہا۔

"پہلے اسے بلاؤ اور اسے کہہ دو کہ وہ ہمیں وچن دے۔ تم اس کے مہاراج ہو۔ تمہارا حکم وہ ماننے کی پابند ہے ورنہ وہ ویسے ہی فنا ہو جائے گی جبکہ ہم یہاں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس لئے اسے یا تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر تم نے مجھے ٹھیک نہ کیا تو پھر۔ نہیں۔ پہلے مجھے ٹھیک کرو۔ میں شوشائی دیوتا کا وچن دیتا ہوں کہ جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گا اور میں تمہیں شوشائی دیوتا کا وچن دیتا ہوں کہ میں کشاپی کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمہیں وچن دے"...... گوبند رام نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ وچن دو کہ تمہاری آنکھ ٹھیک ہو گئی تو تم چاپڑا شکتیوں کو ہمارے خلاف استعمال نہیں کرو گے"...... عمران نے کہا تو گوبند رام نے فوراً وچن دینا شروع کر دیا۔

"اب یہ بات سن لو کہ ٹھیک ہونے کے باوجود تمہاری کشاپی یا چاپڑا شکتیاں ہمارا تو کچھ نہ بگاڑ سکیں گی البتہ تم دوبارہ اس انداز میں

اندھے کر دیئے جاؤ گے کہ پھر کبھی ٹھیک نہ ہو سکو گے۔ یہ تمہارے پاس آخری مہلت ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں شوشائی دیوتا کا وچن دیتا ہوں کہ میں تمہارے خلاف نہ کاشام جادو کی شکتیاں استعمال کروں گا اور نہ ہی چاپڑا شکتیوں کو"...... گوبند رام نے کہا۔ وہ واقعی اندھا ہونے کی وجہ سے عمران کی سب باتیں ماننے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"جوزف۔ خنجر مجھے دو اور اس کا سر پکڑو۔ میں اس کی آنکھ کا آپریشن کر دوں"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا اور خود آگے بڑھ کر اس نے گوبند رام کا سر پکڑ لیا۔

"ہلنا مت ورنہ آنکھ ضائع ہو جائے گی"...... عمران نے جھک کر دونوں انگلیوں سے اس کی آنکھ کو کھولتے ہوئے کہا۔

"دیوتا کے لئے مجھے ٹھیک کر دو۔ میں نہیں ہلوں گا"...... گوبند رام نے کہا تو عمران نے خنجر کی نوک اس کی آنکھ کے قریب کر دی۔ عمران کے ساتھی حیرت بھرے انداز میں کھڑے اسے دیکھ رہے تھے اچانک عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور گوبند رام کے حلق سے ہلکی سی سسکاری نکل گئی لیکن وہ ہلا نہیں تھا البتہ اس کی آنکھ جھپک کر بند ہو گئی تھی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"ابھی آنکھ مت کھولنا۔ جب تک میں نہ کہوں اور جوزف۔ تم ہٹ جاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے خنجر

کی نوک اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا دی جس پر ایک چھوٹا سا بلبلہ سا نظر آ رہا تھا۔

"حیرت انگیز عمران صاحب۔ آپ نے تو ماہر سرجن کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے یاد ہے کہ دارالحکومت سے ساٹھ کلومیٹر دور ایک چھوٹے سے علاقے میں آنکھوں کا باقاعدہ ایک پرائیویٹ ہسپتال تھا جہاں ایک آدمی جو باقاعدہ ڈاکٹر نہیں تھا۔ نشتر کی نوک سے اس انداز میں آپریشن کرتا تھا۔ وہ ایک دن میں ساٹھ ستر آپریشن کر لیتا تھا اور ننانوے فیصد مریض ٹھیک ہو جاتے تھے۔ میں اماں بی کے ساتھ گاؤں کی ایک عورت کی تیمارداری کے لئے وہاں گیا تھا۔ اس عورت نے وہاں آپریشن کرایا تھا اور پھر میں نے اس ڈاکٹر کو آپریشن کرتے دیکھا تھا اور آج اسی انداز میں یہ یہاں کام آ گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ کیپٹن شکیل کے بیگ سے پانی کی بوتل ہے وہ لے لو اور اس کی آنکھ پر پانی کے چھینٹے مارو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

"مجھے نظر آنے لگ گیا ہے۔ مجھے سب کچھ نظر آ رہا ہے"۔ تھوڑی دیر بعد گوبند رام نے مسرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"پانی کی بوتل اسے دے دو تاکہ یہ خود چھینٹے مارے"۔ عمران

نے کہا تو جوزف نے بوتل گوبند رام کو دے دی اور گوبند رام نے خود ہی پانی اپنی آنکھ پر مارنا شروع کر دیا۔

"ہاں ۔ اب مجھے صاف نظر آ رہا ہے ۔ ہاں ۔ اب میں اندھا نہیں رہا "...... گوبند رام نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے زندگی میں پہلی بار اسے دیکھنے کا موقع مل رہا ہو ۔ اسی لمحے اس کے عقب میں جنگل سے جھینگر جیسی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو گوبند رام تیزی سے مڑا۔

"میں نے وچن دیا ہے اس لئے کوئی ادھر نہ آئے ۔ جاؤ واپس"۔ گوبند رام نے چیخ کر ہاتھ کو جنگل کی طرف کر کے ہلاتے ہوئے کہا تو جھینگر جیسی آواز دوبارہ سنائی دی اور پھر یہ آواز دور جاتی ہوئی ختم ہو گئی۔

"میری آنکھ ٹھیک ہوتے ہی چاپڑا شکتیاں آئی تھیں ۔ میں نے انہیں واپس بھیج دیا ہے "...... گوبند رام نے مڑ کر دوبارہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا ہے اور پھر بتا دیتا ہوں کہ تمہاری یہ چاپڑا شکتیاں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اس لئے تم انہیں چھوڑو اور کشاپی کو یہاں بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ میں اسے بلاتا ہوں ۔ میں نے وچن دیا ہے اور میں نے وچن پورا کرنا ہے "...... گوبند رام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھے اور اکلوتی آنکھ بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تقریباً دو منٹ بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے دھواں سا پھیلنا شروع ہو گیا۔

" مجھے کیوں بلایا ہے مہاراج "...... ایک نسوانی آواز اس دھوئیں میں سے سنائی دی ۔

" مجسم ہو جاؤ کشاپی ۔ میں نے وچن دیا ہے کشاپی اور یہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے ۔ مجسم ہو جاؤ "...... گوبند رام نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی دھواں مجسم ہونا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہاں ایک خوبصورت عورت موجود تھی جس کے جسم پر قدیم دور کا عبا نما لبادہ تھا۔ اس عورت کے خدوخال بھی قدیم دور کی شہزادیوں جیسے تھے ۔

" یہ روشنی کے لوگ ہیں آقا ۔ یہ دشمن ہیں ہمارے ۔ تم ان پر کیوں اعتماد کر رہے ہو "...... اس عورت نے گوبند رام سے مخاطب ہو کر کہا۔

" انہوں نے میرا اندھا پن دور کر دیا ہے ورنہ میں باقی ساری عمر اندھا رہ کر کیسے گزارتا۔ تم انہیں وچن دے دو کہ تم ان کے خلاف کچھ نہیں کرو گی "...... گوبند رام نے کہا۔

" ہم تمہارے حکم کے غلام ہیں آقا ۔ ہمارا وچن تو ان کے کسی کام نہیں آ سکتا "...... کشاپی نے کہا۔

" سنو کشاپی ۔ میری بات سنو "...... عمران نے کشاپی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم صرف اپنے آقا کی بات سن سکتی ہیں۔ ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے"...... کشاپی نے جواب دیا۔ اس کا رخ سامنے کھڑے گوبند رام کی طرف ہی تھا۔

"گوبند رام۔ اس حکم دو کہ یہ میرے سوالوں کا درست جواب دے ورنہ دوسرے لمحے تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرو۔ کشاپی۔ میں تمہارا گروِ مہاراج تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اس آدمی کی بات سنو اور اس کے سوالوں کے درست جواب دو"...... گوبند رام نے تیز لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... کشاپی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف پھیر لیا۔

"تم جوکھوں کے علاقے سے باہر آ چکی ہو۔ کیا اس وقت تم طاقتور ہو یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں انسانی روپ میں ہوں اور میں جو روپ چاہوں اختیار کر سکتی ہوں لیکن ایک ماہ تک ہماری طاقت جوکھوں کے علاقے تک ہی محدود رہے گی۔ البتہ ایک ماہ بعد ہم آزاد ہو جائیں گی۔ پھر آقا کے حکم پر ہم پوری دنیا میں پھیل کر اپنی طاقتوں کو استعمال کر سکتی ہیں"...... کشاپی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر گوبند رام ہلاک ہو جائے تو پھر تمہارا گرو مہاراج کون ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"گرو مہاراج سے زیادہ طاقتور کوئی رشی ہی ہو سکتا ہے لیکن اس وقت کافرستان میں اس سے بڑا رشی اور کوئی نہیں ہے جو تھے وہ ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اگر کوئی اس سے بڑا رشی ہمارا گرو مہاراج نہ بنا تو پھر کاشام جادو کی گرو مہاراج میں خود بن جاؤں گی"۔ کشاپی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں فنا کر دیا جائے تو پھر کاشام جادو کا کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"میرے تحت ہزاروں شکتیاں ہوتی ہیں۔ پھر کوئی بھی شکتی کشاپی بن جائے گی"...... کشاپی نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اس وقت تمہیں ہلاک کر دیا جائے جب تمہارا کوئی گرو نہ ہو تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"ایسی صورت میں کاشام جادو ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا کیونکہ از خود کوئی طاقت سردار نہیں بن سکتی جب تک گرو مہاراج اسے نہ بنائے۔ مجھے بھی قدیم دور کے ایک گرو مہاراج نے کشاپی بنایا تھا"...... کشاپی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وچن کی بات کرو۔ یہ تم نے کیا سوال جواب شروع کر دیئے ہیں"...... اچانک گوبند رام نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ سمجھے۔ اب اگر بولے تو پھر ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو گوبند رام سہم کر خاموش ہو گیا۔

"تمہیں انسانی روپ سے دوبارہ طاقت بننے میں کتنا وقت لگتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کوئی وقت نہیں لگتا۔ میں فوراً دھوئیں میں تبدیل ہو کر طاقت بن سکتی ہوں"...... کشاپی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم جوکھوں کے علاقے میں ہوتی اور تم انسانی روپ میں آتی تو تمہاری طاقت تمہارے جسم کے کس حصے میں ہوتی"...... عمران نے کہا۔

"میری آنکھوں میں"...... کشاپی نے جواب دیا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے یکلخت چوکنا ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اس عورت کے قریب موجود ہو۔ میں جیسے ہی اس گوبند رام پر فائر کھولوں تم نے اس عورت کی دونوں آنکھیں ختم کر دینی ہے"...... عمران نے قدیم افریقی زبان میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے باس۔ اس عورت نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ افریقہ کے کنسگا علاقے کے خاص جادو مورشا کی طاقت ہے اور مورشا کی تمام طاقت اس کی آنکھوں میں ہوتی ہے اس لئے ان کی یہ آنکھیں مصنوعی ہوتی ہیں۔ انہیں ضائع کر دینے سے ان کا کچھ نہیں بگڑے گا"...... جوزف نے بھی اسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ مورشا کی طاقت کے گلے میں کالے پتھروں کا ہار ڈال دیا جائے تو پھر یہ طاقت ہار ڈالنے والے کے خلاف کام نہیں کر سکتی لیکن اس کا خاتمہ صرف زہریلی دلدل میں اسے غوطہ دینے سے ہو سکتا ہے۔ ویسے نہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"میں جا رہی ہوں۔ میں جا رہی ہوں"...... یکلخت کشاپی نے کہا اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہ دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گئی۔

"آقا۔ یہ ہمارے اور تمہارے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ میں جا رہی ہوں۔ اپنے علاقے میں جا رہی ہوں"۔ ایک لمحے بعد کشاپی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ پھر اس سے پہلے کہ گوبند رام سنبھلتا عمران کے ہاتھ میں موجود خنجر بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا گوبند رام کے گلے میں دستے تک پیوست ہو گیا اور گوبند رام اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے عقبی جنگل سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں اور رو رہی ہوں۔ پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں دور ہوتی ہوئی ختم ہو گئیں۔ عمران کے ساتھی حیرت سے بت بنے کھڑے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔

"تم نے جوزف سے کیا بات کی تھی اور کس زبان میں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں اس گفتگو کے

بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

"کیا یہ طاقت افریقی زبان جانتی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کیونکہ وہ فوراً ہی بھاگ گئی ہے۔ بہرحال میں نے سوچا تھا کہ اس کی دونوں آنکھیں نکال دوں تاکہ یہ طاقت استعمال نہ کر سکے لیکن ایسا نہ ہو سکا اور اب گوبند رام کے خاتمے کے بعد کشاپی خود کاشام جادو کی مہاگرو بن گئی ہے اس لئے اب اس کا خاتمہ جوکھوں کے علاقے میں ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ وہاں ہمیں دو طرفہ لڑائی لڑنا پڑے گی۔ کالے جوکھوں سے بھی اور ان شیطانی طاقتوں سے بھی"...... صفدر نے کہا۔

"گوبند رام کے مرنے کے بعد اب کالے یا زرد جوکھو اس کے حکم کے پابند نہیں رہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ گوبند رام کا کوئی ماتحت پجاری اب ان آقا بن گیا ہو۔ اگر اس پجاری کو قابو کر لیا جائے تو جوکھوں کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن یہ پجاری بھی تو جوکھوں کے علاقے میں ہی ہو گا۔ اسے یہاں کیسے بلایا جا سکتا ہے۔ کالے جوکھو بہرحال گھات لگائے ہوئے ہوں گے۔ وہ عام انسان ہیں۔ کوئی جادوئی طاقت نہیں ہیں کہ انہیں از خود گوبند رام کی ہلاکت کا علم ہو جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں آپ اس بابا ابراہیم سے اس بارے میں

مشورہ کریں"...... صفدر نے کہا۔

"انہوں نے کیا مشورہ دینا ہے۔ انہوں نے تو کہہ دیا تھا کہ اپنی عقل استعمال کرو"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا سوچا ہے تم نے"...... جولیا نے کہا۔

"سوچنا کیا ہے۔ ہم نے بہرحال یہ مشن مکمل کرنا ہے اس لئے اب ہم جوکھوں کے علاقے میں جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا۔ آؤ چلیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس چاپڑا علاقے میں تو یہی معبد ہے جہاں یہ گوبند رام موجود تھا۔ یہاں بھی کوئی پجاری ہو گا۔ اگر اسے استعمال کیا جائے تو کم از کم ان جوکھوں کے مسئلے سے نمٹا جا سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے گوبند رام کو ہلاک کیا ہے اور گوبند رام ان کا مہاپرش تھا اس لئے اب اس علاقے کے لوگ اور پجاری کسی صورت ہمارا ساتھ نہیں دیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہم کسی نئی الجھن میں پھنس جائیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے پھر تھوڑی دیر بعد وہ جیپ میں سوار آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر اس وقت صفدر تھا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر نقشہ پھیلائے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ راستے کے بارے میں ساتھ ساتھ صفدر کو بتاتا جا رہا تھا۔ چونکہ راستہ بے حد تنگ اور انتہائی خطرناک ڈھلوانی تھا اس لئے صفدر انتہائی محتاط انداز میں جیپ چلا

رہا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں
ہونٹ بھینچے آنے والے واقعات کے بارے میں سوچنے میں مصروف
تھے جبکہ جوزف بڑے لاتعلق سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے
چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے کسی چیز سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

زرد جوکھوں کا سردار ملوگا اپنے جھونپڑے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے سامنے تین زرد جوکھو بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔
سردار نے سر پر پرندوں کے پروں کا تاج سا پہنا ہوا تھا اور اس کے
جسم پر سیاہ لومڑی کی کھالوں سے بنا ہوا لباس تھا۔
"مہاراج گوبند رام نے کالے جوکھوں کو ہم پر ترجیح دی ہے اور
ایسا آج ہی نہیں ہوا بلکہ جب سے گوبند رام مہاراج بنے ہیں ایسا
ہی ہو رہا ہے۔ ہم زرد جوکھوں کو مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے
سردار۔ آپ کو اس بارے میں مہاراج سے احتجاج کرنا چاہئے"۔
سردار کے سامنے دوزانوں بیٹھے ہوئے ایک نوجوان زرد جوکھو نے
بڑے جوشیلے لہجے میں کہا۔
"مہاراج کے خلاف بات کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ سولوجو۔ اس
لئے محتاط رہ کر بات کیا کرو۔ مہاراج مہاراج ہیں۔ وہ جو چاہیں

کریں ۔ مہاراج چاپڑا کے سردار بھی ہیں ۔ ان کی شکتیاں ایک ہی لمحے میں سارے زرد جوکھوں کا خاتمہ کر سکتی ہیں "...... سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں مہاراج کے خلاف بات نہیں کر رہا سردار بلکہ میں تو اس بات پر احتجاج کر رہا ہوں کہ آخر مہاراج کیوں کالے جوکھوں کو زرد جوکھوں پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ ہم کسی طرح بھی کالے جوکھوں سے کم نہیں ہیں ۔ ہماری تعداد بھی زیادہ ہے اور ہماری طاقت بھی ان سے زیادہ ہے "...... سولوجو نے اسی طرح پرجوش لہجے میں کہا ۔ وہ اپنے انداز سے ہی جذباتی نوجوان دکھائی دیتا تھا۔

" میں بات کروں گا مہاراج سے "...... اس بار سردار نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی جھونپڑے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان زرد جوکھو اندر داخل ہوا ۔ اس کا چہرہ بے حد متوحش سا تھا۔

" کیا ہوا گومو ۔ کیا ہوا "...... سردار نے اس کا چہرہ دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

" سردار ۔ مہاراج گوبند رام کو ہلاک کر دیا گیا ہے "...... آنے والے نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ مہاراج جیسا طاقتور رشی کیسے ہلاک ہو سکتا ہے "...... سردار نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا ۔ اس کے اٹھتے ہی وہاں موجود تینوں افراد بھی اٹھ

کر کھڑے ہو گئے ۔

" میں درست کہہ رہا ہوں سردار ۔ ابھی چاپڑا گاؤں سے ایک آدمی نے آکر بتایا ہے ۔ مہاراج کی ارتھی کو وہاں آگ لگائی جائے گی "...... آنے والے نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیسے ہو گیا ۔ کس نے ایسا کیا ہے ۔ کون ایسا کر سکتا ہے "...... سردار کے لہجے میں حیرت تھی ۔

" سردار ۔ چاپڑا سے آنے والے آدمی نے عجیب باتیں بتائی ہیں ۔ اس نے بتایا ہے کہ مہاراج گوبند رام چاپڑا میں اپنی حویلی میں موجود تھے کہ ایک حبشی جنگل میں داخل ہوا ۔ مہاراج کو اطلاع مل گئی ۔ انہوں نے چاپڑا سردار کو بلا کر حکم دیا کہ اس حبشی کو جال پھینک کر قابو کیا جائے اور حویلی میں لایا جائے ۔ چاپڑا سردار کے حکم کی تعمیل کی گئی اور حبشی کو جال میں جکڑ کر مہاراج کی حویلی میں پہنچایا گیا ۔ وہاں اس کو باندھ دیا گیا اور پھر مہاراج کے حکم پر اس کے ساتھی باہر آ گئے ۔ کچھ دیر بعد وہ حبشی صحیح سلامت حویلی سے باہر آیا اور اس نے مہاراج کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا ۔ اس حبشی نے سب کو بتایا کہ وہ شوشائی دیوتا کا اوتار ہے اور چونکہ مہاراج نے شوشائی دیوتا کے دشمنوں سے سازش کی ہے اس لئے اسے اندھا کر دیا گیا ہے ۔ اس حبشی نے شوشائی دیوتا کا خاص منتر بھی پڑھا جس پر سردار اور اس کے ساتھیوں نے اس کو اوتار تسلیم کر لیا ۔ پھر حبشی انہیں ساتھ لے کر چاپڑا علاقے سے باہر آ گیا ۔ وہاں ایک بڑی جیپ ، ایک

عورت اور تین مرد موجود تھے ۔ اس حبشی نے سردار کو اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا لیکن سردار چھپ کر دیکھتا رہا ۔ ان اجنبی لوگوں نے مہاراج کی آنکھ میں خنجر مار کر اسے ٹھیک کر دیا اور مہاراج کی جس آنکھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی اس سے اسے نظر آنے لگ گیا اور سردار مطمئن ہو کر واپس آگیا ۔ لیکن پھر ایک آدمی ادھر گیا تو اس نے وہاں مہاراج کی لاش پڑی دیکھی ۔ مہاراج کی گردن میں خنجر پیوست تھا اور وہ حبشی اور دوسرے لوگ اور جیپ غائب تھی ۔ اس آدمی نے سردار کو اطلاع دی اور پھر سب جا کر مہاراج کو اٹھا کر لے آئے اور پھر وہاں سے یہاں اطلاع دینے آدمی بھیجا گیا ہے "...... آنے والے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ لوگ وہی نہ ہوں جن کے خاتمے کے لئے مہاراج نے کالے جوکھوں کو گھات لگانے کا حکم دیا ہے "...... سردار نے کہا ۔

" سردار ۔ اب مہاراج کی ہتھیا ہونے کے بعد پنڈت کاشو رام ہمارا گرو بن گیا ہو گا اگر ہم پنڈت کاشو رام کی منت کر لیں تو کم از کم وہ ہم پر کالے جوکھوں کو ترجیح نہ دے گا "...... اس جذباتی نوجوان نے کہا ۔

" ہاں ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ مہاراج کی اور بات تھی ۔ وہ بہت بڑے رشی تھے اور پنڈت کاشو رام عام پجاری ہے اسے اب ہماری بات ماننا پڑے گی "...... سردار نے کہا اور پھر وہ

سب اس جھونپڑے سے باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ معبد پہنچے تو وہاں کالے جوکھوں اور زرد جوکھوں کا کافی بڑا ہجوم موجود تھا ۔ سردار معبد کے اندر گیا تو وہاں کالے جوکھوں کا سردار کیلاش بھی موجود تھا اور پنڈت کاشو رام بھی ۔

" مہاراج گوبند رام کی ہتھیا کے بعد اب ہم مہاراج ہیں اس لئے تم دونوں سردار ہمیں گرو تسلیم کرو "...... پنڈت کاشو رام نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا ۔

" اس کے لئے ہماری ایک شرط ہو گی پنڈت جی "...... زرد جوکھوں کے سردار نے کہا تو پنڈت کاشو رام اور کیلاش سردار دونوں چونک پڑے ۔

" شرط ۔ یہ دھرم کے معاملے میں شرط کہاں سے آ گئی " ۔ پنڈت کاشوم رام نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" آپ صرف پنڈت ہیں مہاراج نہیں اس لئے ضروری نہیں کہ ہم زرد جوکھو آپ کی اطاعت کریں ۔ ہم باروتی معبد کے کسی مہاراج کی اطاعت بھی قبول کر سکتے ہیں "...... زرد جوکھوں کے سردار نے کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ میرا مطلب یہ نہ تھا ۔ تم بتاؤ ۔ کیا چاہتے ہو " ۔ پنڈت کاشو رام نے فوراً ہی ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا ۔

" ہم آپ کو اس وقت گرو مانیں گے جب آپ وچن دیں کہ آپ کالے جوکھوں کو ہم پر کسی معاملے میں ترجیح نہ دیں گے "...... زرد

جوکھوں کے سردار نے کہا۔

" یہ کیا کہہ رہے ہو تم ۔ جب مہاراج ہمیں تم پر ترجیح دیتا تھا تو اب پنڈت کیسے ترجیح نہیں دیں گے اور پنڈت جی ۔ میں آپ کو گرو تسلیم کرتا ہوں اور یہ سن لیں کہ اگر زرد سردار آپ کو گرو تسلیم نہیں کرے گا تو پھر اسے اپنے زرد جوکھوں سمیت اس علاقے سے جانا ہو گا ۔ پھر ان کی عورتیں ہمارے قبضے میں آ جائیں گی اور ان کے جھونپڑے بھی ۔ اگر یہ باروتی مہاراج کو گرو بنائیں گے تو پھر ان سب کو رہنا بھی باروتی میں ہی ہو گا " ...... کیلاش سردار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" کیلاش درست کہہ رہا ہے سردار ۔ اگر تم علاقہ چھوڑنا چاہتے ہو اور اپنی عورتیں کالے جوکھوں کے حوالے کرنا چاہتے ہو تو بے شک جا کر باروتی کے مہاراج کی اطاعت کر لو ۔ اگر تم یہاں رہنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں میری اطاعت قبول کرنا ہو گا ۔ البتہ یہ میرا وعدہ ہے کہ میں تم دونوں سرداروں سے انصاف کروں گا " ...... پنڈت کاشو رام نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں بھی انصاف ہی چاہتا تھا ۔ اب میں بھی آپ کو گرو تسلیم کرتا ہوں " ...... زرد جوکھوں کے سردار نے کہا۔

" تو میرے پیروں کو ہاتھ لگاؤ اور باہر جا کر اعلان کر دو " ۔ کاشو رام نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو دونوں سرداروں نے آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ پنڈت کے پیروں پر رکھ دیئے اور پھر مڑ کر معبد سے باہر آ

گئے جہاں باری باری انہوں نے پنڈت کاشو رام کو گرو تسلیم کرنے کا اعلان کیا جس پر تمام جوکھوں نے پنڈت کاشو رام کی جے کا نعرہ لگایا اور پھر وہ سب واپس اپنے اپنے گھروں کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ دونوں سردار واپس معبد میں چلے گئے ۔

" سنو کیلاش ۔ جس طرح مہاراج گوبند رام نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم پاکیشیائی دشمنوں کی گھات میں رہو اور ان پر زہریلے تیروں کی بارش کر دو اور پھر بھی اگر وہ ہلاک نہ ہوں تو انہیں دلدلوں میں دھکیل دو ۔ اسی طرح میں بھی تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم ایسا ہی کرو کیونکہ میری شکتیوں نے مجھے بتایا ہے کہ ان پاکیشیائی دشمنوں نے مہاراج گوبند رام کی ہتھیا کی ہے " ...... پنڈت کاشو رام نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی گرو جی " ...... کیلاش نے بڑے طنزیہ انداز میں زرد جوکھوں کے سردار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" پنڈت جی ۔ ہمارے بارے میں کیا حکم ہے " ...... دوسرے سردار نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ اس کا چہرہ اپنی توہین کی وجہ سے سرخ پڑ گیا تھا ۔

" جب ضرورت ہو گی ہم تمہیں حکم دیں گے ۔ ابھی تمہارے لئے کوئی حکم نہیں ہے ۔ تم جا سکتے ہو " ...... پنڈت نے بڑے تضحیک آمیز لہجے میں کہا تو زرد جوکھوں کا سردار اٹھا اور اس نے پرنام کیا اور معبد سے باہر آ گیا ۔

"کیا ہوا سردار ۔ آپ کے چہرے پر غصہ ہے"...... اسی پرجوش اور جذباتی نوجوان نے قریب آکر کہا۔

"سولوجو ۔ تم ٹھیک کہہ رہے تھے ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ اب ہمیں کچھ اور سوچنا ہوگا"...... سردار نے کہا اور پھر وہ اسے لے کر واپس اپنے جھونپڑے میں پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے جب سولوجو کو ساری بات بتائی تو سولوجو کا چہرہ بھی غصے سے سرخ ہو گیا۔

"سردار ۔ کالے جوکھوں کی نظریں ہماری عورتوں پر ہے اور مجھے یقین ہے کہ پنڈت کاشو رام کسی بھی وقت کالے جوکھوں کو اجازت دے سکتا ہے کہ وہ ہماری عورتوں پر قبضہ کر لیں اور ہمیں ہلاک کر دیں ۔ اس لئے اب ہمیں سنجیدگی سے اس معاملے پر سوچنا ہوگا"۔ سولوجو نے کہا۔

"تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے ۔ اب تو مجھے بھی یہ بات صاف دکھائی دے رہی ہے"...... سولوجو نے کہا۔

"سردار ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جاکر ان پاکیشیائیوں سے ملتا ہوں ۔ اگر ہم ان کا تعاون حاصل کر لیں تو ہم ان کالے جوکھوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں ۔ اس طرح ہم پنڈت کاشو رام کی ہتھیا بھی کرا سکتے ہیں اور ان کی جگہ لامحالہ پنڈت سوائے رام لے لیں گے اور پنڈت سوائے رام ہمارے ساتھی ہیں ۔ پھر زرد جوکھوں کو وہ عروج ملے گا کہ یہ سارا علاقہ ہمارا اپنا ہو جائے گا"...... سولوجو نے کہا۔

"لیکن اگر اس کا علم کیلاش یا پنڈت کو ہو گیا تو پھر"...... سردار

نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سردار ۔ پنڈت کاشو رام مہاراج نہیں ہیں اور نہ ہی اس کے پاس ایسی شکتیاں ہیں جو اسے اطلاع دے دیں گی اور کالے جوکھوں کو تو آپ جانتے ہی کہ وہ علاقے سے کسی صورت بھی باہر نہیں جاتے جبکہ زرد جوکھو جاتے رہتے ہیں اس لئے کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا"...... سولوجو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ جاؤ ۔ اب یہ معاملہ ہماری عزت کا بن گیا ہے"...... سردار نے کہا تو سولوجو نے اسے سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر جھونپڑے سے باہر چلا گیا۔

تنگ راستوں پر جیپ آہستہ آہستہ آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر اور باقی ساتھی پچھلی سیٹوں پر موجود تھے۔

"یہاں جیپ روک دو۔ اب ہم جوکھوں کے علاقے کے بالکل قریب پہنچ چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیپ روک دی۔

"کیا اس کی کوئی خاص نشانی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ وہ دیکھو سامنے گھرے سرخ پتوں والے درختوں کی قطار ہے اور یہ جوکھو علاقے کی سرحد ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جیپ سے نیچے اتر آیا تو اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے کہ اچانک ایک درخت سے کوئی آدمی نیچے کودا تو وہ سب چونک پڑے۔

"میں تمہارا دوست ہوں اور تم سے ملنے آیا ہوں"...... نیچے کودنے والے قبائلی نوجوان نے چیخ کر کہا۔

"کون ہو تم۔ قریب آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب کی طرف بڑھ گیا۔

"میں زرد جوکھوں کے سردار کا نمائندہ ہوں۔ میرا نام سولوجو ہے"...... اس نوجوان نے قریب آتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ واقعی زردی مائل تھا۔ نوجوان خاصے تنومند جسم کا مالک تھا اور اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے۔ کھل کر کہو"...... عمران نے کہا۔

"تم وہی پاکیشیائی ہو جنہوں نے مہاراج گوبند رام کی ہتھیا کی ہے"...... سولوجو نے قریب آ کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں سردار کی طرف سے تمہاری طرف دوستی کا پیغام لے کر آیا ہوں"...... سولوجو نے کہا۔

"کھل کر بات کرو سولوجو۔ تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔ اس کا پس منظر کیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سولوجو نے جھونپڑے میں ہونے والی سردار سے بات چیت کے ساتھ ساتھ پنڈت کاشو رام کے ساتھ ہونے والے واقعات بھی دوہرا دیئے۔

"ہم پنڈت کاشو رام کی ہتھیا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ کالے جوکھوں کا بھی خاتمہ کر دیا جائے اس کے لئے تم ہمارے ساتھ تعاون

کرو تو ہم بھی تمہارے ساتھ تعاون کریں گے اور تمہیں وہ جگہیں بتائیں گے جہاں کالے جوکھوں نے تمہارے خلاف گھات لگائی ہوئی ہے "...... سولوجو نے کہا۔

"کالے جوکھوں کی تعداد کتنی ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" وہ تعداد میں ہم سے تھوڑے ہیں۔ بہت تھوڑے لیکن پہلے مہاراج انہیں ہم پر ترجیح دیتے تھے لیکن وہ مہاراج تھے ہم ان کے خلاف کچھ نہ کر سکتے تھے لیکن اب تم نے مہاراج کی ہتھیا کر دی ہے اور اب پنڈت کاشو رام گرو ہے اور پنڈت بھی کالے جوکھوں کے ساتھ ہے۔ وہ اب ہماری عورتوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں "۔ سولوجو نے کہا۔

" کیا تم کالے جوکھوں کے سردار کو اغوا کر کے یہاں لا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ میں سردار پر ہاتھ کیسے ڈال سکتا ہوں لیکن تم ایسا کیوں چاہتے ہو"...... سولوجو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ کالے جوکھو ہمارے خلاف کام نہ کریں تو ہم آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں ورنہ ان کی تعداد اتنی ہے کہ ہم چند لوگ اس قدر بڑے قبیلے کو تو ہلاک نہیں کر سکتے"۔ عمران نے کہا۔

" اس کا ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح تم نے مہاراج گوبند رام کی ہتھیا کی ہے اسی طرح پنڈت کاشو رام کی ہتھیا بھی کر دو

تو اس کی جگہ پنڈت سوائے رام لے لے گا اور پنڈت سوائے رام ہمارا حمایتی ہے اور وہ کالے جوکھوں کو تمہارے خلاف کام کرنے سے منع کر دے گا تو پھر کالے جوکھو تمہارے خلاف کچھ نہ کر سکیں گے "...... سولوجو نے کہا۔

" کیا تم ہمیں ایسے راستے سے معبد تک لے جا سکتے ہو کہ کسی کی نظر ہم پر نہ پڑے اور ہم تمہارے اس پنڈت کی ہتھیا کر دیں"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ میں لے جا سکتا ہوں۔ ایسے کئی راستے ہیں لیکن پہلے تمہیں وچن دینا ہو گا کہ تم کالے جوکھوں کے ساتھ نہیں مل جاؤ گے "...... سولوجو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے وچن دینے کے لئے تیار ہوں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر وچن دے دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ "...... سولوجو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" صفدر۔ تم جیپ کو کسی آڑ میں چھپا دو۔ واپسی کے وقت کام آئے گی"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

" باس۔ میں جا کر اس پنڈت کو اٹھا لاتا ہوں "...... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے وہاں کام کرنا ہوگا اور میں کالے جوکھوں کے سردار کو بھی قابو کرنا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ جیسے ہی ہم جوکھوں کے علاقے میں داخل ہوں گے کاشام جادو کی شکتیاں ہمارے خلاف کام شروع کر دیں گی"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم ان کی فکر مت کرو۔ وہ ہمارے خلاف براہ راست کچھ نہیں کر سکتیں۔ ہم پاکیزگی کے حصار میں ہیں اور ہمارے پاس روشن کلام بھی ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کاشام جادو کی شکتیوں کے بارے میں کیا بات کر رہے تھے"....... سولوجو نے کہا۔

"کیا تم ان کے بارے میں جانتے ہو"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ مہاراج گوبند رام ان کے گرو مہاراج تھے اور ان کی سردار شکتی کشاپی کئی بار میرے سامنے مہاراج سے ملنے آئی تھی"۔ سولوجو نے جواب دیا۔

"یہاں کیا وہ کسی خاص علاقے تک محدود ہیں یا تمہارے پورے علاقے میں پھیلی ہوئی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"مہاراج نے انہیں تساما کے علاقے میں رکھا ہوا تھا اور انہوں نے حکم دیا تھا کہ ایک ماہ گزرنے کے بعد وہ اس علاقے سے باہر آ سکتی ہیں پہلے نہیں کیونکہ کالے جوکھوں کے سردار نے مہاراج سے

درخواست کی تھی کہ انہیں ویران علاقے میں رکھا جائے کیونکہ شکتیوں کے دباؤ کی وجہ سے کالے جوکھوں کی عورتیں ڈر جاتی ہیں اس لئے مہاراج نے انہیں تساما علاقے تک ایک ماہ کے لئے پابند کر دیا تھا اور کشاپی نے میرے سامنے مہاراج کو وچن دیا تھا کہ وہ ایک ماہ تک اس علاقے سے باہر نہیں آئیں گی"....... سولوجو نے جواب دیا۔

"یہ تساما علاقہ کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"یہ بڑی کالی دلدلوں کا علاقہ ہے۔ ادھر نہ ہی کالے جوکھوں کی رہائش ہے اور نہ ہی ہماری اور نہ ہی ہم میں سے کوئی ادھر جاتا ہے۔ وہاں اس قدر تعداد میں بڑی بڑی کالی دلدلیں ہیں کہ چاہے انسان کتنا ہی محتاط کیوں نہ ہو پھر بھی کالی دلدل اسے اپنے اندر کھینچ لیتی ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے"....... سولوجو نے جواب دیا۔ اس دوران صفدر جیپ کو کسی آڑ میں چھپا کر واپس آچکا تھا۔

"آؤ چلیں"....... عمران نے کہا تو سولوجو نے اثبات میں سرہلایا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے آگے بڑھتے چلے گئے۔

خوفناک ابلتی ہوئی دلدلوں کے علاقے تسابا کے عقبی طرف کچھ
فاصلے پر انتہائی گھنا جنگل تھا اور اس جنگل کے اندر ایک جھونپڑی میں
ایک بوڑھا آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر زرد
رنگ کا لباس تھا اور وہ سر سے گنجا تھا لیکن اس کی سفید مونچھیں کافی
بڑی بڑی تھیں۔ اس کا پیٹ باہر کو نکلا ہوا تھا اور یہ یوگی مادھو لال
تھا جو طویل عرصے سے یہاں رہتے ہوئے گیان دھیان میں مصروف
رہتا تھا۔ گو اس کا تعلق بھی کافرستانی دھرم سے تھا لیکن وہ پجاری
نہیں تھا بلکہ یوگی تھا جو گیان دھیان کے لئے دنیا کو تج کے جنگلوں
میں زندگیاں گزار دیتے ہیں۔ اس گیان دھیان کی وجہ سے ہے
انہیں شکتیاں حاصل ہو جاتی تھیں لیکن وہ ان شکتیوں پر خصوصی
توجہ نہ دیتے تھے۔ یوگی مادھو لال اپنی جھونپڑی میں بیٹھا گیان
دھیان میں مصروف تھا کہ اچانک جھونپڑی کا دروازہ ایک دھماکے

سے کھلا اور ایک کالے رنگ کا جانور اندر داخل ہوا۔ یہ لومڑی کی
شکل کا جانور تھا لیکن اس کی تھوتھنی کتے جیسی تھی۔ وہ آگے بڑھ کر
اپنے دونوں پنجے پھیلا کر یوگی کے سامنے بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے کرشو۔ کیوں آئے ہو"...... بوڑھے مادھو لال نے
سر موڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"گیانی مہاراج۔ میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں کہ مہاراج
گوبند رام کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... اس جانور کے منہ سے انسانی
آواز نکلی لیکن لہجہ عجیب سا تھا۔

"تو مجھے کیا۔ میرا ان سے کیا تعلق"...... یوگی نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"گیانی مہاراج۔ کاشام جادو کی شکتیاں آزاد ہو گئی ہیں"۔ جانور
نے کہا تو گیانی مادھو لال چونک پڑا۔

"وہ کیسے۔ دوسرا کوئی رشی ان کا گرو بن گیا ہو گا"...... مادھو
لال نے کہا۔

"اور کوئی بڑا رشی نہیں ہے مہاراج۔ اس لئے اب کشاپی شکتی
ہی سردار بن گئی ہے"...... جانور کرشو نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کروں۔ بنتی رہے۔ میں تو یوگی ہوں۔ میرا ان
سے کیا تعلق"...... مادھو لال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گیانی مہاراج۔ ابھی ایک ماہ تک کاشام جادو کی شکتیاں تسابا
علاقے تک پابند ہیں لیکن ایک ماہ بعد یہ پوری دنیا میں پھیل جائیں

گی اور اگر ان کا گرو نہ ہوا تو یہ کافرستانی دھرم کے یوگیوں اور رشیوں کو بھی ہلاک کر سکتی ہیں"....... جانور کرشو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ مسلمانوں کے خلاف کام کریں گی۔ ہمارے خلاف نہیں"....... مادھو لال نے جواب دیا۔

"نہیں مہاراج۔ ایسا اس وقت ہو سکتا ہے جب ان کا گرو کافرستانی دھرم کا ہو اور انہیں حکم دے۔ اگر یہ آزاد رہیں تو اپنی مرضی سے کام کریں گی اور ان کی مرضی۔ وہ کسی کا بھی خاتمہ کر سکتی ہیں"....... کرشو نے جواب دیا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو"....... مادھو لال نے کہا۔

"گیانی مہاراج۔ آپ ان کے گرو بن جائیں۔ بے شک بعد میں آپ انہیں عام حکم دے دیں کہ وہ صرف مسلمانوں کے خلاف کام کریں۔ اس طرح وہ گیانیوں اور رشیوں کے خلاف تو کام نہ کر سکیں گی"....... کرشو نے کہا۔

"تم کہتے تو ٹھیک ہو"....... مادھو لال نے نیم رضامندانہ لہجے میں کہا۔

"گیانی مہاراج۔ یہ بے حد ضروری ہے۔ یہ کافرستانی دھرم کی بہت بڑی خدمت ہو گی"....... کرشو نے کہا۔

"اچھا۔ میں توجہ کرتا ہوں"....... مادھو لال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چہرہ سیدھا کیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں

کھول دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو کرشو۔ کاشام جادو کی ساری شکتیاں بے حد خوش ہو رہی ہیں اور ان کی سردار کشاپی تو خوشی سے اچھل رہی ہے۔ اس نے اپنی شکتیوں کو بتایا ہے کہ وہ اس علاقے سے آزاد ہوتے ہی مسلمانوں کے ساتھ ساتھ باقی دھرموں کا بھی خاتمہ کر دیں گی تاکہ پوری دنیا پر کاشام جادو کی حکومت قائم کی جا سکے۔ اس لئے ان کو قابو کرنا ضروری ہے"....... گیانی مادھو لال نے کہا۔

"کرشو آپ کا غلام ہے گیانی مہاراج۔ جو کچھ کرشو جانتا ہے وہ کوئی نہیں جانتا"....... کرشو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان کے خاتمے کے لئے پاکیشیائی مسلمان بھی جوکھوں کے علاقے میں موجود ہیں اور انہوں نے ہی گوبند رام کو ہلاک کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے خلاف کام شروع کر دیں"....... مادھو لال نے کہا۔

"مسلمان روشنی کی مدد سے کام کرتے ہیں مہاراج اور روشنی ان شکتیوں کا خاتمہ تو کر سکتی ہے ہمارا نہیں کیونکہ ہم تو جانور ہیں۔ ہمیں آپ کے گیان کی طاقتوں سے قوت ملی ہے۔ آپ بے فکر رہیں میں اس جنگل کے تمام جانوروں کو ان پر چڑھا کر ان کی تکہ بوٹی کرا دوں گا"....... کرشو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر جاؤ اور کالی کاس بیل توڑ کر لے آؤ تاکہ میں

اس کشاپی کو قابو کرنے کے لئے پھندہ بناؤں".......گیانی نے کہا تو
کرشو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور مڑ کر تیزی سے جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے سیاہ رنگ کی بیل کا ایک بڑا سا
گچھا اپنے گلے میں ڈالا ہوا تھا۔ گیانی کے سامنے پہنچ کر اس نے گلے
سے گچھا اتارا اور گیانی کے سامنے رکھ دیا۔ گیانی نے کالی بیل اٹھائی
اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے کام کرنے لگے۔ وہ بیل کے دونوں
سروں کو ملا کر ایک عجیب سی رسی بنانے میں مصروف تھا اور پھر اس
نے رسی کے دونوں سروں کو ملا کر ایک بار پھر رسی بنانا شروع کر
دی۔ اب یہ رسی پہلے سے کافی چھوٹی ہو گئی تھی۔ گیانی نے اپنے سر
کے دو بال کھینچ کر توڑے اور پھر دونوں بالوں کو اس نے اس رسی
کی ایک گانٹھ کھینچ کر اس میں پھنسا دیا۔ اس کے بعد اس نے اس
رسی پر کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ".......اچانک
جھونپڑی کے باہر سے ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔

"اندر آ جاؤ کشاپی".......گیانی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا تو
جھونپڑی کے کھلے دروازے سے سرخ رنگ کا دھواں اندر داخل ہوا
اور پھر وہ گیانی کے سامنے مجسم ہو گیا۔ یہ کشاپی تھی۔ قدیم دور کی
شہزادیوں جیسی۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات تھے۔

"ایسا مت کرو گیانی۔ اس طرح تو میں فنا ہو جاؤں گی"۔ کشاپی
نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہماری اطاعت قبول کرو اور وچن دو کہ تم اور تمہاری
شکتیاں ہمارے حکم کی خلاف ورزی نہیں کریں گی ورنہ ہم ایک لمحے
میں ان بالوں کو جلا دیں گے اور اس کے ساتھ ہی تم فنا ہو جاؤ گی۔
ہم گیانی ہیں گیانی۔ ہزاروں رشیوں سے بھی زیادہ طاقتور"۔ گیانی
مادھو لال نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"آپ واقعی گیانی ہیں ورنہ اور کسی کو ہمیں فنا کرنے کا یہ طریقہ
نہیں آتا۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ کی اطاعت قبول کرتی ہوں۔ آپ
اب کاشام جادو کے گرو گیانی ہیں".......کشاپی نے جھک کر دونوں
ہاتھ گیانی کے پیروں پر رکھتے ہوئے کہا تو جھونپڑی گیانی مادھو لال کے
فاخرانہ قہقہے سے گونج اٹھی۔

"تم نے اپنے آپ کو بچا لیا ہے۔ جاؤ اور ایک ماہ گزرنے کے بعد
جب تم اس علاقے کی پابندی سے آزاد ہو جاؤ گی تو ہم تمہیں بلا کر
احکامات دیں گے".......گیانی نے کہا تو کشاپی اٹھی، اس نے سلام
کیا اور دوسرے لمحے وہ دھوئیں میں تبدیل ہو گئی اور دھواں جھونپڑی
سے باہر جا کر غائب ہو گیا۔

"اب تو خوش ہو کرشو".......گیانی نے اس جانور کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں گیانی مہاراج۔ اب آپ کاشام جادو کے بھی گرو گیانی ہیں
اور مجھے فخر ہے کہ میں آپ کا غلام ہوں".......کرشو نے کہا اور اٹھ کر
واپس چلا گیا تو گیانی نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں اور اپنے گیان

دھیان میں مصروف ہو گیا لیکن چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اسے باہر سے کھڑکھڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ کھڑکھڑاہٹ کی آواز اب دروازے کے قریب آ کر رک گئی تھی۔

"کون ہے۔ اندر آ جاؤ"...... گیانی مادھو لال نے اونچی آواز میں کہا تو کھڑکھڑاہٹ ایک بار پھر سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک انسانی ڈھانچہ اندر داخل ہوا۔

"اوہ۔ تم چاپڑا کی شکتی ہو۔ تم یہاں کیوں آئی ہو"...... گیانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گیانی مہاراج۔ آپ نے کاشام جادو کی بڑی شکتی کو قابو میں کر لیا ہے۔ میں آپ کو اطلاع دینے آئی ہوں کہ آپ کا غلام کرشو آپ کے خلاف سازش کر رہا ہے"...... انسانی ڈھانچے نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔ وہ ہمارا غلام ہے۔ وہ ہمارے خلاف کیسے سازش کر سکتا ہے"...... گیانی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ کاشام جادو کے خاتمے کے لئے روشنی کے لوگ یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ پہلے انہوں نے مہاراج گوبند رام کو بھی ہلاک کر دیا ہے کیونکہ وہ کاشام جادو کے گرو مہاراج تھے۔ اب آپ گرو مہاراج ہیں۔ اب وہ آپ کی ہتھیا کرنے یہاں پہنچیں گے اور کرشو نے آپ سے غلط کہا ہے کہ وہ جنگل کے جانوروں کو ان پر چڑھا دے

گا۔ ان کے پاس آگ لگلنے والی ایسی چیزیں ہیں جن سے وہ پورے جنگل کو بھسم کر سکتے ہیں"...... انسانی ڈھانچے نے کہا۔

"تم خصوصی طور پر مجھے کیوں اطلاع دینے آئی ہو"...... گیانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس لئے گیانی مہاراج کہ مہاراج گوبند رام کی ہلاکت کے ساتھ ہی چوپڑا کی تمام شکتیاں بھی خود بخود فنا ہو گئی ہیں۔ صرف میں ہی باقی رہتی ہوں اور مہا گرو نہ ہونے کی وجہ سے میرے اندر اس قدر کمزوری آ گئی ہے کہ میں چند گھنٹوں بعد خود بخود فنا ہو جاؤں گی۔ البتہ آپ اگر چاہیں تو میں فنا ہونے سے بچ سکتی ہوں"...... انسانی ڈھانچے کی شکتی نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے چوپڑا شکتیوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ تم جا سکتی ہو"...... گیانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گیانی مہاراج۔ مجھے بچا لیجئے"...... انسانی ڈھانچے نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم انتہائی حقیر شکتی ہو اور اب جبکہ میں کاشام جادو کا گرو ہوں میں تم جیسی معمولی اور حقیر شکتی کو اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتا۔ یہ میری توہین ہے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ باقی میں جانوں اور یہ مسلمان۔ میں گیانی ہوں۔ گیانی مادھو لال۔ یہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں ایک پھونک مار کر ان کو جلا کر راکھ کر سکتا ہوں۔ تم نے دیکھا نہیں کہ کاشام جادو کی سردار شکتی میرے سامنے بے بس ہو کر رہ گئی

تھی ۔ یہ مسلمان تو کوئی حیثیت نہیں رکھتے "...... گیانی نے کہا تو انسانی ڈھانچہ مڑا اور پھر لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں جھونپڑی سے باہر چلا گیا ۔ کچھ دیر تک کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی رہی پھر آہستہ آہستہ ختم ہو گئی ۔

" ہونہہ ۔ چوپڑا کی شکتی ۔ حقیر اور معمولی شکتی "...... گیانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے اس نے گیان دھیان شروع کر دیا ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جوکھوں کے علاقے میں زرد جوکھوں کے سردار کی جھونپڑی میں موجود تھا ۔ زرد جوکھو سردار کا چہرہ مسرت کی شدت سے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی سولوجو بیٹھا تھا ۔ اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ عمران نے پنڈت کاشو رام کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا اور اس کی جگہ پنڈت سوائے رام کو گرو منتخب کر لیا گیا تھا اور پنڈت سوائے رام نے کالے جوکھوں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ اب پاکیشیائیوں کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے اور پنڈت سوائے رام نے کالے جوکھوں کے سردار سے اس بارے میں باقاعدہ وچن لیا تھا ۔ اس کے ساتھ ساتھ پنڈت سوائے رام نے زرد جوکھوں کو کالے جوکھوں پر ترجیح دیتے ہوئے زرد جوکھوں کے سردار کو اپنا مشیر خاص منتخب کر لیا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ زرد جوکھوں کا سردار اور اس کا خاص

آدمی سولوجو بے حد خوش تھے۔ عمران تو چاہتا تھا کہ سولوجو انہیں
تساما علاقے میں لے جائے تاکہ وہ کاشام جادو کا خاتمہ کر کے اپنا مشن
مکمل کریں لیکن زرد جوکھوں کا سردار انہیں اپنے لئے خوش قسمت
سمجھتے ہوئے ان کی خاطر مدارت میں مصروف تھا کہ اچانک باہر سے
کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
سولوجو اٹھ کر تیزی سے باہر نکل گیا۔

"یہ آواز تو ایسی ہے جیسے ہڈیاں ایک دوسرے کے ساتھ رگڑی جا
رہی ہوں"...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے سولوجو واپس آیا۔

"سردار۔ آپ کو چاپڑا کی شکتی کوئی بات بتانا چاہتی ہے"۔
سولوجو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک پڑا۔

"چاپڑا کی شکتی۔ وہ کون ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور
پھر وہ تیزی سے جھونپڑی سے باہر آیا تو سامنے ایک درخت کے تنے
کے ساتھ ہڈیوں کا ایک انسانی ڈھانچہ کھڑا تھا جس کا جسم مختلف
جانوروں کی ہڈیوں سے بنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر کسی بندر کی کھوپڑی
تھی لیکن یہ کھوپڑی صرف ہڈیوں پر مشتمل تھی۔ البتہ اس کی آنکھیں
زندہ تھیں لیکن ان میں زندگی کی چمک بے حد مدھم دکھائی دے
رہی تھی۔

"پاکیشیائی سردار۔ میری بات سن لو۔ میرے فنا ہونے کا وقت
بے حد قریب ہے اور میں بڑی مشکل سے یہاں پہنچا ہوں"...... اس
ڈھانچے کے منہ سے انسانی آواز نکلی لیکن اس کی آواز بتا رہی تھی کہ

وہ جسمانی طور پر انتہائی کمزور ہے۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... عمران نے کہا۔

"میرے قریب مت آؤ۔ تمہارے اندر سے روشنی کا دھارا نکل
رہا ہے جس سے میں جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ میں تمہارے فائدے
کے لئے تمہیں سب کچھ بتانا چاہتا ہوں کیونکہ گیانی مادھو لال نے
مجھے حقیر قرار دے کر دھتکار دیا ہے اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ
تمہارے ذریعے اسے اور کاشام جادو کی شکتیوں کو جن کی بناء پر وہ اتنا
اکڑ رہا ہے فنا کرا دوں۔ میں نے تو بہرحال فنا ہو جانا ہے لیکن میرا
انتقام پورا ہو جائے گا"...... ڈھانچے نے کہا۔ عمران قریب ہی کچھ
فاصلے پر کھڑا حیرت سے یہ باتیں سن رہا تھا۔ اس کے عقب میں اس
کے ساتھی کھڑے تھے اور جھونپڑی کے دروازے پر زرد جوکھوں کا
سردار اور سولوجو کھڑے تھے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے
تاثرات نمایاں تھے لیکن وہ سب خاموش کھڑے تھے۔

"ہاں۔ بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... عمران نے کہا۔

"تم نے مہاراج گوبند رام کی دونوں آنکھیں ختم کرا دیں جس
کی وجہ سے چاپڑا شکتیاں اس کی کوئی مدد نہ کر سکیں۔ پھر تم نے
مہاراج کی ایک خراب آنکھ ٹھیک کر دی تو ہمیں پھر نئی زندگی مل
گئی لیکن پھر تم نے مہاراج کو ہلاک کر دیا۔ اس سے چاپڑا شکتیاں
ختم ہوتی چلی گئیں کیونکہ ان کا کوئی نیا گرو نہیں تھا اور گرو کے بغیر
شکتیاں زندہ نہیں رہ سکتیں۔ میں چاپڑا شکتیوں کا سردار ہوں اس

لئے میں ان سب سے زیادہ طاقتور تھا اس لئے ابھی تک موجود ہوں
باقی سب شکتیاں کمزور ہو کر ختم ہوتی چلی گئیں ۔ پھر مجھے معلوم ہوا
کہ تساما علاقے کی دوسری طرف جنگل میں رہنے والے ایک انتہائی
طاقتور گیانی مادھو لال نے مہاراج گوبند رام کے بعد اپنی ایک جانور
شکتی کرشو کی تجویز پر کاشام جادو کی سردار شکتی کشاپی کو قابو میں کر لیا
ہے اور کشاپی نے گیانی مادھو لال کو گرو تسلیم کر لیا ہے ۔ میں بھی
اس گیانی کے پاس گیا کہ وہ میرا بھی گرو بن جائے تاکہ میں قائم رہ
سکوں لیکن اس نے انتہائی حقارت سے مجھے دھتکار دیا۔ میں نے اس
کی بہت منتیں کیں لیکن اس نے میری ایک نہ سنی اور مجھے اپنی
جھونپڑی سے باہر نکال دیا۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں مادھو
لال سے انتقام لوں گا ۔ چنانچہ میں یہاں تمہارے پاس آگیا ہوں ۔
میری بات سنو۔ میں چاپڑا سردار ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ مادھو
لال نے کس طرح کشاپی کو قابو کیا ہے ورنہ کشاپی کبھی اس کے
قابو میں نہ آتی کیونکہ کشاپی خود کاشام جادو کی سردار بن چکی تھی ۔
مادھو لال نے اسے کالی کاس بیل کی رسی میں اپنے سر کے دو بال ڈال
کر انہیں آگ لگانے کی دھمکی دے کر قابو میں کیا کیونکہ جادو کی شکتی
چاہے کتنی ہی بڑی ہو وہ کالی کاس بیل کی گانٹھ میں پھنسے ہوئے
انسانی بالوں کے سامنے بے بس ہو کر رہ جاتی ہے کیونکہ سردار شکتی
اس طرح فنا کی جا سکتی ہے ۔ تم بھی اس طرح کشاپی کو فنا کر سکتے
ہو اور گیانی کو بھی ختم کر سکتے ہو ۔ گیانی کو اپنی جانور شکتیوں کا زعم

ہے تو اس جانور شکتیوں کو بڑی آسانی سے روکا جا سکتا ہے ۔ سیاہ پتھر
جس میں سفید دھاریاں ہوں یہ پتھر جس کے پاس ہوں گے ان پر
جانور شکتیاں حملہ کر ہی نہیں سکتیں ۔ تمہارا افریقی ساتھی جادو کی
کالی کاس بیل کی گانٹھ لگانا جانتا ہے ۔ تم میرا انتقام لے لو ۔ میرا
انتقام لے لو ۔ میرا انتقام لے لو "...... ڈھانچے نے آخر میں ڈوبتے
ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بجھ گئیں اور
اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کی تمام ہڈیاں علیحدہ علیحدہ ہو کر زمین
پر گر گئیں ۔ چند لمحوں بعد کھوپڑی سمیت تمام ہڈیوں کو آگ لگ گئی
اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ راکھ بھی ہو گئیں ۔

" جوزف ۔ یہ کالی کاس بیل کیا ہے "...... عمران نے جوزف سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" باس ۔ یہ بیل کالی دلدلوں کے علاقے میں ہوتی ہے ۔ یہاں
بھی موجود ہے ۔ اس بیل کی خصوصی گانٹھ میں جادو کی طاقتوں کو
ہلاک کیا جا سکتا ہے ۔ کالی دلدلوں کے علاقے ماشورا کا وچ ڈاکٹر
کاکانی اس گانٹھ کے ذریعے جادوئی طاقتوں کو ہلاک کیا کرتا تھا"۔
جوزف نے جواب دیا۔

" تم نے پہلے یہ بات کیوں نہیں بتائی "...... عمران نے قدرے
غصیلے لہجے میں کہا۔

" غلام کا یہ کام نہیں ہے آقا کہ وہ اپنے طور پر کچھ بتائے ۔ غلام کا
کام آقا کے حکم کی تعمیل ہے بس "...... جوزف نے بڑے سادہ سے

لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" جاؤ اور وہ کالی کاس بیل تلاش کر کے لے آؤ "....... عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے مڑا اور جنگل میں دوڑتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا تو عمران واپس مڑا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت زرد جوکھوں کے سردار کے جھونپڑے میں آ گیا۔

" سولوجو ۔ تم نے گیانی مادھو لال کی جھونپڑی دیکھی ہوئی ہے "....... عمران نے سولوجو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں سردار ۔ لیکن میں وہاں نہیں جا سکتا ورنہ وہاں کے کالے کتے مجھے چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے ۔ اس جنگل میں ہزاروں کی تعداد میں خوفناک کالے کتے ہیں ۔ ایسے کالے کتے جو انسانی آواز میں چیختے ہیں اور انتہائی خطرناک ہیں "....... سولوجو نے جواب دیا۔

" پاکیشیائی سردار ۔ گیانی مادھو لال بہت بڑے گیانی ہیں ۔ مہاراج گوبند رام سے بھی بڑے ۔ مہاراج گوبند رام تو پجاری تھے جبکہ وہ گیانی ہیں اور گیانی پجاریوں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں اس لئے تم ان کے قریب مت جاؤ وہ تو پھونک مار کر جنگلوں کے جنگل جلا کر راکھ کر دیتے ہیں "....... زرد جوکھوں کے سردار نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" تم ہمیں وہاں کی سرحد تک تو لے جا سکتے ہو "....... عمران نے کہا۔

" ہاں "....... سولوجو نے جواب دیا ۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل

ہوا تو اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کی بیل کا ایک بڑا سا گچھا تھا۔

" اسے یہاں رکھو اور جا کر ایسے پتھر تلاش کر کے لاؤ جو سیاہ رنگ کے ہوں لیکن ان پر سفید دھاریاں ہوں "....... عمران نے کہا۔

" میں نے وہ پہاڑی دیکھی ہوئی ہے ۔ وہ ہمارے علاقے میں ہے میں لے آتا ہوں "....... سولوجو نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جا کر لے آؤ "....... عمران نے کہا تو سولوجو جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

" تم اس کی وہ مخصوص گانٹھ بناؤ "....... عمران نے جوزف سے کہا۔

" باس ۔ گانٹھ تو میں بنا دوں گا لیکن وچ ڈاکٹر اس پر باقاعدہ منتر پڑھا کرتا تھا ۔ وہ منتر مجھے تو نہیں آتے "....... جوزف نے کہا۔

" جو تم سے کہا گیا ہے وہ کرو ۔ آئندہ آگے بڑھ کر بات کی تو تمہاری روح کارشا کے کتوں کی طرح قیامت تک چیختی رہے گی "....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جوزف کا پورا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا ۔ اس نے جلدی سے بیل کا گچھا اٹھایا اور اس کے دونوں سروں کو ملا کر تیزی سے اسے رسی کی طرح بٹنا شروع کر دیا ۔ پھر اس رسی کے دونوں سرے ملا کر اس نے اسے ایک بار پھر رسی کے انداز میں بٹنا شروع کر دیا ۔ بار بار ایسا کر کے اس نے بٹی ہوئی رسی عمران کی طرف بڑھا دی ۔ عمران رسی لے کر کافی دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

رسی واپس جوزف کی طرف بڑھا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اپنے پاس رکھو"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے سولوجو اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے گول آٹھ دس سیاہ پتھر تھے جن پر سفید رنگ کی باریک دھاریاں نمایاں نظر آرہی تھیں۔ عمران نے سولوجو سے پتھر لے کر ایک ایک پتھر اپنے ساتھیوں کو دیا اور باقی پتھر اپنی جیب میں ڈال لئے۔

"اب تم ہمارے ساتھ چلو سولوجو اور ہمیں اس جنگل کی سرحد تک چھوڑ آؤ جہاں اس گیانی کی جھونپڑی ہے"...... عمران نے کہا تو سولوجو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گیانی مادھو لال اپنی جھونپڑی میں بیٹھا گیان دھیان میں مصروف تھا کہ اس کے کانوں میں نسوانی آواز پڑی۔

"کشاپی حاضر ہونے کی اجازت چاہتی ہے گیانی مہاراج"۔ آواز جھونپڑی کے باہر سے آرہی تھی۔ گیانی آواز سن کر چونک پڑا۔

"اجازت ہے"...... گیانی نے کہا تو دوسرے لمحے جھونپڑی کے دروازے سے سرخ رنگ کا دھواں اندر داخل ہوا اور پھر مجسم ہو کر عورت کا روپ اختیار کر گیا۔

"کیوں آئی ہو"...... گیانی نے سرد لہجے میں کہا۔

"آقا۔ پاکیشیائی مسلمانوں کو چاپڑا کی سردار شکتی نے مرنے سے پہلے کالی کاس بیل اور اس کی گانٹھ کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی ہے جس میں آپ نے اپنے بال ڈال کر مجھے بے بس کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے آپ کی جانور شکتیوں سے بچنے کا طریقہ بھی

انہیں بتا دیا ہے اور انہوں نے کالی کاس بیل کی رسی بھی تیار کر لی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سیاہ پتھر جن میں سفید دھاریاں ہیں وہ پتھر بھی انہوں نے حاصل کر لئے ہیں اور اب وہ آپ کی جھونپڑی میں آ رہے ہیں ۔ ان سیاہ پتھروں کی وجہ سے آپ کی جانور شکتیاں ان کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتیں اور ہماری طاقت ایک ماہ کے لئے تساما علاقے تک محدود کر دی گئی ہیں اس لئے ہم بھی ان کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتیں ۔ میں آپ کو اطلاع دینے آئی ہوں کہ آپ اب کاشام جادو کے گرو مہاراج ہیں اس لئے ان پاکیشیائیوں سے خود کو بھی اور ہمیں بھی بچانے کا کوئی حل نکال لیں "...... کشاپی نے کہا۔

" تم فکر مت کرو کشاپی ۔ میں گیانی ہوں ۔ گیانی ۔ میں ایک پھونک مار کر انہیں جلا کر راکھ کر دوں گا "...... گیانی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" نہیں آقا ۔ ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام ہے اور وہ پاکیزگی کے حصار میں ہیں ۔ آپ کی شکتیاں اور گیان ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ ہی میں اور آپ کی جانور شکتیاں اس روشنی کی وجہ سے ان کے قریب جا سکتی ہیں ۔ آپ کو اس کا کوئی اور حل نکالنا ہو گا "۔ کشاپی نے کہا۔

" اور کیا حل ہو سکتا ہے "...... گیانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ یہاں سے دور کسی اور علاقے میں چلے جائیں ۔ وہ یہاں آپ کو تلاش کرتے رہیں گے اور اس وقت تک ہماری مدت ختم ہو جائے گی اور پھر ہم پوری دنیا میں پھیل جائیں گی ۔ پھر یہ لوگ ہمارے خلاف کچھ نہ کر سکیں گے "...... کشاپی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔ میں گیان کرتا ہوں ۔ اگر مجھے ایسا کرنا پڑا تو میں ایسا ہی کروں گا ۔ اب تم جا سکتی ہو "...... گیانی نے کہا تو کشاپی نے پرنام کیا اور دوسرے لمحے وہ سرخ دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور پھر دھواں جھونپڑی کے کھلے دروازے سے باہر جا کر غائب ہو گیا تو گیانی نے دوبارہ آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا ۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فضا میں اس انداز میں ہلانے شروع کر دیئے جیسے کسی کو بلا رہا ہو ۔ چند لمحوں بعد جھونپڑی میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو گیانی نے ہاتھ واپس نیچے کئے اور آنکھیں کھول دیں ۔ اس کے سامنے زمین پر ایک سفید رنگ کی بڑی سی مکھی بیٹھی ہوئی نظر آ رہی تھی ۔

" کیوں بلایا ہے کاپوری کو گیانی "...... مکھی کے منہ سے انسانی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی آدمی منہ میں سیٹی رکھ کر بات کر رہا ہو ۔

" کاپوری ۔ تمہیں کاشام جادو اس کی سردار شکتی اور ہمارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ تم روشنی

کے لوگوں کے علاقے میں رہتی ہو اس لئے روشنی کے لوگوں کو بھی اچھی طرح جانتی ہو۔ مجھے بتاؤ کہ روشنی کے وہ لوگ جو میرا اور کاشام جادو کا خاتمہ کرنے آرہے ہیں ان کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے کیونکہ کشاپی نے بتایا ہے کہ انہوں نے کالی کاس بیل سے رسی بنا لی ہے اور سفید دھاریوں والے سیاہ پتھر بھی ان کے پاس موجود ہیں۔ اس طرح میری جانور شکتیاں تو ان کے قریب نہ جا سکیں گی اور وہ اس رسی میں بال ڈال کر کشاپی کو بھی ہلاک کر سکتے ہیں۔ کشاپی نے تو مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں یہاں سے غائب ہو جاؤں لیکن میں یہاں طویل عرصے سے ہوں یہاں میری شکتیاں ہیں یہاں میرا سب کچھ ہے۔ میں یہ سب کچھ چند لوگوں کے خوف سے نہیں چھوڑ سکتا اس لئے تم مشورہ دو کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اور میں کس طرح ان پاکیشیائیوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ میں تمہیں تمہاری بھینٹ دینے کے لئے تیار ہوں"...... گیانی نے کہا۔

"اچھا ہوا کہ تم نے مجھے بلا لیا۔ میں تمہیں وہ بات بتا سکتی ہوں جو نہ کشاپی بتا سکتی ہے اور نہ ہی کوئی اور شکتی۔ لیکن پہلے مجھے میری بھینٹ دو"...... کاپوری نے کہا تو گیانی نے اپنا بایاں ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ مکھی اڑی اور اس کی ایک انگلی پر بیٹھ گئی۔ گیانی کے چہرے پر ہلکی سی تکلیف کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد مکھی اڑی اور پھر اس نے فضا میں ایک چکر لگایا اور دوبارہ گیانی کے سامنے فرش پر بیٹھ گئی۔

"میں نے گیانی کے خون کے دس قطروں کی بھینٹ لے لی ہے۔ اب میں زیادہ طاقتور ہو گئی ہوں۔ اب میں وہ کچھ بھی بتا سکتی ہوں جو پہلے نہیں بتا سکتی تھی"...... مکھی نے کہا۔

"بتاؤ"...... گیانی نے کہا۔

"گیانی مادھو لال۔ تمہارے دشمنوں نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مار لی ہے۔ انہوں نے پتھروں پر انحصار کیا ہے اس لئے اب ان سے روشنی غائب ہو گئی ہے اور انہوں نے کالی کاس بیل کی جو رسی تیار کی ہے اس پر انحصار کرنے کی وجہ سے اب روشنی کی کوئی طاقت چاہے ان کی جیب میں کیوں نہ ہو ان کی مدد نہیں کرے گی اس لئے اب وہ عام سے لوگ ہیں اور انہیں عام لوگوں کی طرح ختم کیا جا سکتا ہے"...... کاپوری نے جواب دیا۔

"کیا میری جانور شکتیاں ان پر حملہ کر سکتی ہیں"...... گیانی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ان کے پاس کالے پتھر ہیں اس لئے تمہاری کوئی جانور شکتی ان کے قریب نہیں جا سکتی"...... کاپوری نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ وہ تو تربیت یافتہ لوگ ہوں گے اور ان کے پاس اسلحہ بھی ہو گا۔ میں اکیلا کیا کر سکوں گا"...... گیانی نے یکلخت پریشان سے لہجے میں کہا۔

"گیانی مادھو لال۔ ان معاملات میں عقل استعمال کرو۔ صرف گیانی ہونے سے کچھ نہیں ہو گا۔ تم اپنی جانور شکتیوں کو کہہ سکتے ہو

کہ جیسے ہی یہ لوگ تمہاری جھونپڑی کے قریب پہنچیں وہ تمہیں اطلاع دے دیں اور تم اپنی جھونپڑی کے باہر گوگان پھل توڑنے کا حکم دے دینا۔ تمہاری جانور شکتیاں یہ سب کچھ آسانی سے کر سکتی ہیں۔جیسے ہی گوگان پھل توڑے جائیں گے ان میں سے نکلنے والی ہوا تمام انسانوں کو بے ہوش کر دے گی۔ تم اپنی ناک میں گوگان پودے کے پتے رکھ لینا۔اس رخ تم ہوش میں رہو گے۔اس کے بعد تم اس جنگل میں رہنے والے بھیروؤں کو بلا لینا۔ تمہاری کرشو شکتی انہیں لے آئے گی کیونکہ وہ ان سے بے حد ڈرتے ہیں اور یہ عام سے قبائلی ہیں۔ان کے ذریعے تم انہیں کسی بڑی غار میں پہنچا دینا۔ پھر سرو گو بیل کی مدد سے ان لوگوں کے ہاتھ پیر باندھ دینا اور پھر بھیروؤں کے ذریعے ان کی جیبوں سے سیاہ پتھر بھی نکلوا لینا اور روشنی کے وہ الفاظ بھی جو کاغذوں پر لکھے گئے ہیں وہ کاغذ بھی نکلوا لینا۔ گوگان پھل سے نکلنے والی ہوا کا اثر جب ختم ہو جائے تو یہ ہوش میں آ جائیں گے۔چونکہ ان کے پاس نہ روشنی کا کلام ہو گا اور نہ ہی سیاہ پتھر اس لئے تم جس طرح چاہو ان کا خاتمہ کر دینا۔چاہو تو اپنی جانور شکتیاں ان پر چھوڑ دینا وہ ان کی تکہ بوٹی کر دیں گی یا پھر انہیں اپنے پرماتما کی بھینٹ دے دینا۔اس طرح تم اور زیادہ طاقتور گیانی بن جاؤ گے"...... کاپوری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ تم واقعی کاپوری ہو۔ عظیم شکتی۔ ٹھیک ہے۔اب میں یہ سب کچھ کروں گا۔اب تم جا سکتی ہو"...... گیانی مادھو لال

نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے باوجود عقل سے کام لینا گیانی مادھو لال۔یہ لوگ بے حد عقل مند ہیں"...... کاپوری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز سنائی دی اور مکھی غائب ہو گئی۔

"اب میں ان سے نمٹ لوں گا اور میں ان کی بھینٹ دوں گا۔ اب یہ میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکیں گے"...... گیانی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔وہ اپنی جانور شکتیوں کو بلا کر ان پاکیشیائیوں کی آمد سے پہلے تمام بندوبست کر لینا چاہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جنگل میں آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور
یہ پورا علاقہ گھنے جنگل پر مشتمل تھا۔ سالوجو انہیں اس جنگل کے
آغاز میں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ البتہ اس نے بتا دیا تھا کہ اس
گیانی کی جھونپڑی کس طرف اور کتنے فاصلے پر ہے۔ اس لئے عمران اور
اس کے ساتھی اطمینان سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جو فاصلہ
سولوجو نے بتایا تھا اس کے مطابق انہیں گیانی کی جھونپڑی تک پہنچنے
میں کم از کم دو گھنٹے لگنے تھے کیونکہ یہ پہاڑی علاقہ تھا۔

" عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو کاشام جادو کا ہے۔ کیا اس گیانی
کی ہلاکت سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ اب چونکہ یہ گیانی کاشام جادو کا نیا گرو بن گیا ہے اس
لئے اب اس کشاپی اور گیانی دونوں کی بیک وقت ہلاکت ضروری
ہے۔ میں اس گیانی کو مجبور کر دوں گا کہ وہ اس کشاپی کو بلائے"۔

عمران نے جواب دیا۔

" وہ بلا تو لے گا لیکن آپ اسے کس طرح اس رسی میں پھنسا کر
فنا کریں گے جبکہ آپ جادو تو نہیں جانتے"...... صفدر نے کہا۔

" یہ کام بھی گیانی ہی کرے گا۔ رسی البتہ میں نے اس لئے تیار
کرا لی ہے کہ اصل مسئلہ رسی کا ہونا ہے"...... عمران نے کہا تو
صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب۔ وہ سولوجو تو ہزاروں خونخوار کتوں کی بات کر
رہا تھا لیکن ہمیں تو اب تک ایک کتا بھی نظر نہیں آیا۔ کیا ہم غلط
راستے پر تو نہیں جا رہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ سولوجو یہاں کا رہنے والا ہے اس لئے وہ غلط راستہ نہیں
بتا سکتا۔ یقیناً اس کی وجہ وہ سیاہ پتھر ہیں جو ہماری جیبوں میں موجود
ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ پھر اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ آخر کار اس جگہ پہنچ گئے جہاں
نیچے گہرائی میں ایک جھونپڑی نظر آ رہی تھی۔ وہ وہیں رک گئے تھے۔
جھونپڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اس کے ارد گرد کوئی آدمی موجود
نہیں تھا۔

"یہاں رہتا ہے وہ گیانی۔ حیرت ہے۔ یہ لوگ اس قدر خوفناک
جنگل میں کیسے اکیلے رہتے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" ان کے خیال کے مطابق دنیا سے علیحدہ رہ کر ہی وہ طاقتیں

حاصل کر سکتے ہیں ۔آؤ "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیچے اترنا شروع کر دیا۔اس کے پیچھے اس کے ساتھی تھے ۔وہ بڑے محتاط انداز میں نیچے اتر رہے تھے کیونکہ یہ خاصی خطرناک ڈھلوان تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نیچے پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں ارد گرد سے پٹاخے سے چھوٹتے سنائی دی ۔یوں لگ رہا تھا جیسے واقعی آتش بازی کے پٹاخے چلائے جا رہے ہوں لیکن نہ ہی کوئی آدمی نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی اور چیز۔

" یہ کیوں ہونے لگ گیا ہے "....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا کوئی ساتھی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک عجیب سی بو کا بھبکا عمران کی ناک سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا اور اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے ۔ پھر اچانک ایک بار پھر اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے تاریک ذہن میں روشنی سی پھیلتی چلی گئی ۔پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے باندھ دیئے گئے تھے جبکہ اس کے دونوں پیر جو آگے کو نکلے ہوئے تھے کسی بیل کی مدد سے بندھے ہوئے تھے اور وہ کسی بڑے سے غار کی دیوار کے ساتھ پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔اس نے گردن گھمائی تو اس کے دائیں بائیں اس کے ساتھی بھی اسی حالت میں موجود تھے ۔وہ سب

بھی ہوش میں آنے کے مرحلے سے گزر رہے تھے ۔عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے ماحول کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹک کر ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو باہر نکالا اور ان بلیڈوں کی مدد سے اس نے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی نما بیل کو کاٹنے کی کوشش شروع کر دی لیکن جلد ہی اسے احساس ہو گیا کہ بلیڈوں کا اس رسی نما بیل پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔

" باس ۔یہ میرے پیروں میں گھانا سٹی بیل بندھی ہوئی ہے ۔اس بیل کو صرف اس صورت میں کاٹا جا سکتا ہے جب پہلے اس کا رس نکال لیا جائے "....... یکلخت جوزف نے کہا۔

" کیا تم زور لگا کر اسے توڑ نہیں سکتے "....... عمران نے کہا۔

" نہیں باس ۔یہ انتہائی طاقتور بیل ہے ۔اس سے اگر ہاتھی کے پاؤں باندھ دیئے جائیں تو وہ بھی اسے نہیں توڑ سکتا "....... جوزف نے جواب دیا۔

" یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں اور یہ سب کیسے ہو گیا "....... اسی لمحے جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی خاص گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے ۔ایسی گیس جو میرے لئے بھی نئی ہے ۔اس گیس کا اثر ہے کہ بے ہوش ہوتے وقت بھی ذہن میں دھماکہ سا محسوس ہوتا ہے اور ہوش میں آتے وقت بھی "....... عمران نے جواب دیا۔

" اس جنگل میں رہنے والے اس گیانی کے پاس ایسی جدید گیس کہاں سے آسکتی ہے "....... جولیا نے کہا۔

" تم جدید کہہ رہی ہو جبکہ ہو سکتا ہے کہ یہ قدیم دور کی گیس ہو "....... عمران نے کہا۔

"اب کیا ہو گا "....... جولیا نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری جیبوں میں روشنی کا عظیم کلام موجود ہے اس لئے کوئی شیطانی طاقت تو ہمارے قریب نہیں آسکتی۔ یہ کام عام روٹین میں کیا گیا ہے "....... عمران نے کہا۔

" روٹین میں کیسے "....... اس بار صفدر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا غار کے دہانے سے چار آدمی اندر داخل ہوئے۔ یہ مقامی لوگ تھے اور ان کے جسموں پر بھی مقامی لباس تھے لیکن خدوخال کے لحاظ سے جوکھوں سے قطعی مختلف تھے۔ انہوں نے اپنے کاندھوں پر کوئی تخت سا اٹھایا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے یہ تخت ان کے سامنے زمین پر رکھا۔ تخت پر لومڑی کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں۔

" تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے "....... عمران نے مقامی زبان میں پوچھا تو وہ چاروں بے اختیار چونک کر عمران کی طرف پلٹے۔ ان کے چہروں پر حیرت تھی۔

" تم ہماری زبان جانتے ہو۔ تم کون ہو۔ تم تو اجنبی ہو"۔ ایک مقامی آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم پاکیشیائی مسلمان ہیں۔ تم کون ہو۔ کیا جوکھو ہو"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ ہم بھیرو ہیں اور جنگل کے رہنے والے ہیں۔ میں بھیرو سردار ہوں۔ تم نے مسلمان کہا ہے اپنے آپ کو۔ کیا تم بوڑھے ابراہیم جیسے ہو "....... اسی بھیرو نے کہا۔

" ہاں۔ تم انہیں کیسے جانتے ہو "....... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" وہ ہمارے گاؤں میں آتے رہتے ہیں۔ وہ بہت اچھے انسان ہیں وہ ہمارے قبیلے کے بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ وہ ہمیں دعائیں دیتے ہیں جن سے ہمارا قبیلہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ اگر تم ان جیسے ہو تو ہم تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ تم بولو۔ تمہاری کیا مدد کی جائے"۔ اس بھیرو سردار نے کہا جبکہ باقی تینوں خاموش کھڑے تھے۔

" تم ہمارے ہاتھ کھول دو "....... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ ہم سرو گو بیل کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔ یہ مقدس بیل ہے۔ البتہ تمہارا سامان واپس تمہاری جیبوں میں ڈال سکتے ہیں جو ہم نے گیانی مادھو لال کے حکم پر نکالا تھا اور اس نے ہمیں یہ سامان بخش دیا تھا لیکن یہ ہمارے کسی کام کا نہیں ہے۔ سیاہ پتھر۔ چھوٹے چھوٹے کاغذ اور لوہے کی لکڑیاں۔ انہیں ہم کیا کریں گے "....... اس بھیرو سردار نے جواب دیا۔

" کہاں ہے ہمارا سامان "....... عمران نے چونک کر کہا۔ کاغذوں

کا سن کر وہ پریشان ہو گیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کاغذوں پر مقدس حروف مقطعات لکھے ہوئے تھے۔

"باہر ہمارے ساتھی کے پاس ہے۔ میں لے آتا ہوں" ...... اس بھیرو نے کہا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کسی بڑے سے جانور کی کھال میں بندھا ہوا سامان تھا۔ اس نے کھال ان کے سامنے رکھ کر اسے کھولا تو اس میں ان کے مشین پسٹل، حروف مقطعات لکھے ہوئے کاغذ اور وہ سیاہ پتھر تھے جن پر سفید دھاریاں تھیں اور پھر عمران کے کہنے پر انہوں نے حروف مقطعات لکھا ہوا ایک ایک کاغذ ان سب کی جیبوں میں ڈالا۔ اس کے بعد ایک ایک مشین پسٹل اور آخر میں وہ سیاہ پتھر بھی جیبوں میں ڈال دیئے گئے۔ جب کھال خالی ہو گئی تو اس نے اسے اٹھا کر لپیٹا اور اپنے ایک ساتھی کی طرف بڑھا دیا۔

"باس۔ اسے کہیں کہ باہر سے کوئی کانٹا لا کر آپ کے ہاتھ میں دے دے۔ اس کانٹے سے آپ ہاتھوں پر بندھی ہوئی بیل میں سوراخ کر دیں۔ اس طرح بیل کا رس نکل جائے گا اور پھر آپ اسے کاٹ لیں" ...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی خاص کانٹا چاہئے" ...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی بڑا سا کانٹا" ...... جوزف نے کہا تو عمران نے یہ بات اس بھیرو سردار سے کر دی۔

"ہاں۔ یہ بڑا کانٹا کروگی کا ہوتا ہے۔ وہ میں لا دیتا ہوں۔ تم

بوڑھے ابراہیم جیسے ہو اس لئے تمہاری جو مدد میں کر سکتا ہوں وہ ضرور کروں گا" ...... سردار بھیرو نے کہا اور مڑ کر اپنے ساتھی سے کہا کہ وہ کروگی کا بڑا سا کانٹا لے آئے۔ اس کا ساتھی سر ہلاتا ہوا غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کیکر کے بڑے کانٹے جیسا ایک کانٹا تھا جو اس نے عمران کے عقب میں آ کر اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"اب ہمیں اجازت دو۔ ہم نے بہت دور جانا ہے۔ ہم بوڑھے ابراہیم کو بتائیں گے کہ ہم اس جیسیوں کی جو مدد کر سکتے تھے وہ ہم نے کر دی ہے" ...... بھیرو سردار نے کہا۔

"یہ کام تم نے کس کے حکم پر کیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"گیانی مادھو لال کے حکم پر۔ وہ بہت بڑا گیانی ہے اور ہم اس کے غلام ہیں" ...... بھیرو سردار نے کہا۔

"وہ خود کہاں ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنی شکتیوں کو بلانے میں مصروف ہے۔ اس کام میں اسے کافی دیر لگنی تھی اس لئے اس نے حکم دیا کہ ہم اس کا تخت بڑے غار میں پہنچا دیں اور پھر واپس چلے جائیں۔ ہم نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی ہے اور اب ہم جا رہے ہیں" ...... بھیرو سردار نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ غار سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی غار سے باہر چلے گئے جبکہ عمران نے اس دوران کانٹے کو انگلیوں میں پکڑ کر ہاتھ موڑ کر اس بیل پر کانٹے کی نوک بار بار مارنا شروع کر دی۔

کبھی کانٹا اس کی کلائی میں چبھ جاتا کبھی نہ چبھتا تو وہ سمجھ جاتا کہ وہ بیل میں لگا ہے ۔ کچھ دیر بعد اسے اپنے ہاتھ پر لیس دار مادہ لگنے کا احساس ہونے لگا تو وہ سمجھ گیا کہ یہ اس بیل جیسے یہ بھیرو سرو گو بیل کہہ رہے تھے، کا رس نکلنے لگا ہے ۔ تھوڑی دیر بعد جب مادہ کافی بہہ گیا تو عمران نے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو دوبارہ بیل پر استعمال کیا اور چند لمحوں بعد اس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کہ بیل اب آسانی سے کٹ گئی تھی اور اس کے ہاتھ آزاد ہو گئے تھے ۔ اس نے جھٹکے سے ہاتھ آزاد کئے اور پھر اس نے کانٹے کی مدد سے اپنے پیروں میں بندھی ہوئی بیل کو بھی پہلے کانٹا چبھو کر اس کا رس نکالا اور پھر بلیڈ سے اسے کاٹ دیا ۔ اسی لمحے باہر سے مختلف جانوروں کے انتہائی عجیب انداز میں چیخنے کی آوازیں قریب آتی سنائی دینے لگیں تو عمران نے پیروں کو کھولنے کی بجائے ویسے ہی اکٹھا کر لیا اور دونوں ہاتھوں کو عقب میں لے جا کر اس طرح ایڈجسٹ کیا جیسے وہ ویسے ہی بندھے ہوئے ہوں ۔ تھوڑی دیر بعد غار میں ایک یوگی داخل ہوا ۔ وہ بڑے فاخرانہ انداز میں چل رہا تھا ۔ البتہ اب غار سے باہر جانوروں کے غرانے کی خوفناک آوازیں سنائی دے رہی تھیں ۔ یوگی نے بڑے تحقیرانہ انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا ۔ اس کے پیچھے ایک خوبصورت عورت اندر داخل ہوئی ۔ اس کے جسم پر شہزادیوں جیسا قدیم دور کا لباس تھا اور خدوخال سے بھی وہ قدیم شہزادیوں جیسی ہی تھی ۔

" آؤ کشاپی ۔ میرے ساتھ تخت پر بیٹھ جاؤ اور ان دشمنوں کی عبرتناک موت کا تماشہ دیکھو "...... گیانی نے تخت پر چڑھ کر مخصوص انداز میں آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" آقا ۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تم نے ان کے پاس موجود روشنی کو ان سے دور کر دیا ہے لیکن ان سب میں سے روشنی تو ویسے ہی نکل رہی ہے "...... کشاپی نے بے چین سے لہجے میں کہا ۔

" تو کیا تمہارا خیال ہے کہ گیانی مادھو لال جھوٹ بول رہا ہے ۔ کیوں "...... گیانی نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔

" شما کر دیجئے آقا "...... اس عورت نے فوراً ہی دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ۔

" آئندہ ایسی بات منہ سے نکالی تو ایک ہی شراپ سے جلا کر راکھ کر دوں گا "...... گیانی نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا تو کشاپی خاموش ہو کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی ۔

" تم نے اپنا حال دیکھا ہے دھرم کے دشمنو ۔ تم جس کاشام جادو کو فنا کرنے آئے تھے اس کی سردار کشاپی میرے ساتھ موجود ہے اور میں کاشام جادو کا آقا بن چکا ہوں اور اب تمہاری عبرتناک موت میرے ہاتھوں میں ہے ۔ تم سے روشنی نکال لی گئی ہے اور وہ سیاہ پتھر بھی جن کی وجہ سے میری جانوروں کی شکتیاں تم پر حملہ نہیں کر سکتی تھیں ۔ اب باہر ہزاروں خوفناک جانور شکتیاں موجود ہیں جو میرے ایک اشارے پر تمہارے جسموں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیں گی اور چونکہ

تمہارے ہاتھ اور پیر مقدس بیل سے بندھے ہوئے ہیں اس لئے تم روشنی کا کلام سوچ بھی نہیں سکتے "...... گیانی مادھو لال نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" باس ۔ یہ عورت ناگوشی ہے ۔ اس پر اس بیل سے نکلا ہوا رس پھینک دو ۔ یہ ابھی فنا ہو جائے گی "...... اچانک جوزف نے قدیم افریقی زبان میں کہا تو گیانی اور کشاپی دونوں چونک پڑے ۔

" یہ ۔ یہ افریقی مجھے ناگوشی کہہ رہا ہے ۔ یہ کس بیل کی بات کر رہا ہے "...... کشاپی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ وہ شاید قدیم افریقی زبان جانتی تھی ۔

" تم انتہائی احمق اور جاہل آدمی ہو ۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ ہماری جیبوں میں روشنی کا مقدس کلام دوبارہ پہنچ گیا ہے اور ہماری جیبوں میں وہ سیاہ پتھر بھی واپس پہنچ گئے ہیں جو تم نے بھیروؤں کے ذریعے نکلوائے تھے اس لئے نہ تمہاری جانور شکتیاں ہم پر حملہ کر سکتی ہیں اور نہ ہی کاشام جادو کی شکتیاں "...... عمران نے فوراً ہی چیخ کر بولنا شروع کر دیا ۔ وہ دراصل جوزف کی بات سے ان کی توجہ ہٹانا چاہتا تھا ۔

" ہا ۔ ہا ۔ ہا ۔ تم خود احمق ہو ۔ تم جو اپنے آپ کو عقل مند سمجھتے ہو انتہائی احمق ہو ۔ بھیرو میرے غلام ہیں اور کوئی غلام آقا کی مرضی کے بغیر انگلی بھی نہیں ہلا سکتا ۔ تم اب مجھے بے وقوف بنانے لگے ہو "...... گیانی نے زور دار انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا ۔

" آقا ۔ میں جا رہی ہوں ۔ یہاں خطرہ ہی خطرہ ہے "...... یکلخت کشاپی نے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" بیٹھی رہو ۔ میں حکم دیتا ہوں بیٹھی رہو "...... گیانی نے چیخ کر کہا لیکن اسی لمحے عمران کا اس کی پشت پر موجود بازو حرکت میں آیا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہاتھوں کو سامنے کی طرف زور دار جھٹکا دیا تو اس کے ہاتھوں پر موجود سبز رنگ کا مواد جو اب جم سا گیا تھا کا کچھ حصہ اڑتا ہوا سیدھا کشاپی سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی کشاپی نے تڑپ کر دھواں بننے کی کوشش کی لیکن ابھی اس کا آدھا جسم ہی دھوئیں میں تبدیل ہوا تھا کہ عمران نے دوبارہ ہاتھ جھٹک دیا اور اس بار مواد کے چھینٹے کشاپی کے جسم پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور پورے غار میں یکلخت گہرا سرخ دھواں سا بھر گیا جس میں سے جگہ جگہ سے چنگاریاں نکلنے لگیں اور پھر یکلخت ایک کریہہ چیخ سنائی دی اور پھر یہ چیخ گونجتی ہی چلی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ چیخوں کا ایسا طوفان برپا ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے ان کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے لیکن پھر آہستہ آہستہ چیخیں مدھم ہوتی ہوتی ختم ہو گئیں اور اب دھواں بھی غائب ہو گیا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ گیانی بھی غائب ہو چکا تھا اور تخت خالی پڑا ہوا تھا ۔

" یہ کیا ہو گیا ۔ یہ گیانی کہاں غائب ہو گیا "...... عمران نے

ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔چونکہ اس نے پیروں پر بندھی ہوئی
بیل پہلے ہی کاٹ دی تھی اس لئے عمران کے پیروں کے ایک ہی
جھٹکے سے کٹی ہوئی بیل نیچے گر پڑی اور عمران تیزی سے غار کے
دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے
تھے کہ یکلخت ہولناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی غار کا دہانہ بند ہو گیا
اور غار میں گہری تاریکی چھا گئی۔ عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔اندھیرا
اس قدر تھا کہ یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے اس کی بینائی چلی گئی ہو
لیکن چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہو گئیں
اور اسے دھندلا دھندلا سا نظر آنے لگ گیا تو وہ واپس مڑا اور پھر اس
نے ٹٹول ٹٹول کر اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی بیل کی
گانٹھیں کھول کر ان کے ہاتھ آزاد کر دیئے۔

"عمران صاحب۔کیا وہ کشانی اور اس کی ساتھی شیطانی ذریات
فنا ہو گئی ہیں۔یہ کیسی چیخیں تھیں"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے
کہا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے لیکن کچھ کہا نہیں جا سکتا۔وہ گیانی بھی اس
دھوئیں میں غائب ہو گیا ہے اور اب غار کا دہانہ بھی بند ہو گیا ہے۔
اس کا تو مطلب ہے کہ ابھی معاملات کلیئر نہیں ہوئے"...... عمران
نے کہا اور ایک بار پھر دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس بار جوزف
بھی اس کے پیچھے تھا۔

"باس۔یہ دہانہ انسانی ہاتھوں کے ذریعے بند کر دیا گیا ہے۔میرا

خیال ہے ان قبائلیوں کو حکم دیا گیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تمہیں کیسے یہ احساس ہوا۔شاید کوئی میکنزم استعمال کیا گیا
ہے"...... عمران نے دہانے پر موجود بھاری پتھر کو دونوں ہاتھوں
سے زور لگا کر دھکیلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔جس انداز میں یہ پتھر اوپر سے گرا ہے اس سے یہی ظاہر
ہوتا ہے کہ اگر یہ کسی دوسری طرح سے بند ہوتا تو لازماً سائیڈ سے
آگے آتا"...... جوزف نے جواب دیا۔اسی لمحے اس کے باقی ساتھی
بھی اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔

"تمہاری بات درست ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ان حالات میں
بھی تمہارا ذہن درست کام کر رہا ہے"...... عمران نے کہا تو
اندھیرے میں بھی جوزف کے چہرے پر جیسے مسرت کے چراغ سے
جل اٹھے۔

"ہم سب مل کر زور لگاتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور پھر ان
سب نے مل کر اس بڑے پتھر پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا لیکن پورا زور
لگانے کے باوجود پتھر اپنی جگہ سے نہ ہٹا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ سب پیچھے ہٹ گئے۔

"تم سب کی جیبوں میں مشین پسٹلز ہیں ان کے میگزین بھی
موجود ہیں۔وہ میگزین نکال کر اس پتھر کی جڑ میں رکھ دو"۔عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنی جیب میں موجود

میگزین نکال کر اسے پتھر کی جڑ میں رکھ دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

"اب پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں اس پر فائر کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر کافی پیچھے ہٹ کر اس نے مشین پسٹل کا رخ میگزینوں کے ڈھیر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے غار یکلخت روشن ہو گیا۔ بھاری پتھر نجانے کتنے ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر اڑتا ہوا نیچے کہیں جا گرا تھا اور اب غار کا دہانہ کھل گیا تھا۔

"تمہاری بات درست تھی جوزف۔ اگر یہ میکنزم سے بند ہوتا تو اس طرح اڑتا ہوا نیچے نہ جا گرتا"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تیزی سے دہانے کی طرف بڑھے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ کافی بلندی پر موجود ہیں۔ نیچے وادی تھی جس میں مادھو لال کی جھونپڑی موجود تھی لیکن وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر بڑے محتاط انداز میں وہ پتھروں پر پیر رکھتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔

"اس کے ساتھی بھی انتہائی احتیاط سے کام لے رہے تھے کیونکہ نیچے تک انتہائی خطرناک ڈھلوان تھی۔ اگر ان میں سے کسی کا بھی پیر معمولی سا بھی اپنی جگہ سے ہٹ جاتا تو وہ نیچے گر کر ہلاک ہو سکتا تھا لیکن آہستہ آہستہ وہ سب اس ڈھلوان سے نیچے وادی میں پہنچ گئے عمران سیدھا جھونپڑی کی طرف بڑھا۔ جھونپڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا

لیکن جھونپڑی خالی تھی اور وہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔

"یہ گیانی کہاں گیا ہو گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ اجازت دیں تو میں اسے تلاش کروں"...... جوزف نے کہا۔

"کیسے تلاش کرو گے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے اس کی مخصوص بو سونگھی ہوئی ہے۔ میں اسے اس کی بو کی مدد سے تلاش کر لوں گا"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔ ہم یہیں رکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جوزف نے سر ہوا میں اٹھایا اور زور زور سے اندر کی طرف چند سانس لئے اور پھر دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھتا چلا گیا۔

ایک بڑے اور وسیع غار میں گیانی مادھو لال فرش پر بیٹھا ہوا تھا اس کے گرد عجیب و غریب صورتوں پر مشتمل عورتیں اور مرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ ان سب کے سر تکونی تھے۔ ناک اندر کو پچکی ہوئی تھی اور آنکھیں جیسے ابل کر باہر کو نکلی ہوئی تھیں۔ ان کے جسموں پر لمبے لمبے سیاہ رنگ کے لبادے تھے اور ان میں عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔

"گیانی مہاراج۔ ہم آپ کو دشمنوں کے خطرے سے باہر نکال لائے ہیں۔ کشاپی اور اس کے تحت سینکڑوں شکتیاں سرو گو بیل کے رس کی وجہ سے فنا ہو گئی ہیں۔ اب آپ ہم میں سے کسی کو کاشام جادو کا سردار بنا دیں"...... ایک عورت نے بڑے میٹھے سے لہجے میں کہا تو گیانی جو سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا، نے سر اٹھایا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ اچانک کیسے ہوا۔ کیوں ہوا۔ میری جانور شکتیاں بھی کوئی کام نہ دکھا سکیں اور کاشام جادو کی انتہائی طاقتور شکتی بھی اپنی ماتحت شکتیوں سمیت فنا ہو گئی۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔ کیسے انہیں معلوم ہوا کہ سرو گو بیل کا رس بھی کشاپی کو فنا کر سکتا ہے اور کیسے انہوں نے رس نکال لیا۔ یہ سب آخر کیسے ہو گیا۔ پہلے مجھے یہ بتاؤ"...... گیانی مادھو لال نے چیختے ہوئے کہا۔

"گیانی مہاراج۔ یہ کام ان قبائلیوں کی وجہ سے ہوا ہے، جنہیں آپ نے حکم دیا تھا کہ ان بے ہوش دشمنوں کو اٹھا کر غار میں پہنچایا جائے اور پھر آپ کا تخت وہاں لے جائیں۔ ان دشمنوں کی جیبوں سے نکلنے والا سامان اور روشنی کے کلام والے کاغذ اور سیاہ پتھر آپ نے ان قبائلی بھیروؤں کو بخش دیئے لیکن انہوں نے یہ سب کچھ واپس ان کی جیبوں میں ڈال دیا کیونکہ یہ سب کچھ ان کے لئے بے کار تھا۔ ان لوگوں کے پاس اسلحہ تھا وہ بھی ان بھیروؤں نے واپس کر دیا تھا کیونکہ انہیں اسلحہ کے بارے میں علم نہیں تھا۔ ان دشمنوں میں ایک افریقی حبشی بھی ہے۔ اس نے بتایا کہ سرو گو بیل کو توڑنے سے پہلے اس کا رس نکالا جاتا ہے جس پر ایک آدمی عمران نے بھیروؤں کے ذریعے روگی کا کانٹا منگوایا اور اس کانٹے کی مدد سے اس نے سرو گو بیل کا رس نکالا جو اس کے ہاتھوں پر بھی موجود تھا۔ پھر اس نے پراسرار انداز میں بیل کاٹ دی۔ اس کے بعد اس حبشی نے اس عمران کو بتایا کہ اس بیل کا رس اگر کشاپی پر ڈال دیا جائے تو یہ

فنا ہو جائے گی۔ کشاپی کاشام جادو کی سردار اور بے حد طاقتور اور
باخبر شکتی تھی۔ اسے احساس ہو گیا اور اس نے وہاں سے بچ نکلنے کی
کوشش کی لیکن آپ نے اسے روک دیا۔ اس دوران اس عمران نے
اپنے ہاتھوں پر لگا ہوا سرو گو بیل کا رس کشاپی پر اچھال دیا اور کشاپی
کی ماتحت شکتیوں نے غار میں داخل ہو کر اسے بچانے کی کوشش کی
لیکن وہ اپنی تمام ماتحت شکتیوں سمیت فنا ہو گئی۔ اس دوران ہم نے
کارروائی کی اور اندر داخل ہو کر آپ کو وہاں سے اٹھا لائیں ورنہ آپ
کے دشمن اگر آپ کو بھی ساتھ ہی ختم کر دیتے تو آپ کی اور کشاپی
کی بیک وقت موت سے کاشام جادو اپنی تمام شکتیوں سمیت ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاتا۔ آپ کو بچا کر ہم نے اپنے آپ کو بچا لیا۔ پھر
ہم نے اس غار کے دہانے پر بڑا سا پتھر رکھ دیا تاکہ یہ لوگ باہر نہ نکل
سکیں اور آپ سے سرداری ملنے کے بعد ہم ان کا خاتمہ کر دیں لیکن یہ
لوگ پھر بھی باہر آ گئے اور اب وہ افریقی حبشی آپ کو جنگل میں تلاش
کرتا پھر رہا ہے"...... اس عورت نے اپنی عجیب سی آواز میں تفصیل
سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے اور تمہاری کاشام جادو میں کیا حیثیت
ہے"...... گیانی مادھو لال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میرا نام مورشی ہے اور میں کشاپی کی نائب سردار ہوں۔
میرے ماتحت بھی سینکڑوں شکتیاں ہیں"...... اس عورت نے
جواب دیا۔

" اگر ان دشمنوں نے تمہیں بھی تمہاری شکتیوں سمیت فنا کر دیا
تو پھر کیا ہو گا"...... گیانی نے کہا۔

" گیانی مہاراج۔ آپ سے پہلے والے آقا گو بند رام نے کاشام جادو
کو جوکھوں کے علاقے میں پہنچا دیا تھا اور انہیں تساما کے علاقے تک
پابند کر دیا تھا اور کاشام جادو کے قانون کے مطابق وہ ایک ماہ تک
جوکھوں کے علاقے سے سوائے انتہائی ضرورت کے باہر نہیں جا
سکتیں۔ کشاپی کاشام جادو کی سردار بن گئی تھی لیکن پھر آپ کاشام
جادو کے سردار بن گئے اور کشاپی نے آپ کی اطاعت قبول کر لی۔ پھر
آپ کے حکم پر کشاپی آپ کے پاس یہاں آئی۔ اس کے ساتھ ہی اس
کی ماتحت شکتیاں بھی تھیں۔ ان کے فنا ہونے پر میں بطور نائب
سردار یہاں اپنی شکتیوں کے ساتھ پہنچی اور یہ ساری کارروائی کی ہے
اب ہماری پابندی میں صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ یہ جگہ ایسی
ہے کہ دشمن یہاں کسی صورت نہیں پہنچ سکتے اس لئے آپ چند روز
تک یہاں رہیں پھر جب ہم آزاد ہو جائیں گی تو پھر ہمیں اس طرح
کوئی فنا نہ کر سکے گا"...... مورشی نے جواب دیا۔

" کیا کشاپی کی طرح تمہیں بھی سرو گو بیل کا رس ڈال کر فنا کیا جا
سکتا ہے"...... گیانی نے کہا۔

" نہیں آقا۔ کاشام جادو میں بے شمار بڑی شکتیاں ہیں جو ایک
دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ کشاپی اور اس کی ماتحت شکتیوں کو مقدس
سرو گو بیل کا رس فنا کر سکتا تھا دوسروں کو نہیں"...... مورشی نے

جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں تمہیں کشاپی کی جگہ کاشام جادو کی شکتیوں کی سردار مقرر کرتا ہوں "...... گیانی نے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھاتے ہوئے کہا۔

" ہم ہمیشہ آپ کی اطاعت گزار رہیں گی گیانی مہاراج ۔ اب آپ بے فکر رہیں ۔ اب آپ کے دشمن نہ آپ کا کچھ بگاڑ سکیں گے اور نہ ہی ہمارا ۔ اب ہمیں اجازت دیں ۔ میری شکتیاں یہاں غار سے باہر آپ کی حفاظت کرتی رہیں گی ۔ یہاں آپ کو پھل اور پانی اور جو خواہش ظاہر کریں گے آپ کو ملتے رہیں گے لیکن ابھی آپ باہر نہ جائیں "...... مورشی نے کہا اور پھر وہ تیزی سے دہانے کی طرف بڑھ گئی ۔ غار میں موجود تمام عجیب وغریب شکلیں بھی باہر چلی گئیں اور غار میں اکیلا مادھو لال رہ گیا ۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے سر غار سے باہر نکال کر ادھر ادھر دیکھا ہی تھا کہ یکلخت کسی نے اس کی گردن پر ہاتھ ڈال دیا اور دوسرے لمحے گیانی چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے غار کے دہانے سے نیچے اونچی جھاڑیوں پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت وادی میں گیانی کی جھونپڑی کے قریب موجود تھا جبکہ جوزف گیانی مادھو لال کی تلاش میں گیا ہوا تھا اسے گئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن اس کی واپسی ابھی تک نہ ہوئی تھی۔

" عمران صاحب ۔ اس بار معاملات اطمینان بخش نہیں ہیں "۔ اچانک صفدر نے کہا۔

" وہ کیسے "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" اب یہ گیانی غائب ہے ۔ نجانے وہ کہاں گیا ۔ آخر اس کاشام جادو کا خاتمہ کیسے ہو گا ۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی "۔ صفدر نے کہا۔

" جب تک کاشام جادو کی سردار شکتی اور اس کے آقا کو بیک وقت ہلاک نہیں کیا جائے گا اس وقت تک کاشام جادو کا خاتمہ نہیں

ہو سکتا۔ ابھی تو کاشام جادو حرکت میں نہیں ہے۔ پہلے روحانی حصار
کے ذریعے اسے پابند کیا گیا۔ پھر تساما میں ایک ماہ تک یہ پابند رہنے
پر مجبور ہیں اس لئے یہ ساری کارروائی ہو رہی ہے۔ لیکن جب یہ
کاشام جادو آزاد ہو کر پوری دنیا میں پھیل گیا تو پھر اس کا خاتمہ آسان
نہیں رہے گا اور میرے خیال میں اس آزادی میں اب چند روز ہی رہ
گئے ہیں اس لئے اب اس کا خاتمہ ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب آپ خود ہی دیکھیں۔ وہ کشاپی فنا ہوئی تو گیانی پراسرار طور
پر غائب ہو گیا۔ اب آگے نجانے کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اصل میں جولیا اس مشن میں دلچسپی نہیں لے رہی اس لئے یہ
سب کچھ ہو رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے
اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں کیوں دلچسپی نہیں لے رہی
لیکن دراصل مجھے اس کا کوئی سر پیر ہی سمجھ میں نہیں آ رہا"...... جولیا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ اس بار ہم اندھیرے میں
ٹامک ٹوئیاں مارتے پھر رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایک کو ختم کرتے ہیں تو دوسرا آجاتا ہے آقا بن کر۔ نجانے یہ
سلسلہ کہاں جا کر ختم ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"آئندہ ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالنا ورنہ ہم سب پکڑ میں آجائیں
گے۔ تم اس وقت خیر کے لئے شر کے خلاف کام کر رہے ہو۔ اس کام

میں اکتاہٹ کا اظہار کرنا بہت بڑا جرم بن جاتا ہے"...... عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر نے بے اختیار جھرجھری لی۔

"مم۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا"...... صفدر نے کہا۔

"مطلب کچھ بھی ہو۔ سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ تم یہ بات کر
رہے ہو جبکہ میرا خیال ہے کہ ہم مسلسل کامیابی کی طرف بڑھ رہے
ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور
پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک وہ سب چونک پڑے
کیونکہ درختوں کی اوٹ سے نکل کر جوزف ان کی طرف آ رہا تھا۔ اس
کے کاندھے پر گیانی مادھو لال بے ہوشی کے عالم میں لدا ہوا تھا۔

"کمال ہے۔ جوزف نے نہ صرف اسے تلاش کر لیا ہے بلکہ ساتھ
بھی لے آیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جنگل میں جوزف کی پراسرار صلاحیتیں جاگ اٹھتی ہیں"۔
عمران نے کہا۔ اسی لمحے جوزف نے کاندھے پر لدے ہوئے گیانی کو
نیچے جھاڑیوں پر ڈال دیا۔

"یہ کہاں سے ملا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ میں اس کی مخصوص بو سونگھتا ہوا خاصا دور نکل گیا اور
پھر مجھے اس کی بو ایک غار کے اندر سے آنے لگی۔ میں اس غار کے
قریب پہنچا تو اندر یہ موجود تھا لیکن اس کے گرد تکونی سروں والے
مرد اور عورتیں جو شیطانی طاقتیں تھیں موجود تھیں۔ پھر اس گیانی
نے ایک تکونی سر والی عورت کو جس کا نام مورشی تھا کشاپی کی جگہ

کاشام جادو کی سردار بنا دیا۔ گو وہ جانے سے پہلے اسے بتا رہی تھی کہ
اس کی چند طاقتیں غار سے باہر پہرہ دیں گی لیکن پھر جب وہ باہر
نکلیں تو اس مورشی نے انہیں کہا کہ ہم پہلے تساما جا کر سرداری کا
جشن منائیں گے پھر واپس آئیں گی اور پھر وہ سب پرندوں کی طرح
اڑتے ہوئے غائب ہو گئے تو میں آگے بڑھا۔ ابھی میں غار کے دہانے
کے قریب پہنچا تھا کہ اس گیانی نے سر باہر نکال کر دیکھا تو میں نے
اس کی گردن پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں باہر اچھال دیا اور پھر اس
کی گردن میں آ جانے والا بل نکال کر اسے اٹھا کر یہاں لے آیا
ہوں"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو اب کاشام جادو کی سردار کشاپی کی جگہ مورشی ہے لیکن انہیں
اب تک یہ کیوں معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کا آقا تمہاری تحویل میں
ہے"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ جب تک یہ بے ہوش رہے گا اس کا رابطہ ان سے کٹا
رہے گا لیکن جیسے ہی یہ ہوش میں آئے گا تو انہیں معلوم ہو جائے
گا"...... جوزف نے جواب دیا۔

" تو پھر اسے کیوں نہ بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا
جائے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح اس بار مورشی کشاپی کی طرح کاشام جادو کی
سردار بن جائے گی اور ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا۔ کوئی ایسا
طریقہ ہونا چاہئے کہ مورشی اور یہ گیانی دونوں اکٹھے ہی ختم ہو سکیں

تب یہ مسئلہ حل ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ اسے ہوش میں لا کر مجبور کیا جائے کہ یہ مورشی کو یہاں
بلائے اور پھر ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" لیکن اس مورشی کو کیسے فنا کیا جائے گا۔ کیا وہ بھی کشاپی کی
طرح سرو گو بیل کے رس سے فنا ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں باس۔ یہ تکونی سروں والے شیطان مختلف ہیں۔ ایسے
شیطان افریقہ میں کبھی نہیں دیکھے گئے اس لئے کوئی وچ ڈاکٹر بھی ان
کے بارے میں نہیں جانتا"...... جوزف نے صاف لفظوں میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ جوزف۔ اسے کسی بیل
سے درخت کے تنے سے باندھ دو"...... عمران نے کہا تو جوزف سر
ہلاتے ہوئے مڑا اور پھر اس نے کچھ دور ایک درخت پر موجود سبز
رنگ کی بیل اکٹھی کر کے اسے توڑا اور پھر صفدر کی مدد سے اس نے
گیانی کو اٹھا کر ایک درخت کے تنے کے ساتھ باندھ کر کھڑا کر دیا۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے
ایک ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس
کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور
پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

" اب خیال رکھنا۔ اس کے ہوش میں آتے ہی وہ شیطانی ذریات
یہاں پہنچ جائیں گی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اسے اٹھا کر لے جائیں"۔ عمران
نے کہا۔

"نہیں باس ۔ ایسا نہیں ہو گا ۔ میں نے اسے باندھنے کے لئے اس بیل کا انتخاب کیا ہے جسے کوئی شیطانی طاقت نہیں توڑ سکتی ۔ یہ کابالی بیل کہلاتی ہے اور وچ ڈاکٹر بابانی اس سے شیطانی طاقتوں کو باندھ دیا کرتا تھا" ...... جوزف نے جواب دیا ۔

"پھر تو اس بیل سے مورشی کو بھی باندھا جا سکتا ہے" ۔ عمران نے کہا ۔

"لیکن وہ فوراً غائب ہو جائے گی باس" ...... جوزف نے کہا اور پھر اسی لمحے گیانی ہوش میں آ گیا ۔ اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا ۔

"تم ۔ تم ۔ مم ۔ میں یہاں ۔ اوہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ سب کیا ہے" ...... گیانی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ دور سے سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے بڑے بڑے پرندے اڑتے ہوئے آ رہے ہوں اور پھر کچھ فاصلے پر دس کے قریب تکونی سروں والی مخلوق آکر کھڑی ہو گئی ۔ یہ سب عورتیں تھیں اور ان کے جسموں پر بڑے بڑے لبادے تھے ۔

"آقا کو چھوڑ دو ورنہ تمہارا عبرت ناک حشر کیا جائے گا" ۔ ایک عورت نے چیختے ہوئے کہا ۔

"تم مورشی ہو" ...... عمران نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"ہاں ۔ میں مورشی ہوں ۔ کاشام جادو کی سردار" ...... اس تکونی سر والی عورت نے کہا ۔

"کیا تم کشاپی سے مختلف ہو" ...... عمران نے کہا ۔

"ہاں ۔ کشاپی بدروحوں میں سے تھی جبکہ میں جنات میں سے ہوں" ...... مورشی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور اس کا ہاتھ تیزی سے اس کی اس جیب میں رینگ گیا جس میں مشین پسٹل موجود تھا ۔

"کیا تم اس وقت انسانی روپ میں ہو یا اپنے اصل روپ میں" ...... عمران نے مشین پسٹل پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا ۔

"میں انسانی روپ میں ہوں ۔ اصل روپ میں نظر نہیں آ سکتی تمہیں" ...... مورشی نے جواب دیا ۔

"مورشی ۔ انہیں ہلاک کر دو ۔ کیا دیکھ رہی ہو" ...... یکلخت مادھو لال نے چیختے ہوئے کہا ۔

"نہیں آقا ۔ ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام ہے ۔ کاش وہ بھیرو انہیں وہ کلام واپس نہ کرتے تو اب تک ان کی ہڈیاں بھی جنگلی کتے بھنبھوڑ چکے ہوتے" ...... مورشی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اگر ہم تمہارے اس گیانی کو چھوڑ دیں تو تم ہمارے خلاف کیا کرو گی" ...... عمران نے ہاتھ اونچا کرتے ہوئے کہا ۔

"تم جو کچھ سوچ رہے ہو وہ میں جانتی ہوں ۔ تم سوچ رہے ہو کہ

تم اپنے اسلحہ سے مجھ پر اچانک فائر کر کے مجھے ہلاک کر دو گے مگر ایسا نہیں ہے کیونکہ میں صرف جنات میں سے نہیں ہوں بلکہ کاشام جادو کی سردار بھی ہوں ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم اگر گیانی مہاراج کو چھوڑ دو تو ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک نہیں کریں گی "۔ مورشی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" باس ۔ میں اس کی آنکھیں نکالتا ہوں ۔ تم اس پر فائر کھول دینا یہ اندھی ہونے کے بعد فوری طور پر انسانی روپ سے پھر جانے کی کوشش کرے گی لیکن مجھے معلوم ہے باس کہ تم ایسا ہونے سے پہلے اس پر فائر کھول سکتے ہو ۔ اس طرح یہ ہلاک ہو جائے گی" جوزف نے اچانک افریقی زبان میں کہا ۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ جبکہ پہلے تم نے کہا تھا کہ ایسے تکونی سروں والی طاقتیں افریقہ میں نہیں ہوتیں "...... عمران نے بھی اسی زبان میں کہا ۔

" باس ۔ انہوں نے خود بتایا ہے کہ ان کا تعلق جنات سے ہے اور ساتھ ہی یہ جادو میں بھی ملوث ہیں اس لئے جناتی جادوئی طاقتوں کو وچ ڈاکٹر کروشانی اس انداز میں ہلاک کر دیا کرتا تھا "...... جوزف نے جواب دیا ۔

" تم اسے کیسے اندھی کرو گے ۔ کیا اس پر حملہ کرو گے "۔ عمران نے کہا ۔

" نہیں باس ۔ حملہ ہوتے ہی یہ فرار ہو جائے گی ۔ تم اسے باتوں

میں لگاؤ میں نوکیلے پتھر مار کر اس کی آنکھیں ختم کر دوں گا اور کوئی طریقہ نہیں ہے "...... جوزف نے کہا ۔

" تم جو باتیں کر رہے ہو وہ میں سمجھ رہی ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ تمہارا یہ افریقی ساتھی مجھے اندھا نہیں کر سکتا کیونکہ میری اصلی آنکھوں پر یہ مصنوعی انسانی آنکھیں چڑھی ہوئی ہیں "...... مورشی نے کہا ۔

" چلو اچھا ہوا تم نے بتا دیا ۔ ویسے جوزف جو کچھ جانتا ہے وہ تم بھی نہیں جانتی ۔ مسئلہ تمہاری انسانی آنکھوں کا تھا ۔ بہرحال چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ کیا تم وچن دے سکتی ہو کہ تم اور تمہارے کاشام جادو کی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف کام نہیں کریں گی "...... عمران نے کہا ۔ البتہ اس کا ہاتھ ویسے ہی جیب میں موجود مشین پسٹل کے دستے پر جما ہوا تھا جبکہ جوزف اب پیچھے ہٹ کر ایک درخت کے قریب کھڑا ہو گیا تھا ۔

" یہ کام آقا کا ہے ۔ جو وہ ہمیں حکم دیں گے ہم وہی کریں گی ۔ ویسے بھی ہمارا کام دنیا سے خیر کا خاتمہ کرنا ہے ۔ یہ ہمارے بڑے آقا شیطان کا حکم ہے "...... مورشی نے جواب دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جوزف کا ہاتھ اس کی جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی مورشی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ گولیوں کی دوسری باڑ اس کے جسم پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی ہولناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف سیاہ رنگ

کا دھواں پھیلتا چلا گیا۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور
اس کے ساتھ ہی اس کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں درخت
سے بندھے ہوئے گیانی مادھو لال کے سینے پر پڑیں اور بندھا ہوا
گیانی چیختا ہوا پھڑکنے لگا۔ ادھر سیاہ دھوئیں میں سے خوفناک چیخوں کا
شور سنائی دے رہا تھا اور پھر یہ شور آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا گیا۔ ادھر
گیانی مادھو لال کی آنکھیں بھی بے نور ہو چکی تھیں لیکن اس سے پہلے
کہ کوئی چونکتا عمران لہرایا اور دوسرے لمحے دھڑام سے اوندھے منہ
زمین پر گر گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا" ...... جولیا اور اس کے ساتھی چیختے ہوئے
عمران کی طرف بڑھے لیکن عمران بے ہوش پڑا ہوا تھا اور اس کا
سانس ایسے چل رہا تھا جیسے ابھی بند ہو جائے گا۔

"تم اس کے ہاتھ ملو۔ جلدی کرو" ...... جولیا نے چیخ کر صفدر
سے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ" ...... اچانک درختوں کے درمیان سے
ایک انسانی آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے مڑے تو درختوں
میں سے بابا ابراہیم دوڑتے ہوئے ادھر آ رہے تھے۔ ان کے پیچھے چار
بھیرو تھے۔ چونکہ جولیا عمران سے بابا ابراہیم کے بارے میں سن چکی
تھی اس لئے وہ انہیں دیکھتے ہی پہچان گئی تھی۔

"بابا ابراہیم دیکھیں عمران کو کیا ہوا ہے" ...... جولیا نے ہذیانی
انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اس نے بندھے ہوئے آدمی کو ہلاک کیا ہے اس لئے اس کی یہ
حالت ہوئی ہے" ...... بابا ابراہیم نے قریب آ کر کہا اور اس کے
ساتھ ہی انہوں نے جھک کر عمران کے سینے پر ہاتھ رکھا اور منہ ہی
منہ میں کچھ پڑھ کر انہوں نے پھونک ماری اور پھر سیدھے کھڑے ہو
گئے۔ چند لمحوں بعد عمران نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی وہ
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم نے یہ کیا حرکت کر دی عمران بیٹے کہ بندھے ہوئے آدمی کو
ہلاک کر دیا۔ بے بس آدمی پر فائر کھول دیا۔ جلدی سے سجدے میں
گر کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو۔ جلدی کرو اور تم سب عمران کے حق
میں دعا کرو میں بھی کرتا ہوں" ...... بابا ابراہیم نے چیختے ہوئے کہا تو
عمران بے اختیار تیزی سے سجدے میں گر گیا اور اس نے گڑگڑا کر
معافی مانگنا شروع کر دی جبکہ بابا ابراہیم نے بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھا
دیئے۔ عمران کے ساتھیوں نے بھی عمران کے لئے معافی کی دعائیں
مانگنا شروع کر دیں۔

"یا اللہ تو واقعی رحیم و کریم ہے۔ تو توبہ قبول کرنے والا
ہے" ...... اچانک بابا ابراہیم نے دعا کے لئے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو
منہ پر پھیرتے ہوئے مسکرا کر کہا تو عمران کے ساتھیوں نے بھی
ایسے ہی کہا۔ ان کے زرد پڑنے والے چہرے یکلخت کھل اٹھے تھے۔

"اٹھو عمران بیٹے۔ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول
کر لی ہے۔ چونکہ تم نے ایک شیطان کو ختم کرنے کے لئے ایسا کیا

تھا اور تمہاری نیت نیک تھی اس لئے تمہاری توبہ قبول ہو گئی ہے ورنہ تمہارا نجانے کیا حشر ہوتا۔ تم اسے چھوڑ کر حملہ کرنے کا موقع دے کر اس کا خاتمہ کرتے تو پھر ٹھیک رہتا"...... بابا ابراہیم نے کہا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" مجھ سے واقعی بھیانک غلطی ہوئی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے ذہن میں صرف یہ بات تھی کہ کاشام جادو کے خاتمے کے لئے ان دونوں کا بیک وقت ہلاک ہونا ضروری ہے۔ جوزف نے اس مورشی کو ہلاک کر دیا تھا اس لئے میں نے گیانی پر فائر کھول دیا"۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" بہرحال تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تم کاشام جادو کو ہمیشہ کے لئے فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو"...... بابا ابراہیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اصل کام جوزف نے کیا ہے بابا ابراہیم۔ اس نے جب سنا کہ مورشی اس انداز میں اندھی نہیں ہو سکتی جس انداز میں وہ سوچ رہا تھا تو اس نے فائر کھول دیا اور گولیوں کی وجہ سے اس کی انسانی آنکھیں اور ان کے نیچے موجود اس کی اصل آنکھیں دونوں اندھی ہو گئیں اور پھر اس کے غائب ہونے سے پہلے اس نے اس کے جسم پر فائر کر دیا تھا اور انسانی روپ میں موجود یہ جن شکتی ہلاک ہو گئی ورنہ مجھے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس۔ آپ نے مجھے خود اشارہ کیا تھا کہ میں فائر کھول دوں۔ آپ نے جیب میں موجود ہاتھ کو مخصوص انداز میں حرکت دی تھی۔ یہ سب آپ کا کام ہے۔ میں تو بس آپ کا غلام ہوں"...... جوزف نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" تم سب عظیم ہو۔ تم اپنی کامیابیوں پر فخر کرنے کی بجائے دوسروں کو اس کا حقدار سمجھتے ہو۔ یہ بہت بڑی عظمت ہے۔ البتہ ابھی تمہارا ایک امتحان باقی ہے"...... بابا ابراہیم نے کہا۔

" کیسا امتحان۔ مشن تو مکمل ہو گیا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" ابھی نہیں۔ ابھی تمہیں تساما میں موجود شیطانی طاقتوں کی راکھ کو اٹھا کر کسی ابلتی ہوئی دلدل میں ڈالنا ہو گا"...... بابا ابراہیم نے کہا۔

" کیا مطلب۔ ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ کاشام جادو فنا ہو گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا تھا لیکن جس طرح ہر آدمی مر کر لاش بن جاتا ہے اسی طرح کاشام جادو کی طاقتیں اب مردہ ہو چکی ہیں لیکن یہ شیطانی طاقتیں ہیں۔ اگر انہیں دفن نہ کیا گیا تو شیطان انہیں دوبارہ زندہ کر سکتا ہے"...... بابا ابراہیم نے کہا۔

" وہ کیسے بابا ابراہیم"...... عمران نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتیں عمران بیٹے ۔ اس وقت تساما علاقے میں ان کی راکھ بکھری پڑی ہو گی ۔ ہمیں اس راکھ کو اکٹھی کر کے کسی ابلتی ہوئی دلدل میں پھینکنا ہو گا ۔ پھر یہ کاشام جادو حتمی طور پر ختم ہو گا ورنہ ہو سکتا ہے کہ کچھ سالوں بعد یہ پہلے کی طرح دوبارہ زندہ ہو جائے "...... بابا ابراہیم نے کہا ۔

"یہ تو کافرستانی دھرم جیسی بات ہو گئی ۔ وہ بھی اپنے مردوں کو جلا کر اس کی راکھ دریاؤں میں بہاتے ہیں "...... عمران نے کہا ۔

"وہ راکھ دریاؤں میں بہاتے ہیں جبکہ ہم اسے ابلتی ہوئی دلدل میں ڈالیں گے تاکہ ان کا مکمل اور ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے اور جلدی کرو ۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان لعین کی طاقتیں تم سے پہلے یہ راکھ اٹھا کر لے جائیں اور تم ایک بار پھر اس معاملے میں الجھ جاؤ ۔ یہ بھیرو تمہیں وہاں تساما کی سرحد پر پہنچا دیں گے ۔ میں جا رہا ہوں ۔ اللہ حافظ "...... بابا ابراہیم نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتے وہ آگے بڑھتے چلے گئے ۔

تساما جوکھو علاقے سے ملحقہ ایک وسیع علاقہ تھا جس کے گرد اونچی پہاڑیاں تھیں جن پر جنگلات تھے جبکہ تساما ان پہاڑیوں کے درمیان ایک وسیع وادی تھی جو بالکل بنجر تھی ۔ وہاں درخت تو ایک طرف کسی جھاڑی کا بھی کوئی نشان نہ تھا ۔ البتہ وہاں کی زمین پتھریلی ہونے کی بجائے میدانی انداز کی تھی لیکن انتہائی سخت تھی ۔ اس وادی کے قریب ایک پہاڑی غار میں ایک پنڈت گوپی رام رہتا تھا ۔ وہ طویل عرصے سے اس غار میں رہائش پذیر تھا اور دنیا سے تقریباً لاتعلق ہو چکا تھا ۔ وہ کافرستانی دھرم کے ایک فرقے کارگوس سے متعلق تھا ۔ اس فرقے کے لوگ لق و دق صحراؤں، میدانوں، جنگلوں اور پہاڑوں میں رہ کر گیان دھیان کرنے کو نجات کا باعث سمجھتے تھے ۔ جوکھو اسے باقاعدگی سے پانی اور پھل لا کر دیا کرتے تھے اور وہ مسلسل گیان دھیان میں لگا رہتا تھا ۔ اس وقت بھی وہ غار میں آلتی پالتی مارے آنکھیں بند کئے اپنے مخصوص گیان دھیان میں

مصروف تھا کہ اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے تیز ہوا کا جھونکا غار میں داخل ہوا تو پنڈت گوپی رام نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر وہ اس وقت تو باقاعدہ اچھل پڑا جب اس کے سامنے اچانک دھواں سا پھیلا اور پھر یہ دھواں مجسم ہو گیا۔ یہ ایک بوڑھی عورت تھی جس کا چہرہ انتہائی کریہہ تھا۔ اس کے سر پر موجود بال اس قدر گندے تھے کہ ان کی طرف دیکھ کر ہی طبیعت الٹ سکتی تھی۔

"گوپی رام۔ خوش ہو جاؤ۔ بڑے شیطان نے تمہیں بہت بڑا درجہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں بڑے شیطان کے دربار کی سب سے بڑی طاقت ہوں۔ میرا نام رپوشی ہے۔ رپوشی۔ میں تمہاری کالی دیوی سے بھی لاکھوں گنا زیادہ طاقتور ہوں"...... اس کریہہ چہرے والی عورت نے انتہائی کریہہ آواز میں کہا۔

"کیسا درجہ۔ کیا درجہ"...... گوپی رام نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے تمہیں اس دنیا کے تمام شیطانوں کے لئے دیوتا بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اتنا بڑا درجہ ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تمہیں بڑے شیطان کے دربار میں سب سے اونچی نشست ملے گی اور پوری دنیا کے شیطان تمہارے ماتحت ہوں گے۔ پوری دنیا میں جو شیطانی کارخانہ چل رہا ہے تم ان سب کے آقا ہو گے"۔ رپوشی

نے کریہہ آواز میں چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے کیا کرنا ہو گا"...... گوپی رام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ موجودہ پوزیشن اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی۔

"سنو گوپی رام۔ تساما علاقے میں کاشام جادو کی لاکھوں انتہائی طاقتور شکتیاں فنا ہو گئی ہیں۔ ان کی راکھ پوری وادی میں پھیلی ہوئی ہے۔ تم نے یہ راکھ اکٹھی کر کے اپنے غار میں چھپا کر رکھنی ہے تمہیں تو معلوم نہیں ہے لیکن بڑے شیطان کو معلوم ہے کہ تمہارے اس غار کے آخر میں دائیں ہاتھ پر ایک بہت گہرا غار ہے۔ تم آخری حصے میں زور سے پیر مارو گے تو وہاں تمہیں ایسی آوازیں سنائی دیں گی جیسے نیچے خلا ہو۔ تم اس پتھر کو ہٹاؤ گے تو نیچے موجود غار سامنے آ جائے گا۔ تم نے یہ ساری راکھ اس غار میں ڈال کر اوپر سے پتھر دوبارہ جوڑ دینا ہے اور بس۔ تمہارا کام ختم اور تمہیں عہدہ مل جائے گا"...... رپوشی نے کہا۔

"لیکن اتنی وسیع وادی سے میں راکھ کیسے اکٹھی کروں گا"۔ گوپی رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اپنا بڑا برتن جس میں تم چشمے سے پانی لاتے ہو اٹھا کر غار سے باہر لے جاؤ۔ میں وہاں ہوا کے تیز بگولے چلاتی ہوں جن میں تمام راکھ خود بخود اکٹھی ہو کر تمہارے غار کے سامنے اکٹھی ہو جائے گی اور تم اس برتن میں یہ راکھ بھر بھر کر اس غار میں ڈال دینا۔ تم جا

کر پتھر ہٹاؤ ۔ میں باہر ہوا چلا کر راکھ اکٹھی کرتی ہوں ۔ جلدی کرو ۔ اس سے پہلے کہ بڑے شیطان کے دشمن یہاں پہنچ جائیں اور پھر تم بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ گے ۔ جلدی کرو "...... اس بوڑھی عورت نے چیختے ہوئے کہا تو گوپی رام ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے غار کے آخری حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ اس بند غار کو تلاش کر چکا تھا ۔ اس نے پتھر ہٹا کر ایک طرف رکھا اور اپنا برتن اٹھا کر وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا ۔ باہر آکر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پورے تساما علاقے میں تیز ہوا کے بگولے اس انداز میں چل رہے تھے کہ راکھ اڑتی ہوئی ان بگولوں کے ذریعے اس کی غار کے سامنے گر رہی تھی ۔ وہ کھڑا دیکھتا رہا ۔ تھوڑی دیر بعد بگولے ختم ہو گئے ۔ اس کے ساتھ ہی غار کے سامنے سیاہ رنگ کی راکھ کا ڈھیر سا بن گیا تھا جس میں سے تیز بو آ رہی تھی ۔

" جلدی کرو ۔ اسے غار میں ڈالو ۔ جلدی کرو "...... اس بوڑھی عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو گوپی رام نے تیزی سے برتن راکھ سے بھرا اور دوڑتا ہوا غار کے اندر جا کر اس نے راکھ غار میں ڈال دی اور پھر مسلسل چکر لگا لگا کر اس نے تمام راکھ واقعی اس غار میں منتقل کر دی ۔ آدھے سے زیادہ غار اس راکھ سے بھر گیا ۔ اب باہر کوئی راکھ موجود نہ تھی ۔

" ٹھیک ہے ۔ کام ہو گیا ہے ۔ اب پتھر کو دوبارہ اپنی جگہ پر رکھ دو "...... اس بوڑھی عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو گوپی رام

نے پتھر اٹھا کر دوبارہ اسی جگہ پر رکھ کر اسے ایڈجسٹ کر دیا ۔

" اب اپنا تمام سامان یہاں سے اٹھا کر غار خالی کر دو اور باہر آ جاؤ تاکہ تمہیں شیطان کے دربار میں پہنچایا جا سکے جہاں تمہاری تاج پوشی ہو گی "...... اس عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو گوپی رام کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا ۔ اس نے تیزی سے سامان اکٹھا کر کے اسے ایک چادر میں باندھا ۔ سامان تھوڑا سا تھا اس لئے وہ چادر میں باندھ کر غار سے باہر آ گیا ۔ اس کے باہر آتے ہی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی غار کا دہانہ ایک پتھر سے بند ہو گیا ۔

" شمال کی طرف چلو ۔ تیز تیز "...... اس عورت کی آواز سنائی دی تو گوپی رام تیزی سے شمال کی طرف دوڑنے لگا ۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا کیونکہ وہ تو بیٹھے رہنے کا عادی تھا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک درے میں سے گزرنے لگا لیکن پھر اچانک ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ سامنے گہری کھائی موجود تھی اور اگر وہ فوراً نہ رک جاتا تو یقیناً نیچے گر پڑتا لیکن دوسرے لمحے جب کسی نے اس کی پشت پر زور سے ضرب لگائی اور اس کے پیر اکھڑ گئے اور وہ چیختا ہوا سامان سمیت اس گہری کھائی میں گرتا چلا گیا ۔ گہرائی میں جاتی ہوئی اس کی چیخ آہستہ آہستہ غائب ہو گئی ۔

" ہا ۔ ہا ۔ ہا ۔ بے چارہ گوپی رام ۔ اسے کیا معلوم کہ شیطان کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے "...... اسی بوڑھی عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف خاموشی طاری ہو گئی ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تساما وادی کے کنارے پر موجود تھا بھیروا انہیں وہاں پہنچا کر واپس چلے گئے تھے۔ وسیع و عریض وادی ان کے سامنے تھی۔ پوری وادی ہموار اور سخت زمین پر مشتمل تھی۔ وہاں جھاڑیاں تو ایک طرف گھاس کا تنکا تک نظر نہ آرہا تھا۔

"یہاں تو مجھے کوئی راکھ نظر نہیں آرہی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہاں تو کوئی راکھ بکھری ہوئی نظر نہیں آرہی"...... جولیا نے کہا۔

"آؤ۔ آگے بڑھ کر دیکھتے ہیں۔ شاید کسی کونے کھدرے میں پڑی ہو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب وادی میں داخل ہو گئے لیکن پوری وادی گھوم لینے کے باوجود انہیں راکھ کے ڈھیر تو ایک طرف راکھ کا کوئی ذرہ بھی کہیں نظر نہ آیا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ بابا ابراہیم تو کچھ اور کہہ رہے تھے۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں تیز ہوا چلتی رہی ہے۔ شاید وہ راکھ کو اڑا کر لے گئی ہو۔" اچانک جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ہوا چلتی رہی ہے۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"غور سے زمین کو دیکھو۔ جہاں تیز ہوا چلتی ہے وہاں زمین پر نامعلوم انداز کی لہریں سی بن جاتی ہیں اور وہ لہریں یہاں نظر آرہی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی خواتین کی نظریں انتہائی باریک بین ہوتی ہیں اس لئے انہیں شوہر کے چہرے پر اڑتی ہوئی ہوائیاں بھی صاف دکھائی دے جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ وقت ہے بکواس کرنے کا"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہاری تعریف کی ہے۔ الٹا تم ناراض ہو رہی ہو۔ بہرحال تم نے واقعی باریک بینی سے مشاہدہ کیا ہے۔ میرے ذہن میں یہ پہلو نہ آیا تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"باس۔ یہ راکھ سامنے والی پہاڑی کے سامنے اکٹھی کی گئی ہے"...... جوزف نے کہا۔

" ارے ۔پہلے جولیا باریک بین ثابت ہوئی اور اب تم دور بین ثابت ہو رہے ہو ۔ مجھے تو وہاں راکھ کا ڈھیر نظر نہیں آرہا اور تم کہہ رہے ہو کہ وہاں راکھ اکٹھی کی گئی ہے "...... عمران نے کہا۔

" باس ۔پوری وادی میں ہر طرف خاص بو پھیلی ہوئی ہے اور سامنے پہاڑی کی طرف سے بہت تیز بو آرہی ہے اور یہ شیطانی بو ہے ۔ افریقہ کے شاکاری علاقے میں شیطانی جھیل میں رہنے والے بڑے بڑے مینڈکوں کے جسموں سے نکلنے والی بو "...... جوزف نے جواب دیا۔

" تو یہ راکھ کہاں گئی "...... عمران نے کہا اور اس پہاڑ کی طرف چل پڑا۔ باقی ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے ۔

" ہمیں تو کوئی بو محسوس نہیں ہو رہی "...... صفدر نے کہا۔

" ناک ہو تو بو بھی آئے گی "...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے "...... صفدر نے کہا۔

" ارے ۔ میں اپنی بات کر رہا ہوں ۔جولیا چاہے جتنا بھی مجھ پر غصہ کرے مجھے جواباً غصہ نہیں آتا اس لئے میری تو ناک ہی نہیں ورنہ ناک والے مرد عورتوں کی چھوٹی سی بات سن کر اپنی ناک بچانے کے چکر میں انہیں قتل کر دیتے ہیں "...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تم کر کے دیکھو ایسی بات "...... جولیا نے کہا تو اس بار عمران

کے ساتھ ساتھ صفدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوہ یہ پتھر ۔اس کی پوزیشن بتا رہی ہے کہ یہ یہاں پوری طرح فٹ نہیں ہے "...... عمران نے پہاڑی کے دامن میں پہنچ کر زمین سے کچھ اوپر ایک بڑے سے پتھر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" باس ۔اس پتھر کے نیچے سے انتہائی تیز بو آرہی ہے اور یہ بو آگے اس پتھر کی طرف جا رہی ہے "...... جوزف نے کہا۔

" اب تو واقعی مجھے اپنی قوت شامہ چیک کرانا پڑے گی کہ بچاری قوت شامہ اس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ جوزف کو تو تیز بو آرہی ہے اور مجھے سرے سے بو ہی نہیں آرہی "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔اس پتھر کے پیچھے کوئی غار ہے شاید "۔ صفدر نے آگے بڑھ کر پتھر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے راکھ غار کے اندر چھپائی گئی ہو "...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" باس ۔اندر سے بھی بو آرہی ہے لیکن ہلکی "...... جوزف نے کہا

" تو پھر اب اس پتھر کو ہٹانا ہو گا "...... عمران نے کہا اور پھر ان سب نے مل کر پوری کوشش کر ڈالی لیکن پتھر کو وہ معمولی سا بھی نہ ہٹا سکے ۔

" اب تو میگزین بھی نہیں ہیں جسے فائر کے اسے توڑا جائے "۔

عمران نے کہا۔
"باس۔ یہ پتھر شیطانی طاقتوں کی وجہ سے حرکت نہیں کر رہا۔ اس پتھر پر شیطانی طاقتوں کی بو پھیلی ہوئی ہے"...... جوزف نے کہا۔
"کمال ہے۔ تمہاری ناک نے تو بدبویات مین ڈاکٹریٹ کر رکھا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر حروف مقطعات والا کاغذ باہر نکالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے لکھی ہوئی سائیڈ اس پتھر پر رکھ دی۔
"باس۔ شیطانی بو غائب ہو گئی ہے"...... ساتھ کھڑے جوزف نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آؤ پھر اللہ اکبر کا نعرہ مارتے ہوئے مل کر اسے ہٹائیں"۔ عمران نے کاغذ واپس جیب مین ڈالتے ہوئے کہا اور پھر سب نے مل کر واقعی پوری قوت سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور اس بڑے چٹان نما پتھر پر زور لگایا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی اس بار پتھر اپنی جگہ سے کھسک کر نیچے جا گرا۔ اب وہاں واقعی غار کا بڑا سا دہانہ موجود تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس غار میں داخل ہو گیا۔
"یہاں کوئی رہتا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ اب آپ کی ناک نے بھی کام کرنا شروع کر دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ بلکہ آنکھوں اور دماغ نے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہاں نیچے انتہائی تیز بو موجود ہے۔ وہی شیطانی جھیل کے بڑے بڑے مینڈکوں کے جسم سے نکلنے والی شیطانی بو"۔ جوزف نے غار کے آخر میں جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"ارے ہاں۔ اس پتھر پر گرد موجود نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے پہلے یہاں سے ہٹایا گیا اور پھر دوبارہ رکھا گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر پتھر کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن پتھر اپنی جگہ پر انتہائی مضبوطی سے جما ہوا تھا۔
"عمران صاحب۔ ایک بار پھر نعرہ تکبیر کی ضرورت ہے شاید"۔ صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر انہوں نے نعرہ تکبیر لگا کر پتھر کو ہٹنے کی کوشش کی تو اس بار پتھر آسانی سے ہٹ گیا۔
"اوہ۔ نیچے تو گہرا غار ہے"...... عمران نے پتھر ایک طرف ڈالتے ہوئے کہا۔
"باس۔ اس کے اندر یہ راکھ موجود ہے اور انتہائی خوفناک بو بھی"...... جوزف نے کہا۔
"ہاں۔ یہ غار راکھ سے بھرا ہوا ہے"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"لیکن عمران صاحب۔ اس غار سے ساری راکھ کیسے نکالی جا سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر یہ راکھ نہیں نکالی جا سکتی تو دلدل کا پانی تو راکھ پر ڈالا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ ہاں واقعی۔ آپ کی ذہانت واقعی کمال کی ہے"...... صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے۔ میری اپنی ہے۔ خالصتاً میری۔ تم اسے کمال کی بتا رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پانی کیسے لایا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرے خیال میں بھیروؤں کے گاؤں جا کر وہاں سے برتن لانے پڑیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ان کا گاؤں تو یہاں سے بہت دور ہے اور تب تک کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اب بھی شیطانی طاقتوں نے ہمیں دھوکہ دینے کی انتہائی کامیاب کوشش کی تھی۔ یہ تو جوزف کی ناک ان کے آڑے آ گئی ورنہ ہم مر کر بھی نہ سوچ سکتے تھے کہ وادی سے راکھ اکٹھی کر کے یہاں اس غار میں ڈالی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ویسے جو آدمی یہاں رہتا رہا ہے وہ کچھ سامان تو چھوڑ کر ہی جاتا۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں واقعی سامان تھا لیکن شواہد موجود ہیں کہ یہاں سے باقاعدہ سامان ہٹایا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب پانی کیسے لایا جا سکے گا"...... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اپنے جوتوں میں پانی بھر لائیں اور دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم قمیض اتار کر انہیں آپس میں باندھ کر باقاعدہ مشک نما بنا لیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کپڑے سے تو پانی نکل جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"دلدل کے پانی میں مٹی کافی مقدار میں ہوتی ہے اس لئے وہ بھاری پانی کہلاتا ہے۔ وہ اتنا نہ نکلے گا جتنا عام پانی نکلتا ہے اور پھر ہم نے پوری دلدل کا پانی تو اس میں نہیں ڈالنا۔ تھوڑا سا پانی بھی اس پر پڑ جائے تو معاملات درست ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اس کی بات کی تائید کر دی۔

"جوزف۔ تم جا کر قریب ترین دلدل تلاش کرو۔ تب تک ہم مشک بنا لیں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس کی ضرورت نہیں۔ جہاں ایسی دلدلیں ہوتی ہیں وہاں قریب ہی کاکوش پھل کثرت سے موجود ہوتے ہیں۔ ان پھلوں میں پانی لایا جا سکتا ہے"...... جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کاکوش۔ یہ کون سا پھل ہوتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تربوز سے بڑا ہوتا ہے باس۔ لیکن انتہائی کڑوا ہوتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

" پھر ٹھیک ہے۔ صرف صفدر اور کیپٹن شکیل تمہارے ساتھ جائیں گے اور جولیا اور میں غار سے باہر ٹھہریں گے"...... عمران نے کہا۔

" آپ غار کے اندر کیوں نہیں رہتے عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مجھے قدیم دور یاد آنے لگ جائے گا۔ خاص طور پر جب جولیا بھی ساتھ ہو"...... عمران نے کہا۔

" پھر وہی گھٹیا باتیں۔ نانسنس۔ آئندہ ایسی بات کی تو واقعی گولی مار دوں گی"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" دیکھا صفدر۔ اسی لئے میں غار کے باہر ٹھہرنا چاہتا تھا۔ ابھی تو تم یہاں موجود ہو اور یہ حالت ہے تمہارے جانے کے بعد کیا ہو گا"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

" میں بھی ان کے ساتھ جا رہی ہوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اکیلی ہی غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگی۔

" اب مجھے غار کے اندر رہنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ جولیا یہاں رہے"۔

صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے کہ جہاں دو مخالف جنسیں اکیلی اکٹھی ہوں وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ شیطان یہاں آئے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر وہ کیپٹن شکیل اور جوزف کے ساتھ غار کے دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے ایک نظر غار کو دیکھا اور پھر مڑ کر وہ بھی غار کے دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا ۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان سے واپس پاکیشیا کل پہنچا تھا اور پھر آج عمران نے سید چراغ شاہ صاحب کو فون کر کے ان سے ملاقات کی اجازت مانگی اور پھر اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھی ساتھ لے لیا کیونکہ انہوں نے باقاعدہ اس کی خواہش کی تھی اور اس وقت وہ اس گاؤں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں سید چراغ شاہ صاحب کی رہائش تھی ۔

" عمران صاحب ۔ بابا ابراہیم صاحب سے دوبارہ ملاقات نہیں ہوئی ۔ ان کی وجہ سے آپ کو معافی مل گئی ورنہ آپ جس طرح بے ہوش ہو کر گرے تھے ہم تو حقیقتاً ذہنی طور پر مفلوج ہو گئے تھے "۔

صفدر نے کہا ۔

" بابا ابراہیم صاحب بھی سید صاحب کی قبیل کے بزرگ ہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ وہ خیر کی کامیابی کے لئے ایسی امداد اپنے بندوں تک پہنچاتا رہتا ہے "...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" عمران صاحب ۔ اس مشن کا چیک بھی آپ کو ملے گا "۔ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا ۔

" اسی لئے تو سید صاحب کے پاس جا رہا ہوں اور دو گواہ بھی ساتھ لے جا رہا ہوں ۔ سید صاحب اگر حکم دے دیں تو پھر تمہارے چیف کی مجال ہے کہ مجھے چیک نہ دے "...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے ۔

" لیکن عمران صاحب ۔ کیا آپ نیکی کا معاوضہ وصول کرنا چاہتے ہیں "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" میں نیکی کو تو دریا میں ڈال چکا ہوں لیکن آغا سلیمان پاشا کو تو دریا میں نہیں ڈالا جا سکتا "...... عمران نے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر ہنس پڑے ۔

" عمران صاحب ۔ سلیمان آپ سے زیادہ ایسی باتوں کو سمجھتا ہے اس لئے وہ یقیناً آپ سے کوئی شکوہ نہیں کرے گا "۔ صفدر نے کہا ۔

" اس نے تو یہ نہیں کہنا کہ نیکی کا معاوضہ لا دو ۔ اس نے تو

مہنگائی کا رونا، ادھار کا رونا اس طرح رونا ہے کہ مجھے بھی اس کے ساتھ رونا پڑے گا اور جب دو کنوارے بیٹھ کر رونا شروع کر دیں تو پھر تمہیں معلوم ہے کہ کیا ہوتا ہے "...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوتا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو شیطان ہنستا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار کھسیانا سا ہو کر رہ گیا۔

"آپ نے مجھے شیطان بنا دیا"۔ صفدر نے کھسیانے انداز میں کہا۔

"میں کون ہوتا ہوں کسی کو کچھ بنانے والا۔ توبہ کرو توبہ"۔ عمران نے اسٹیئرنگ چھوڑ کر کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا اور کار تیزی سے سائیڈ کی طرف بڑھی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے موڑا اور سامنے سے آنے والی کار سے خوفناک ایکسیڈنٹ سے بال بال بچ گیا۔

"اس کار کا ڈرائیور یقیناً آپ کو گالیاں دے رہا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"دیتا رہے۔ خود ہی سنتا رہے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار سید چراغ شاہ صاحب کے مکان کے قریب جا کر رک گئی۔

"آؤ"...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ عمران نے کار کو لاک کیا اور پیدل ہی آگے بڑھنے لگے اور پھر جیسے ہی وہ مکان تک پہنچے بیٹھک کا دروازہ کھلا اور

شاہ صاحب کا صاحبزادہ باہر آگیا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"والد صاحب قبلہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں"...... صاحبزادے نے کہا۔

"یہ ان کی ذرہ نوازی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ بیٹھک میں داخل ہو کر ایک چارپائی پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے جبکہ صاحبزادہ اندرونی دروازے سے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سید چراغ شاہ صاحب اپنے مخصوص لباس میں اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو بیٹے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے سلام و جواب کے بعد کہا اور خود اپنے مخصوص انداز میں سامنے والی چارپائی پر بیٹھ گئے۔

"آپ کو تو معلوم ہو گا شاہ صاحب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کاشام جادو کے خلاف کامیابی بخشی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ تم لوگوں نے واقعی اپنی ذہانت اور کوشش سے شیطان کا یہ خوفناک حربہ ناکام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا"...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شاہ صاحب۔ ہم صرف یہ تسلی کرنے حاضر ہوئے ہیں کہ کیا واقعی کاشام جادو ہمیشہ کے لئے فنا ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسا ہی ہوا ہے۔ البتہ یہ

بات یہ ہے کہ اس بار اصل کام تمہارے ساتھی جوزف نے کیا ہے
ورنہ شیطان نے اپنا آخری ہتھکنڈہ بھی استعمال کر لیا تھا اور تم ساری
عمر بھی وہ شیطانی راکھ تلاش نہ کر سکتے تھے "...... شاہ صاحب نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" جوزف نے واقعی کام کیا ہے شاہ صاحب۔ لیکن یہ بات میری
سمجھ میں نہیں آئی کہ بابا ابراہیم تو یقیناً اس بارے میں جانتے تھے
لیکن انہوں نے ہمیں اس بارے میں معمولی سا اشارہ بھی نہیں
کیا"۔ عمران نے کہا۔

" تم نے بے بس اور بندھے ہوئے آدمی پر فائر کھول کر جو کچھ کیا
تھا اس کا مکمل کفارہ اسی طرح ادا ہو سکتا تھا کہ تم اپنے طور پر اس
آخری شیطانی حربے کو بھی ناکام کرو۔ تمہیں میں نے کتنی بار کہا ہے
کہ ایسے معاملات مین کام کرتے ہوئے تمہیں ہر بات کا خیال رکھنا
چاہئے لیکن تم ہر بار پھر کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کر گزرتے ہو جس
سے معاملات کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس بار میں نے جان
بوجھ کر تمہیں اپنے منہ سے اس مشن پر جانے کے لئے نہیں کہا تھا
حالانکہ جس انداز میں یہ مشن مکمل ہوا ہے یہ تمہارے علاوہ اور کسی
کا کام ہی نہ تھا۔ اس بار تمہیں شیطانی طاقتوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی
تنظیموں سے بھی نبرد آزما ہونا پڑا ہے اس لئے تمہارا انتخاب کیا گیا تھا
لیکن مجھے خدشہ تھا کہ اگر اس بار تم نے اس خیر کے کام کے سلسلے
میں معمولی سی ہچکچاہٹ کا بھی مظاہرہ کیا تو پھر نہ تمہاری ماں کی

دعائیں تمہارے کام آتیں اور نہ ہی میری آہ و زاری اور مناجات۔
اس کے باوجود تم نے عین آخری لمحے میں پھر بھیانک غلطی کر ڈالی۔
گو تمہاری نیت نیک تھی لیکن تنی ہوئی رسی سے گرنے والا اس لئے
چوٹوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا کہ اس کی نیت گرنے کی نہ تھی لیکن
بابا ابراہیم بہت بڑے بزرگ ہیں۔ انہیں تم پر رحم آگیا اور انہوں
نے تمہیں سنبھال لیا ورنہ میری بھی مجال نہ رہی تھی کہ تمہارے
بارے میں کچھ کر سکتا۔ اس کے باوجود تمہیں کفارہ دینا تھا جو تم نے
جوزف کی مدد سے اس آخری شیطانی حربے کو ناکام کر کے دے دیا۔
تمہیں جوزف کا مشکور ہونا چاہئے۔ اس نے واقعی تمہیں تحت الثریٰ
میں گرنے سے بچا لیا ہے "...... شاہ صاحب نے قدرے غصیلے لہجے
میں کہا۔

" یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے شاہ صاحب۔ وہی اپنے گنہگار
بندوں پر مہربانی کرتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ وہ ذات واقعی انتہائی رحیم و کریم ہے "...... شاہ صاحب
نے کہا۔

" شاہ صاحب۔ اگر اجازت ہو تو ایک بات پوچھ لوں "۔ اچانک
صفدر نے کہا۔

" اس میں اجازت کی کیا ضرورت ہے بیٹے۔ تم عظیم لوگ ہو جو
خیر کی فتح و نصرت کے لئے عملی جدوجہد کرتے ہو جبکہ ہم لوگ تو
یہاں بیٹھے بس قیل و قال میں ہی لگے رہتے ہیں "...... شاہ صاحب

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے شاہ صاحب۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جن بزرگوں نے پہلے اس کاشام جادو کے خلاف روحانی حصار قائم کیا تھا کیا وہ اسے ہمیشہ کے لئے ختم نہ کر سکتے تھے۔ اس کے گرد ایسا روحانی حصار قائم کر دیتے کہ تاقیامت یہ جادو کام نہ کر سکتا"۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر بیٹے۔ تمام طاقتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور وہ جسے چاہتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے طاقت دے دیتا ہے اور اس میں بھی کوئی نہ کوئی خیر کا پہلو ہوتا ہے۔ ان روحانی بزرگوں کو بس اتنی ہی طاقت دی گئی تھی جتنا انہوں نے کیا اور تم خود محسوس کرو گے کہ اگر وہ ایسا حصار قائم کر دیتے جو تاقیامت رہتا تو شیطان کو دی گئی ڈھیل جو اللہ تعالیٰ نے اسے تاقیامت بخشی ہے، کے خلاف ہو جاتا۔ اب جو کچھ تم سب نے مل کر کیا ہے اس کے بعد شیطان یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے موقعہ نہیں دیا گیا"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا شکریہ۔ آپ نے میری الجھن دور کر دی ہے۔ اسی لئے بابا ابراہیم اور آپ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشی ہوئی طاقتوں کو لامحدود انداز میں استعمال نہیں کرتے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم کیا ہیں اور ہماری کیا حیثیت ہے بیٹے۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے اور جو کچھ نہیں ہوتا یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ بہرحال وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی گنہگار

گندم بوئے اور اسے چنے کی پیداوار ملے اور کوئی نیک چنے بوئے تو اسے گندم کی فصل ملے۔ البتہ یہ اس کی مشیت ہے کہ وہ کسی کو کیا دیتا ہے اور کیا نہیں دیتا"...... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شاہ صاحب۔ آپ ہمارے حق میں دعا کرتے رہا کریں ورنہ ہمیں اس طرح احساس ہوتا ہے جیسے ہم کسی قابل ہی نہیں ہیں"۔ عمران نے کہا تو سید چراغ شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تم نے گو بات بڑی لپیٹ کر کی ہے لیکن میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ انسان کٹھ پتلی نہیں ہے کہ جس طرح اس کی ڈور ہلائی جائے ویسے ہی حرکت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو سوچ سمجھ اور عقل ادراک سے نوازا ہے۔ یہ بھی اس کی دی ہوئی نعمتیں ہیں۔ بس اتنی سی بات ہے کہ انسان کو اپنے آپ کو عقل کل نہیں سمجھنا چاہئے۔ باقی رہی میری دعا تو میں بوڑھا آدمی تمہیں دعا ہی دے سکتا ہوں۔ اب تمہارے چیف کی طرح تمہیں چیک تو نہیں دے سکتا"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں ہی شاہ صاحب کی بات سن کر چونک پڑے۔ انہیں یاد آگیا تھا کہ وہ آتے ہوئے راستے میں یہی بات کر رہے تھے۔

"شاہ صاحب۔ ہمارے لئے آپ کی دعا بڑے سے بڑے چیک سے بھی زیادہ قیمتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں جزا دے گا۔ وہی ہے دینے والا۔ اس کے علاوہ

کس میں جرأت ہے کہ کسی کو کچھ دے سکے۔ البتہ ایک بات میں بتا دوں کہ تمہاری مالی کشادگی تمہارے باورچی سلیمان کی وجہ سے ہے وہ جس قدر ہاتھ کا سخی ہے یہ اس کی وجہ ہے کہ تمہیں آج تک دنیاوی مال و دولت کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ تم اپنے چیف کو بڑا چیک دینے کی بات کرنے کی بجائے سلیمان سے کہا کرو کہ وہ اپنی سخاوت میں مزید اضافہ کر دے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تم جتنا اس کے نام پر دو گے وہ اتنا ہی زیادہ تمہیں دے گا اور وہ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"میں ضرور کہوں گا۔ اب اجازت دیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے تو شاہ صاحب نے بھی اٹھ کر ان کے سروں پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور انہیں دعا دے کر رخصت کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے دل سکون سے بھر گئے ہوں۔ عجیب سا سکون۔ جسے الفاظ کا جامہ پہنایا ہی نہ جا سکتا تھا۔

ختم شد